مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے قتل ہونے والے لوگ جنتی ہیں (کتاب السنن ص ۶۹۷)

خال المؤمنین کاتب وحی امیر المؤمنین

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کاوش

نعمان علی عطاری

بفیضانِ نظر

الشیخ الیاس عطار قادری رضوی

ضیائی حافظہ اللہ تعالیٰ

پہلے اسے پڑھ لیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم قارئین پہلے یہ بات بتاتا چلوں
کے اس میں باقاعدہ طور پر اسکین لگائے گئے ہیں جس
سے قارئین کو آسانی ہوجائے اور حوالاجات ڈھونڈے نہ
پڑیں یہ بھی بتاتا چلوں کہ اس میں سیدنا امیر معاویہ
رضی اللہ تعالٰی عنہ کے فضائل بیان کیئے گئے ہیں قرآن
سے حدیث پھر اس کے صحابہ کرام کے اقوال اور اس
کے بعد کچھ اقوال تابعین کے بھی موجود ہیں اور امیر
معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خطا اجتہادی تھی اس
پر بھی اقوال لگائے گئے ہیں لفظ بغاوت کے حوالے سے
بھی عام عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کی جاری
ہے اور غلط معنٰی مراد لیا جارہا ہے اس کے متعلق بھی
تفصیل سے اقوال جمع کردیئے ہیں (اس میں میرے
بہت ہی پیارے دوست سمیر القادری الحنفی صاحب
کی محنت موجود ہے اللہ ان کے علم و عمل میں
اضافہ عطا فرمائے آمین) انشاءاللہ قارئین اس کو
پڑھ کر مستفیض ہوں گے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان
کے متعلق عیقدہ درست ہوجائے گا انشاءاللہ ایک خاص
بات کرتا چلوں کہ حدیث عمار رضی اللہ تعالٰی عنہ کو
لیکر بھی کچھ لوگ باغی کا پتہ نہیں کیا معنٰی لے لیتے
ہیں حالانکہ اس کا معنٰی طلب کرنا ہے اور سیدنا امیر
معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ قصاص عثمان کا مطالبہ
کررہے تھے صرف لفظ بغاوت یہ تھا لیکن کچھ جاہل
لوگوں نے اس کو کچھ اور ہی رنگ دے دیا واضح رہے یہ
لفظ صرف امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بیعت تک
محدود تھا اس کے بعد یہ لفظ بولنا بھی جائز
نہیں کیونکہ ہمارے سادہ لوح عوام اس کا غلط مطلب لیتے ہیں

رضوان اللہ علیہم اجمعین

اللہ تعالٰی ہمیں عاشق صحابہ و اہلبیت بنائے آمین

منقبتِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کیا مرتبہ تیرا اے میرے معاویہ رضی اللہ عنہ
کاتب وحی بھی ہیں سسرال نبی بھی

رضی اللہ عنہم
جن کے ہاتھوں پہ بعیت کی حسن و حسین نے
اُس معاویہ کا غلام ہوں میں

رضی اللہ عنہ
بیٹھتے ہوں گے جب تخت پر معاویہ
ایک طرف حسن اور اک طرف حسین کیا حسین منظر ہوگا

خلیفہ راشد ہیں اور اولِ ملوک بھی
ہے تورات مقدس میں تزکرہ ان کا (معاویہ) رضی اللہ عنہ

یہ دعا ہے نعمان کی یارب
بنادے مجھ کو محبِ معاویہ رضی اللہ عنہ

(10.02.2022)

کہ ان حالات میں جنھوں نے اسلام قبول کر کے اپنی جانوں
وسلم کی نصرت اور دین کی خدمت میں اپنے جان و مال کو
دوسرے لوگ نہیں پہونچ سکتے۔

رفتہ رفتہ حالات بدلتے گئے مسلمانوں کو قوت
پورے عرب پر اسلام کی حکومت قائم ہوگئی، اس وقت
دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا، یعنی لوگ اللہ کے دین میں فوج در
بہت سے لوگ اسلام کی حقانیت پر تو یقین رکھتے تھے
وشوکت اور ان کی ایذاؤں کے خوف سے اسلام و ایمان
راہ سے یہ رکاوٹ دور ہوگئی، تو فوج در فوج ہو کر اسلام
ان کا بھی اکرام و احترام کیا ہے، اور اُن کے لئے بھی مغ
کہ اُن کا درجہ اور مقام اُن لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتا
ایمان کے سبب مخالفتوں اور ایذاؤں کے خوف و خطرے
وقت میں اسلام کے کام آئے۔

تمام صحابۂ کرام کے لئے مغفرت و رحمت کی بشارت اور صحابہ کا باقی امت سے امتیاز

آیاتِ مذکورہ میں اگرچہ صحابۂ کرام میں باہمی درجات کا تفاضل ذکر کیا گیا ہے لیکن آخر میں فرمایا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى، یعنی باوجود باہمی فرق مراتب کے اللہ تعالیٰ نے حُسنیٰ یعنی جنّت و مغفرت کا وعدہ سب ہی کے لئے کرلیا ہے، یہ وعدہ صحابۂ کرام کے ان دونوں طبقوں کے لئے ہے جنھوں نے فتح مکہ سے پہلے یا بعد میں اللہ کی راہ میں خرچ کیا، اور مخالفینِ اسلام کا مقابلہ کیا، اس میں تقریبًا صحابۂ کرام کی

مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں وکلا وعدہ اللہ الحسنیٰ یعنی اللہ تعالیٰ نے جنت و مغفرت کا وعدہ دونوں فریق سے جنت کا وعدہ فرمایا لیا ہے اور یہ وعدہ صحابہ کرام کے ان دونوں طبقوں کے لیئے ہے جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے اور بعد میں خرچ کیا

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾ یعنی وہ لوگ جو فتح سے پہلے اور اس کے بعد اسلام لائے‘ جہاد کیا اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا‘ اللہ تعالیٰ نے ان سب کے لیے جنت کا وعدہ کر رکھا ہے ﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾ ”اور جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔“ چنانچہ وہ تم میں سے ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ دے گا۔

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے راستے میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دی ہے کیونکہ جہاد کا تمام تر دارومدار
انفاق فی سبیل اللہ اور جہاد کی تیاری میں مال خرچ کر...
﴿قَرْضًا حَسَنًا﴾ ”کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے۔“ اس...
کے لیے‘ اس کی رضا کے مطابق‘ حلال اور طیب مال...
اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے اس انفاق کو ”قرض...
مال اسی کا مال اور یہ بندے اسی کے بندے ہیں۔ اللہ تعا...
کرم کا مالک اور بہت زیادہ داد و دہش والا ہے۔ اس انفاق...
ہر انسان پر اپنا فقر و احتیاج واضح ہو جائے گا‘ اس روز وہ...

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْ...

اس دن آپ دیکھیں گے ایمان والوں اور ایمان والیوں ک...

بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْ...

خوش خبری ہے تمہیں آج ایسے باغات کی کہ چلتی ہیں...

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ...

کامیابی بڑی ○ اس دن کہیں گے منافق مرد اور منافق عورتیں ان لوگوں سے جو ایمان لائے‘ تم انتظار کرو ہمارا

نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ

کہ ہم بھی کچھ روشنی حاصل کرلیں تمہارے نور سے (ان سے) کہا جائیگا تم لوٹ جاؤ اپنے پیچھے پھر تلاش کرو نور پس حائل کردی جائیگی انکے درمیان

بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٣﴾

ایک دیوار اس کا ایک دروازہ ہوگا‘ اندر اس کے اس میں رحمت ہوگی اور باہر اس کے اس کی طرف عذاب ہوگا ○

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

تيسير الكريم الرحمن في تفسير كلام المنان

المعروف

تفسیر السعدی (اردو)

فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن بن ناصر السعدی

دار السلام

کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

دعا کا طلبگار
نعمان علی
www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمن بن ناصر السعدی فرماتے ہیں یعنی وہ لوگ جو فتح سے پہلے اسلام لائے اور جو بعد میں اسلام لائے اللہ تعالیٰ نے سب سے جنت کا وعدہ فرمایا لیا ہے
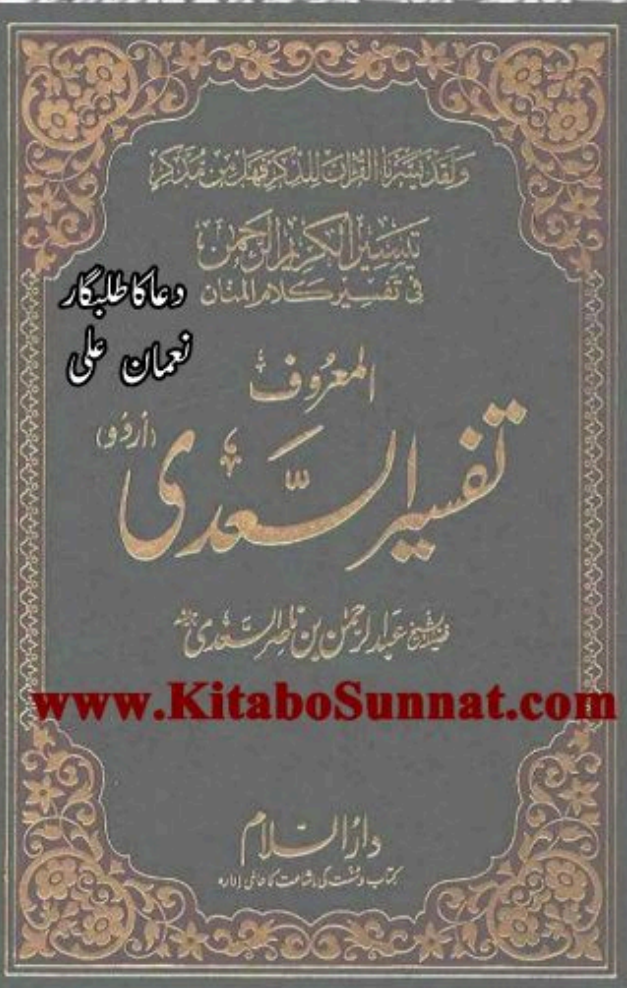
جنت کی خصوصی بشارت پانے والے
60 صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم

خیر المآب
فیمن
بشر بالجنۃ من الاصحاب

دعا کا طلبگار
نعمان علی عطاری

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

امام ابو محمد بن حزم نے کہا ہے: تمام

جنت میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿تم

(مکّہ) سے پہلے (اللہ کی راہ میں اپنا مال) خ

قتال کیا وہ (اور تم) برابر نہیں ہوسکتے، وہ اُن

بلند ہیں جنہوں نے بعد میں مال خرچ کیا ہے

حسنِ آخرت (یعنی جنت) کا وعدہ سب

تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے: ﴿بے شک جن لو

ہماری ط

جائیں

جنتی ہیں

مذکور پہلی آیت مبارکہ میں ... سے خطاب

تمام صحابہ قطعی
جنتی ہیں

جائیں گے○﴾۔ پس یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنتی ہیں اور ان میں سے کوئی ایک بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔ یہاں مذکور پہلی آیت مبارکہ میں ان سے خطاب کیا گیا ہے، جس سے ثابت ہوگیا کہ ان میں سے ہر ایک کے لیے بھلائی مقرر کردی گئی ہے اور وہ صرف اور صرف جنت ہے۔

طاہر القادری لکھتا ہے پس یہ بات ثابت ہوچکی تمام صحابہ علیہم الرضوان کرام جنتی ہے اور ان میں سے کوئی بھی جہنم میں بھی نہیں جائے گا اور ان سب کے لیئے صرف اور صرف جنت ہے

علامہ ابو البرکات عبداللہ ابو احمد بن محمود النسفی

فرماتے ہیں جن صحابہ کرام نے فتح مکہ سے پہلے اور بعد میں جہاد کیا اللہ تعالیٰ نے سب سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے

کون سی غرض ہے جس کی وجہ سے تم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے اور اس کے رسول کے ساتھ مل کر جہاد کرنے کو ترک کر دیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کرنے والا ہے' پھر وہی تمہارے اموال کا وارث ہوگا اور یہ انفاق فی سبیل اللہ کے بارے میں ترغیب کے لیے سب سے زیادہ بلیغ کلام ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے (درج ذیل کلام کے ذریعے) مسلمانوں میں سے خرچ کرنے والوں کے درمیان فرق کو بیان کیا' چنانچہ ارشاد فرمایا: ﴿لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ﴾ تم میں سے جنہوں نے فتح سے پہلے خرچ کیا اور کفار سے قتال کیا یعنی اسلام کے غالب آنے اور اہل اسلام کے قوت حاصل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے دین میں لوگوں کے گروہ در گروہ داخل ہونے سے پہلے اور فتح مکہ سے پہلے جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا اور کفار سے قتال کیا' "وَمَنْ أَنْفَقَ مِنْ بَعْدِ الْفَتْحِ" اور جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا' وہ برابر نہیں ہیں پھر "وَمَنْ أَنْفَقَ مِنْ بَعْدِ الْفَتْحِ" کو حذف کر دیا گیا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ "مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ" اس پر دلالت کر رہا ہے ﴿أُولَٰئِكَ﴾ یہی لوگ جنہوں نے فتح مکہ سے ...

مطابق بدلہ دے گا۔

﴿أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا﴾ وہ درجے میں بہت بڑھ کر ہیں ان لوگوں سے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور کفار سے قتال کیا ﴿وَكُلًّا﴾ اور سب یعنی صحابہ کرام کے دونوں فریقوں میں سے ہر ایک فریق سے ﴿وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ﴾ اللہ تعالیٰ بھلائی کا وعدہ فرما چکا ہے یعنی بہترین ثواب کا وعدہ اور وہ جنت ہے اگرچہ ان کے درجوں میں فرق

کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے' سو اللہ تعالیٰ اس کے قرض کو اس کے لیے کئی گنا بڑھا کر عطاء کرے گا اور اس

ہر صحابی نبی جنتی جنتی

دعا گو
نعمان عطاری

تفسیر مدارک التنزیل
وحقائق التاویل
مع ترجمہ قرآن المسمیٰ
برکات القرآن
تصنیف
علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی
مترجم
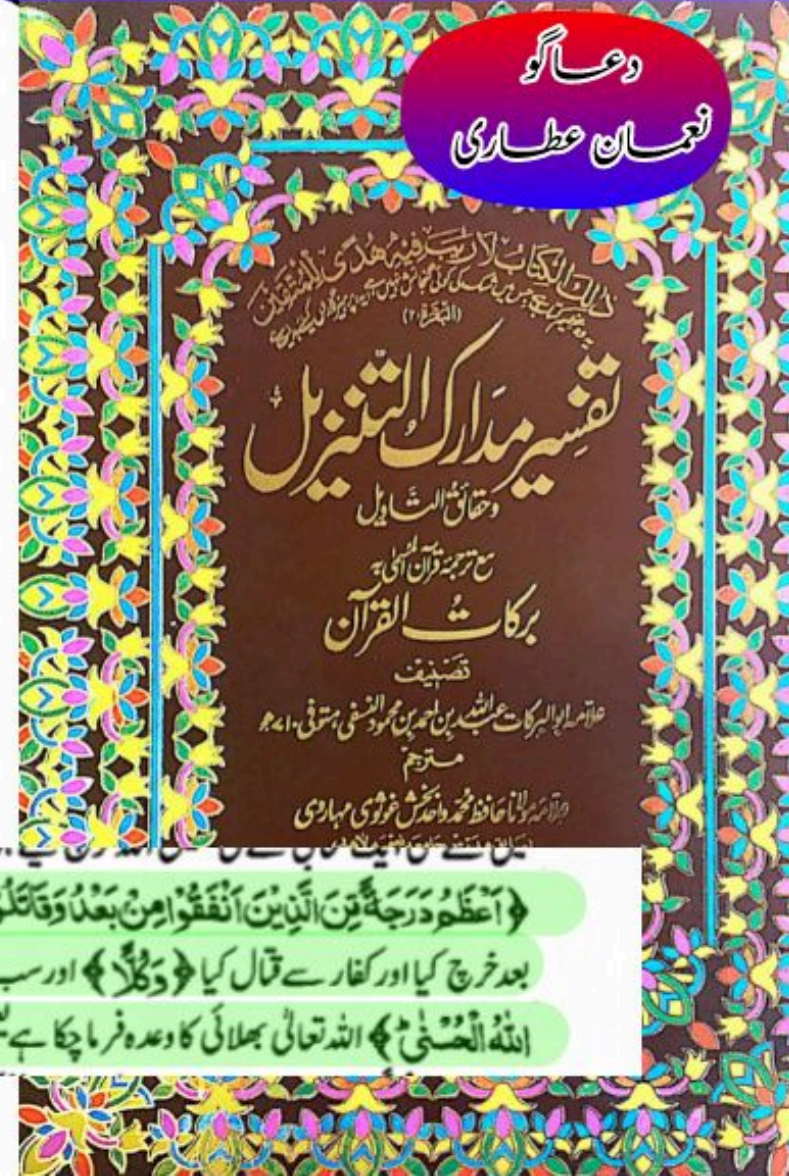
شیخ الحدیث مفتی محمد فیض احمد اویسی لکھتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے یہ نہیں کہ صرف اولین کے لیئے (بلکہ بعد والوں کے لیئے بھی)

نعمان عطاری

وکلاوعداللّٰہ الحسنیٰ اور ہر ایک اللہ تعالیٰ نے حسنیٰ یعنی اچھے ثواب کا وعدہ کیا ہے اس سے جنت مراد ہے یہ نہیں کہ جنت کا وعدہ صرف اولین کے لئے ہے اور لاحقین کے لئے نہیں ہاں درجات مختلف ہیں۔

واللّٰہ بما تعملون خبیر اور اللہ تعالیٰ ساتھ اس کے کہ تم عمل کرتے ہو خبردار ہے اس کے ظواہر و بواطن کو جانتا ہے اسی کی موافقت تمہیں جزا و سزا دے گا۔

نکتہ چونکہ اعمال کی زکوٰۃ (صفائی) نیات ہیں اور فضیلت کا دارومدار علم پر ہے۔ اسی لئے حسن نیات کی ترغیب اور اس میں کوتاہی سے ترہیب (ڈرانا) کی فرمایا واللّٰہ بما تعملون خبیر یعنی اوقات کے گزرنے پر اعمال ...

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ جنتی ہیں

حکایت اور روایت حضرت ابو امامہ نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ آپ کس طرح دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ سب سے پہلے اسلام لانے میں چوتھے نمبر پر ہیں فرمایا کہ میں نے لوگوں کو گمراہی کے چکر میں دیکھا اور میں بت پرستی کو بھی اچھا نہیں سمجھتا تھا اور سنا کہ مکہ معظمہ میں ایک مرد عجیب خبریں سناتا ہے میں مکہ معظمہ کو چل دیا وہاں پہنچ کر اس شخص سے ملا اس سے پوچھا آپ کون ہیں فرمایا میں نبی ہوں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے کہا نبی کون ہوتا ہے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوتا ہے میں نے کہا آپ کو اللہ تعالیٰ نے کس لئے بھیجا فرمایا اس لئے میں اللہ تعالیٰ کو واحد مانو اور ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں اور بتوں کو توڑدوں اور صلہ رحمی کروں میں نے پوچھا آپ کے ساتھ کون ایمان لایا ہے فرمایا ایک حر اور ایک عبد (غلام) اس وقت آپ کے پاس حضرت ابوبکر اور حضرت

امام قرطبیؒ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمام (صحابہ کرام علیہم الرضوان) سے جنت کا فرمایا ہے اگرچہ ان کے درجات مختلف ہیں

کیونکہ جب علم اور عمر جمع ہو جائیں تو عالم کو مقدم رکھا جائے گا۔ جہاں تک دنیا کے احکام کا تعلق ہے وہ احکام دین پر مرتب ہیں جسے دین میں مقدم کیا جائے گا اسے دنیا میں مقدم کیا جائے گا۔ آثار میں ہے: ''جو آدمی ہمارے بڑے کی عزت نہ کرے، ہمارے چھوٹے پر شفقت نہ کرے اور ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں''(1)۔ افراد کے بارے میں جو حدیث ثابت ہے اس میں ہے ''کوئی نوجوان کسی بوڑھے کی اس کی عمر کی وجہ سے تعظیم بجا نہیں لاتا مگر اس کے بڑھاپے کے وقت اللہ تعالیٰ ایسا آدمی مقرر کر دیتا ہے جو اس کی عزت کرتا ہے''(2)۔ علماء ان اشعار کو پڑھتے ہیں:

أذكر إذا شئت أن تُعيرَهُمْ　جَدَّكَ واذكر أباك يا بن أخ

واعلم بأن الشباب منسلِخٌ　عنك وما وِزْرُهُ بمنسلِخ

جب تو بوڑھوں کو عار دلانا چاہے تو اپنے دادا کو یاد کر اور اپنے باپ کو یاد کر، اے بھتیجے! جان لے تجھ سے جوانی جانے والی ہے اور اس کا بوجھ جانے والا نہیں۔ جو آدمی بزرگوں کی عزت نہیں کرتا اس کی عمر ایک روز اسے بڑھاپے کی عمر تک پہنچانے والی ہے۔

مسئلہ نمبر 5۔ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى، كُلًّا سے مراد آگے بڑھنے والے، رکنے والے، اور سبقت لے جانے، پیچھے آنے والے اور لاحق ہونے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے سب سے وعدہ کیا ہے اگرچہ ان کے درجات مختلف ہیں۔ ابن عامر نے کل کو مرفوع پڑھا ہے اسی طرح اہل شام کے مصاحف میں یہ مرقوم ہے۔ باقی قراء نے اسے کلا پڑھا ہے جس طرح ان کے مصاحف میں ہے جس نے اسے منصوب پڑھا ہے اس کے نزدیک یہ مفعول بہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر کسی کے ساتھ حسنیٰ کا وعدہ کیا ہے۔ جس نے اسے مرفوع پڑھا ہے تو کیونکہ جب مفعول مقدم ہو تو فعل کا عمل کمزور ہو جاتا ہے تو اس صورت میں ضمیر محذوف ہوگی یعنی وعدہ۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ لَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ۝ یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

''کون ہے جو (اپنا مال) اللہ تعالیٰ کو (بطور) قرض حسنہ دے اور اللہ تعالیٰ کئی گناہ بڑھا دے اس کے مال کو اس کے لیے (اس کے علاوہ) اسے شاندار اجر بھی ملے گا۔ جس روز آپ دیکھیں گے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کہ ضوفشانی کر رہا ہوگا ان کا نور ان کے آگے بھی ان کی دائیں جانب بھی (مومنو!) تمہیں مژدہ ہو آج ان باغوں کا، بہہ رہی ہیں جن کے نیچے نہریں تم ہمیشہ وہاں رہو گے، یہی وہ عظیم الشان کامیابی ہے''۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ سورۂ بقرہ میں اس

1۔ مجمع الزوائد، کتاب الادب، توقیر الکبیر، جلد 8، صفحہ 33، حدیث 12610

2۔ جامع ترمذی، کتاب البر والصلۃ، ما جاء فی اجلال الکبیر، جلد 2، صفحہ 23

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

شیخ الاسلام مفتی شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی التوبہ کے تحت لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا کا وعدہ جھوٹا نہیں۔ یہ لوگ قطعی جنتی ہیں

تفسیر مظہر القرآن ۵۸۰

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۰۰﴾

اور[1] سبقت کرنے والے مہاجرین اور انصار میں سے بھی اور وہ لوگ جنہوں نے اچھے کاموں میں ان کی پیروی کی ہے اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب لوگ اللہ سے راضی ہوئے اور ان کے لئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے۔

اس صورت میں مدینہ میں آنحضرت ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور جنگ تبوک میں لشکر اسلام کے راستہ میں بعارضہ بخار انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ آنحضرت ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے انہیں دفن کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، فرمایا کہ تیسری قسم کے وہ گنوار ہیں جو خدا پر اور قیامت کے دن پر سچے دل سے ایمان لا چکے ہیں اور خدا کی راہ میں اس امید پر خرچ کر رہے ہیں کہ خدا سے نزدیکی ہو اور رسول ان کے لئے مغفرت چاہیں یعنی انتقال کے بعد۔ بیشک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور مہربان ہے۔

صحابہ کی شان اور ان سے بدگوئی سے زبان روکنے کی تاکید یعنی رافضیوں کا رد

[1] ان آیتوں کا مطلب یہ ہے کہ عام مسلمانوں پر جنہیں فضیلت وسبقت ہے وہ دو طرح کے لوگ ہیں: ایک تو وہ جو سب سے پیشتر مسلمان ہو کر مدینہ میں ہجرت کر کے آئے۔ اسی طرح سابقین میں اہل بدر بھی داخل ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے دو قبلوں کی طرف نماز پڑھی، اور اہل بیعت رضوان اور انصار بھی یعنی وہ مسلمان جو مدینہ میں سکونت رکھتے تھے اور مکیوں (اہل مکہ) کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس سے عقبہ اولیٰ اور عقبہ ثانیہ کی بیعت کرنے والے مقصود ہیں جو کل ستر آدمی تھے۔ یا ان ... رسول کے مطیع ہوئے۔ دوسرے وہ مسلمان جنہوں نے ... سے سب صحابہ مہاجر اور انصار مراد ہیں، جنہوں نے ... سے مشرف ہوئے۔ خدا ان سب سے خوش ہے اور وہ بھی خدا سے بے حد خوش ہیں، ان کے لئے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اور خدا کا وعدہ جھوٹا نہیں ہے یہ لوگ قطعی جنتی ہیں۔ جن کے دل میں ان کی طرف سے بغض ہے، یا جو ان میں سے کسی ایک کو بھی برا سمجھتا ہے، اس کا ایمان باقی نہیں رہا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی نسبت رضامندی کی خبر دیتا ہے کہ میں ان لوگوں کے لئے جنت مقرر کر چکا۔ صحابہ کی شان اور ان کی بدگوئی سے زبان کو روکنے کی تاکید ہے۔ اس آیت میں رافضیوں کا رد ہے جو ان کے حق میں بیہودہ الفاظ نکالتے ہیں۔

مدا کا وعدہ جھوٹا نہیں ہے یہ لوگ قطعی جنتی ہیں۔ جن کے ... سمجھتا ہے، اس کا ایمان باقی نہیں رہا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان ... رر کر چکا۔ صحابہ کی شان اور ان کی بدگوئی سے زبان کو ... بیہودہ الفاظ نکالتے ہیں۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی آیت 117 کے تحت

لکھتے ہیں غزوہ تبوک میں شرکت کرنے والے تمام صحابہ کرام قطعی جنتی ہیں اور جو ان کے جنتی ہونے میں شک کرے وہ اس جیسی بہت سی آیات کو منکر ہے

ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ یہ فرمانِ عالی لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ (الخ) کی تاکید ہے اور نحویوں کے نزدیک تاکید پر ثُمَّ آ سکتا ہے۔ تاب کا فاعل رب تعالیٰ ہے اور علیھم کی ضمیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم و مہاجرین و انصار کی طرف ہے یعنی اے مسلمانو! پھر غور سے سن لو کہ رب نے ان سب پر اپنی رحمت نچھاور فرما دی اُن پر توبہ ڈال دی۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ علیھم کی ضمیر فَرِيقٌ مِّنْهُمْ کی طرف ہو۔ اس صورت میں یہ فرمانِ عالی معطوف ہے اور ثُمَّ تحت عطف یعنی ایک فریق کے دل ٹیڑھے ہونے کے قریب ہوگئے تھے کہ وہ تبوک کے سفر سے واپس ہونے کا ارادہ کر بیٹھے تھے۔ پھر رب تعالیٰ نے اُن پر توبہ ڈال دی اور وہ اس ارادے سے باز رہے۔ (روح المعانی)
إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ۔ یہ فرمانِ عالی نیا جملہ ہے جس میں گذشتہ فرمانوں کی وجہ بیان فرمائی گئی ہے۔ یعنی اس توبہ و مہربانی کی وجہ یہ ہے کہ رب تعالیٰ ان سب حضرات پر رؤف بھی ہے رحیم بھی۔ رأفت و رحمت یا تو ہم معنی ہیں یا رأفت بہت ہی بڑی مہربانی ہے اور رحمت عام مہربانی یا مصیبت کا دُور کر دینا رأفت ہے اور نفع دینا رحمت (روح المعانی)

خلاصۂ تفسیر

ربِّ ذوالجلال کی رحمتیں نثار اُن نبی مختار اُن کے صحابہ اخیار پر مہاجر ہوں یا انصار جنہوں نے اس پیارے کا مشکل گھڑی میں ساتھ نبھایا۔ یعنی غزوۂ تبوک میں اُن کے ساتھ گئے۔ حالانکہ وقت بھی گرم تھا، راستہ بھی دور دراز سواریوں کی کمی کھانے پینے کی قلت۔ ان تمام مشکلات کے باوجود انہوں نے نبی کا ساتھ نہ چھوڑا۔ اس کے باوجود کہ اس موقعہ پر ان میں ایک گروہ کے دل ڈولنے لگے تھے۔ مگر وہ ثابت قدم رہے حضور کے ساتھ رہے۔ اے لوگو پھر سن لو اللہ نے ان سب پر توبہ ڈال دی اُن پر رحمت نچھاور کر دی۔ کیونکہ رب تعالیٰ بہت مہربان بھی ہے کہ بندوں کی مصیبتیں دور فرماتا ہے اور رحم والا بھی کہ ان کے کام بنا کر اپنی نعمتیں دیتا ہے۔ خیال رہے کہ یہ ساری نعمتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکت سے ہیں۔

فائدے

اس آیتِ کریمہ سے چند فائدے حاصل ہوئے۔ پہلا فائدہ غزوۂ تبوک میں شرکت کرنے والے سارے صحابہ قطعی یقینی جنتی ہیں۔ جو اُن کے جنتی ہونے میں شک کرے وہ اس آیتِ کریمہ اور اس جیسی بہت سی آیات کا منکر ہے۔ ان حضرات کا جنتی ہونا ایسا ہی یقینی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی ہونا کہ توحیدِ الٰہی اور نبوتِ مصطفوی بھی قرآنی آیات سے ثابت ہے اور ان کا جنتی ہونا بھی اسی قرآن کی آیات سے ثابت ہے۔ یہ فائدہ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ (الخ) سے حاصل ہوا کہ اس مضمون کو لام اور قد تاکید سے شروع فرمایا گیا۔ دوسرا فائدہ توبہ کے لئے گناہ ضروری نہیں بغیر گناہ بھی

فائدے

اس آیتِ کریمہ سے چند فائدے حاصل ہوئے۔ پہلا فائدہ غزوۂ تبوک میں شرکت کرنے والے سارے صحابہ قطعی یقینی جنتی ہیں۔ جو اُن کے جنتی ہونے میں شک کرے وہ اس آیتِ کریمہ اور اس جیسی بہت سی آیات کا منکر ہے۔ ان حضرات کا جنتی ہونا ایسا ہی یقینی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی ہونا کہ توحیدِ الٰہی اور نبوتِ مصطفوی بھی قرآنی آیات سے ثابت ہے اور ان کا جنتی ہونا بھی اسی قرآن کی آیات سے ثابت ہے۔ یہ فائدہ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ (الخ)

سید محمد مدنی اشرفی جیلانی فرماتے ہیں
فتح مکہ سے پہلے اور بعد میں خرچ کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ
نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے

علامہ حقانی دہلوی فرماتے ہیں جو فتح مکہ سے پہلے ایمان لائے اور جو بعد میں ایمان لائے اللہ نے سب سے ثواب کا وعدہ کیا ہے

کس لیے خرچ نہیں کرتے آخر چھوڑ جاؤ گے سب اللہ کے لیے رہ جائے گا۔ یا یہ کہ سب مال اللہ کا ہے اس کے ...

(۴) پھر خیرات کے مراتب بیان فرماتا ہے کہ یعنی کہ خیرات اگرچہ ہر حال میں بہتر ہے مگر بعض اوقات کہ جہاں اس کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اس کا زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ ابتدائے اسلام میں مکہ فتح ہونے سے پہلے فقرائے اسلام پر بڑی تنگ دستی تھی اس وقت کا دیا بعد کے دیے کے برابر نہیں جس نے اس وقت اللہ کی راہ میں دیا اور جہاد کیا جان اور مال دونوں کو کام میں لایا اس کا اللہ کے نزدیک بڑا درجہ ہے مگر جس نے بعد میں بھی ایسا کیا ثواب اور نیک وعدہ اس کے لیے بھی ہے مگر مدار نیت اور خلوص پر ہے اس لیے فرما دیا واللہ بما تعملون خبیر کہ جو کچھ تم کرتے ہو اس کو اللہ جانتا ہے اس میں یہ بھی رمز ہے کہ اس سے مت ڈرو کہ ہمارے دینے کا اس کو علم نہ ہوگا پھر بدلہ کیوں کر ملے گا جیسا کہ دنیاوی بادشاہوں کے کارگزاروں کو فکر ہوتی ہے جس لیے وہ

... نے فرمایا ہے قیامت میں ... بیمار تھا تو نے میری عیادت نہ کی ... کھانا نہ کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا کہ اللہ تو ان باتوں سے پاک تھا۔ فرمائے گا تیرے پاس میرا بندہ بیمار تھا تو اس کی عیادت کرتا گویا میری عیادت کرتا اور میرا بندہ تیرے پاس بھوکا تھا اس کو کھانا کھلاتا گویا مجھ کو کھلاتا کیوں کہ یہ سب کام میرے ہی واسطے ہوتے۔ اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ مسکین پر اس کے الطاف کی تجلی ہوتی ہے اور ہر درد شدید۔ اسی لیے یہ مصائب خاص لوگوں پر نازل ہوتے ہیں۔ یہود بدبخت نے اس بات کو سمجھا نہیں یہ جملہ سن کر کہہ دیا کہ اللہ فقیر اور ہم غنی ہیں جو ہم سے قرض مانگتا ہے۔

سبحان اللہ اس آیت میں اللہ کی راہ میں دینے کی کس قدر بلیغ تاکید کی گئی اور کن کن پیرایوں میں۔ اول یہ کہ مسکین کو دینا ہم کو قرض دینا ہے۔ دوم یہ کہ ہم دگنا کر کے دیتے ہیں۔ سوم یہ کہ اس کے علاوہ اور بھی عمدہ اجر دیتے ہیں۔

ط گمراہی کے بہت اقسام تھے ہر ایک کی جداگانہ ظلمت تھی جس میں اس عہد کے لوگ مبتلا تھے اس لیے ظلمات جمع کا صیغہ لایا اور ایمان و ہدایت کی روشنی ایک ہی ہے اس لیے مفرد لایا ۱۲ منہ

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں

تم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو برا مت کہو کیونکہ ان میں سے کسی ایک کا گھڑی بھر کے لئیے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ٹھہرنا سے کسی ایک کے زندگی بھر کے اعمال سے بہتر ہے

(الشریعۃ للآجری ج۳ ص۶۱۷)

دعا کا طالب
نعمان عطاری

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے اصحاب میری امت کے لئیے امین ہیں جب میرے اصحاب رخصت ہوجائیں گے تو میری امت پر وہ صورت حال آجائے گی جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے

أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ

اور میرے اصحاب میری اُمت کے امین ہیں جب میرے اصحاب رخصت ہو جائیں گے تو میری اُمت پر وہ چیز آ جائے گی جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے"۔

1216- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: صَلَّيْنَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ

"ستارے آسمان کے امین ہیں جب ستارے رخصت ہو جائیں گے تو اُس پر وہ چیز آ جائے گی جس کا اُس سے وعدہ کیا گیا ہے' میں اپنے اصحاب کا امین ہوں جب میں رخصت ہو جاؤں گا تو میرے اصحاب کے سامنے وہ چیز آئے گی جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے' میرے اصحاب میری اُمت کے امین ہیں جب میرے اصحاب رخصت ہو جائیں گے تو میری اُمت پر وہ صورت حال آ جائے گی جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے"۔

کھانے میں نمک کی مثال

1217- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1216- انظر السابق.

1217- رواه البزار: 2021، وأبو يعلى: 2762، وعزجه الألباني في الضعيفة: 1762.

الشريعة

مصنف

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری

مترجم

https://t.me/tehqiqat
نعمان عطاری
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میرے رشتہ داروں کو گالی دی (یعنی امیر معاویہ) اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی تمام انسانوں کی لعنت ہے

اَنْفُسِهِمْ

✦✦ ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ انصار کے قبیلہ ابی امیہ بن زید کی جانب سے غزوہ بدر اور بیعت عقبہ میں شرکت کرنے والوں میں "عویم بن ساعدہ بن عائش بن قیس بن نعمان بن زید بن امیہ بن زید بن مالک" بھی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے، اور بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ وہ اسی قبیلے سے تھے۔

6656 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ بِي اَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَاَنْصَارًا وَاَصْهَارًا، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6656 – صحيح

✦✦ حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرا انتخاب فرمایا اور میرے لئے صحابہ کرام کو چنا اور ان میں سے میرے وزیر بنائے، میرے مددگار بنائے، میرے رشتہ دار بنائے، جس نے میرے ان تعلق داروں کو گالی دی، اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا نہ کوئی عمل قبول ہوگا نہ اس کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ اَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ کا ذکر

6657 – اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ بَشِيرَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ، وَالْحَارِثَ بْنَ حَاطِبٍ خَرَجَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَا مَعَهُ اِلَى بَدْرٍ فَرَجَّعَهُمَا، وَاَمَّرَ اَبَا لُبَابَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ، وَضَرَبَ لَهُمَا بِسَهْمَيْنِ مَعَ اَصْحَابِ بَدْرٍ

✦✦ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ بشیر بن عبدالمنذر اور حارث بن حاطب دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کی حاضری نصیب ہوئی ہے، جنگ بدر میں شرکت کے لئے بھی آئے تھے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس بھیج دیا تھا اور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کی ذمہ داری دی تھی۔ ان دونوں صحابیوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے مال غنیمت میں سے حصہ بھی رکھا تھا۔

6658 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْغَزَّالُ، ثَنَا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا جو مجھ سے محبت کرتا ہے اُسے چاہیئے کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے محبت کرے

دعا گو

نعمان عطاری

شرح

چہارم

تالیف

امام مُحی الدّین ابی زکریا بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ

۶۳۱ــ۶۸۶ھ

مترجم

ابُوحمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

شارح

مولانا ناصر حسین قادری عطاری

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ

اُردو بازار ○ لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

(1544) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا، فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ". رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے میرے صحابہ میں سے کوئی دوسرے کے بارے بات نہ پہنچائے۔ کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہاری طرف صاف سینہ کے ساتھ نکلا کروں۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

تخریج حدیث: (سنن ابوداؤد باب فی رفع الحدیث من المجلس جلد 4، صفحہ 415، رقم 4862 سنن ترمذی باب فضل ازواج النبی ﷺ، جلد 5، صفحہ 710، رقم 3896 مسند امام احمد بن حنبل مسند عبداللہ بن مسعود جلد 9، صفحہ 266، رقم 5388 مسند ابی یعلی، مسند عبداللہ بن مسعود جلد 9، صفحہ 266، رقم 5388 جامع الاصول لابن الاثیر، الکتاب الخامس فی الغیبۃ و النمیمۃ، جلد 8، صفحہ 451، رقم 6222)

شرح حدیث: میرے صحابہ سے محبت کرو

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار عَزَّ وَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ محبت نشان ہے: جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے محبت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ مجھ سے محبت کرے اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ میرے صحابہ سے محبت کرے اور جو میرے صحابہ سے محبت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ قرآن پاک سے محبت کرے اور جو قرآن پاک سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ مساجد سے محبت کرے۔ کیونکہ یہ ایسی عمارتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بنانے اور پاک رکھنے کا حکم دیا اور ان میں برکت رکھی۔ پس یہ خیر و برکت والی جگہیں ہیں اور ان کے رہنے والے بھی خیر و برکت میں ہیں۔ یہ پسندیدہ جگہیں ہیں اور ان میں رہنے والے بھی پسندیدہ ہیں۔ یہ لوگ اپنی نمازوں میں ہوتے ہیں تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ ان کی ضرورت پوری فرماتا ہے۔ یہ مساجد میں ہوتے ہیں تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ ان کو اپنے مقاصد میں کامیابی عطا فرماتا ہے۔

(المجروحین لابن حبان، الرقم 1271، ابو معمر، ج 2، ص 510، بتغیر)

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور میرے بعد انہیں تنقید کا نشانہ مت بنانا

(دو مرتبہ فرمایا)۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔'' پھر اسی طرح پوری حدیث بیان کی۔''

٦٨٦ / ٢٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن مغفل ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! اور میرے بعد انہیں تنقید کا نشانہ مت بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی عنقریب اللہ تعالیٰ اُسے پکڑے گا۔''

٦٨٧ / ٢٥۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِي فَقُوْلُوْا: لَعْنَةُ اللهِ عَلَى شَرِّكُمْ.

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فيمن سبّ أصحاب النبي ﷺ، ٥/ ٦٩٦، الرقم: ٣٨٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٥٤، ٥٧، الرقم: ٢٠٥٤٩، ٢٠٥٧٨، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٤٧٩، الرقم: ٩٩٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٩١، الرقم: ١٥١١، والروياني في المسند ٢/ ٩٢، الرقم: ٨٨٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ١٤٦، الرقم: ٥٢٥، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/ ٥٦٨، الرقم: ٢٢٨٤.

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في فضل من رأى النّبيّ ﷺ وَ صَحِبَهُ، ٥/ ٦٩٧، الرقم: ٣٨٦٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/ ١٩١، الرقم: ٨٣٦٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٢٦٣، الرقم: ١٠٢٢.

المنهاج السوي من الحديث النبوي

(فہم دین اور اصلاح احوال و عقائد پر مجموعہ احادیث مع اردو ترجمہ)

تأليف

شيخ الاسلام الدكتور محمد طاهر القادري

منہاج القرآن پبلیکیشنز

دعاگو

نعمان عطاری

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کو برا مت کہو میرے صحابہ کو برا مت کہو رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

٥٤- باب تحريم سب الصحابة رضي الله عنهم

سبِّ صحابہ کی تحریم

٦٤٣٤ - حدثنا يحيى بن يحيى التميمي و أبو بكر بن أبي شيبة و محمد بن العلاء قال يحيى أخبرنا و قال الآخران حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ لا تسبوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا بھی خیرات

أصحابي لا تسبوا أصحابي فو الذي نفسي بيده لو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا ما أدرك مد أحدهم ولا نصيفه. مسلم تحفة الاشراف (١٢٥٣٦)

دے تو وہ صحابہ کے دیے ہوئے ایک مد (ایک کلوگرام) بلکہ نصف مد کے برابر بھی نہیں ہے۔

٦٤٣٥ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد قال كان بين خالد بن الوليد و بين عبد الرحمن بن عوف شيء فسبه خالد فقال رسول الله ﷺ لا تسبوا أحدا من أصحابي فإن أحدكم لو أنفق مثل أحد ذهبا ما أدرك مد أحدهم ولا نصيفه. البخاري (٣٦٧٣) ابوداود (٤٦٥٨) الترمذي (٣٨٦١م) ابن ماجه (١٦١)

حضرت ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید اور حضرت عبد الرحمان بن عوف کے درمیان کوئی مناقشہ تھا حضرت خالد نے ان کو برا کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اصحاب میں سے کسی کو برا نہ کہو کیونکہ تم میں سے اگر کسی شخص نے احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خیرات کیا تو وہ ان میں سے کسی ایک کے دیے ہوئے مد (ایک کلوگرام) یا نصف مد کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔

٦٤٣٦ - حدثنا أبو سعيد الأشج و أبو كريب قالا حدثنا وكيع عن الأعمش ح و حدثنا عبيد الله بن معاذ حدثنا أبي ح و حدثنا ابن المثنى و ابن بشار قالا حدثنا ابن أبي عدي جميعا عن شعبة عن الأعمش بإسناد جرير و أبي معاوية بمثل حديثهما وليس في حديث شعبة و وكيع ذكر عبد الرحمن بن عوف و خالد بن الوليد. سابقہ حوالہ (٦٤٣٥)

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں ذکر کیں، شعبہ اور وکیع کی روایت میں حضرت خالد بن ولید اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کا تذکرہ نہیں ہے۔

٥٥- باب من فضائل أويس

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ

٢٢٠٠ منتخب احادیث مبارکہ کی شہرہ آفاق کتاب کا مکمل سلیس اردو ترجمہ و حواشی

صحیح مسلم شریف مترجم عربی اردو

الجامع الصحيح للإمام مسلم

الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری ٢٦١ھ

دعاگو نعمان عطاری

ج 3

اردو ترجمہ، فوائد و تشریحات

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی

جدید حواشی

دار الاشاعت

صحابہ کرام کے بارے میں استغفار کا حکم

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین
صحابہ کرام کو برا مت کہو بے شک اللہ تعالیٰ
نے جانتے ہوئے کہ عنقریب
وہ قتل و قتال میں مبتلاء ہوں گے ہمیں
ان کے بارے میں
استغفار کا حکم دیا گیا ہے

(اصول اعتقاد اهل السنہ ۷/۲۳۵۳

الشریعۃ للآجری ۵/۲۴۹۲)

دعاگو
نعمان عطاری

أنا الحَسَنُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ أنا أَحْمَدُ بْنُ حَمْدَانَ، قَالَ: نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ نا أَبِي قَالَ نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ نا رَجُلٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَنَا بِالِاسْتِغْفَارِ لَهُمْ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ سَيَقْتَتِلُونَ.

صحابہ کرام کو ایزا دینا اللہ کو ایزا دینا ہے

مسند امام احمد بن حنبل

مسند امام احمد

جلد 6 - باب: حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی (رض) کی مرویات

حدیث نمبر: 2606

دعاگو

نعمان عطاری

حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی (رض) سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پیچھے میرے صحابہ کو نشان طعن مت بنانا ، جو ان سے محبت کرتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے نفرت کرتا ہے دراصل وہ مجھ سے نفرت کی وجہ سے ان کے ساتھ نفرت کرتا ہے جو انہیں ایذاء پہنچاتا ہے وہ مجھے ایذاء پہنچاتا ہے اور جو مجھے ایذاء پہنچاتا ہے وہ اللہ کو ایذاء دیتا ہے اور جو اللہ کو ایذاء دیتا ہے اللہ اسے عنقریب ہی پکڑ لیتا ہے۔

صحابہ کرام پر تنقید کرنا ممنوع ہے

حضرت سیدنا میمون بن مہران نے فرمایا

تین باتوں کو چھوڑ دو

جس میں سے ایک بات یہ تھی

سیدنا محمد ﷺ کے صحابہ پر تنقید کرنا

(فضائل صحابہ ص558 اسناد صحیح)

دعا گو

نعمان عطاری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو برا کہنے والے کی عبادت قبول نہیں ہوگی!

حضرت عویم بن ساعدہ رسول اللہ سے مروی ہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے چن لیا اور میرے لیے میرے اصحاب کو چن لیا پس ان میں سے بعض کو میرے وزیر مددگار بنایا اور میرے سسرالی بنایا پس جو شخص ان کو برا کہتا ہے ان پر اللہ کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت قیامت کے دن نہ ان کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل۔

دعاگو
نعمان عطاری

(المستدرک للحاکم ۳/۶۳۲ قال الذھبی صحیح)

امام سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں سب سے صحیح روایات جو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں آئی ہیں وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت اور ہادی مہدی والی اور حساب و کتاب والی روایتیں ہیں

امیر معاویہ کے فضائل
صحیح ترین روایات

تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأحاديث الشنيعة الموضوعة

الجزء الثاني

دعاگو
نعمان علی عطاری

لأبي الحسن علي بن محمد بن عراق الكناني
٩٠٧ – ٩٦٣ هـ

دار الكتب العلمية

فلم يجدوا ، فجاءوا برجل قد حاربه وقاتله ، فاطروه كيداً منهم له انتهى ، وقال السيوطي الشافعي أصح ما ورد في فضل معاوية رضي الله عنه حديث ابن عباس انه كان كاتب النبي صلى الله عليه وسلم فقد اخرجه مسلم في صحيحه ، وبعده حديث العرباض : اللهم علمه الكتابة ، وبعده حديث ابن ابي عمرة : اللهم اجعله هاديا مهديا .

في ذلك الحديث : موضوع على مجالد ، والظاهر ... هنا كذلك والله تعالى أعلم (عق) من مرسل الحسن من طريق عمر وبن عبيد ، وقال ... بن زيد : إنه سئل عنه أيوب

متروك (قلت) قال الذهبي في تلخيص موضوعات الجوزقاني : والعجب من هذا الجوزقاني رد هذا يعني حديث ابن مسعود الأول بما هو أسقط منه يعني وذكر حديث جابر من طريق محمد بن إسحق ثم قال وسنده ظلمات انتهى والله أعلم .

(١٤) [حديث] الحكم بن عمير الثمالي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأصحابه : كيف بك يا أبا بكر إذا وليت قال : لا يكون ذلك أبدا قال كيف بك ياعمر إذا وليت ،

امام طاہر ہندی فرماتے ہیں امیر معاویہ کے فضائل میں صحیح
ترین احادیث ابن عباس والی روایت ہادی مہدی والی اور حساب و کتاب والی روایت ہے

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں صحیح ترین احادیث

دعاگو
نعمان علی عطاری

تذکرة الموضوعات
للعالم العلامة والحبر الفهامة السيد النكلان الأديب الفاضل اللبيب محمد طاهر بن علي الهندي الفتني المتوفى سنة ٩٨٦ هـ

وفي ذيلها

قانون الموضوعات والضعفاء
للعلامة المذكور

أشرف على طبعها
إدارة الطباعة المنيرية

١٠٠

المجوم على مثله بالظن « خذوا شطر دينكم عن الحميراء » قال شيخنا لا اعرف له

نى يامعاوية وأنا منك ولتزاحمنى على باب ... السبابة والوسطى » فيه من لا يحتج به ومن هو كثير الخطأ « لكل ... فرعون وفرعون هذه الأمة معاوية بن أبى سفيان » ليس بصحيح « الأمناء ... اللوح والقلم واسرافيل وميكائيل وجبرائيل ومحمد ومعاوية بن أبى سفيان » موضوع قال لا يصح مرفوعا

في فضل معاوية نى : وأصح ما روى فيه حديث مسلم انه كاتبه وبعده حديث العرباض « اللهم علمه الكتاب » وبعده حديث « اللهم اجعله هاديا مهديا » « أول

هذا خبر باطل : وفى اللآلئ أنس رفعه « لا أفتقد أحداً من أصحابى غير

محدث ابن عساکر فرماتے ہیں امیر معاویہ رضی اللہ عنہم کے فضائل میں

حدیث ابن عباس و حدیث ساریہ و حدیث ابی عمیرۃ صحیح ترین روایات ہیں

محدث ابن عساکر

صحیح ترین روایات

امیر معاویہ

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

دعاگو

نعمان علی عطاری

يقول: لا يصح عن النبي ﷺ في فضل مُعَاوِيَة بن أَبي سُفْيَان شيء، وأصح ما روي في فضل مُعَاوِيَة حديث أَبي حمزة عن ابن عباس أنه كاتب النبي ﷺ. فقد أخرجه مسلم في صحيحه[١]. وبعده حديث العرباض: «اللَّهمّ علّمه الكتاب»، وبعده حديث ابن أبي عميرة: «اللَّهمّ اجعله هادياً مهدياً»[٢] [٣].

أنبأنا أبو علي الحدّاد وغيره، قالوا: أنا أبو بكر بن ريذة، أنا سليمان بن أحمد[٥]، نا أبو يزيد القراطيسي، نا المعلّى بن الوليد القعقاعي، نا مُحَمّد بن ... الخولاني، عن أبي بكر بن عبد الله بن أبي مريم الغسّاني، عن مُحَمّد بن زياد الألهاني، عن عوف بن مالك الأشجعي قال:

(٦) تحرفت في المعجم الكبير إلى: حبب.

کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھ سے کشتی لڑیئے حضرت
لڑوں گا' نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معاویہ ہرگز کبھی مغلوب نہیں ہوگا' پھر حضرت معاویہ نے اس

سند حسن لغیرہ

Click For Mo
https://archive.org/details/@zoha

دعاگو

نعمان علی عطاری

حضرت رودیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھ سے کشتی لڑیئے' حضرت معاویہ نے کھڑے ہو کر کہا: میں تم سے کشتی لڑوں گا' نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معاویہ ہرگز کبھی مغلوب نہیں ہوگا' پھر حضرت معاویہ نے اس

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعرابی کو پچھاڑ دیا' جنگ صفین کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر مجھ سے اس حدیث کا پہلے ذکر کیا جاتا تو میں معاویہ سے جنگ نہ کرتا۔ (تاریخ دمشق: ۱۳۴۶۵- ج ۶۲ ص ۶۱)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں حضرت معاویہ کے لیے جو دعا فرمائی' اُسی کا اثر تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسد اللہ الغالب ہونے کے باوجود حضرت معاویہ کو مغلوب نہ کر سکے۔

نعم الباری شرح صحیح بخاری ج 2 کتاب الصلاۃ

اور نامعلوم تھے' ثانیاً: حضرت علی فرماتے تھے: مجھے سانس تو لینے دو' فتنے ختم ہو جائیں اور امن و امان قائم ہو جائے پھر میں تفتیش اور تحقیق کروں کہ قاتل فی الواقع کون ہے' کیونکہ اندھا قصاص تو نہیں لیا جا سکتا اور فی الفور قصاص لینا واجب نہیں ہے اور قصاص لینے میں تاخیر جائز ہے' لیکن ان پر پے در پے ایسی جنگیں مسلط کر دی گئیں کہ ان کو امن اور سکون کے ساتھ تفتیش اور تحقیق کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔

حضرت معاویہ کے باغی نہ ہونے پر مزید دلائل

اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت معاویہ کی جماعت صراحۃً باغی ہوتی تو وہ ان سے جنگ موقوف نہ کرتے اور کبھی تحکیم

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ معاویہ کو کتاب وحساب سکھا اور اسے عذاب سے بچا

صحیح

حتى تصرعه الحمّى. [«الصحيحة» (٢٥٨٤)].

٣٣٨٩- عن عائشة بنت سعد، عن أبيها: أن النبي ﷺ كان بين يديه طعام، فقال: «اللهم! سق إلى هذا الطعام عبداً تحبه ويحبُّك، فطلع سعد [بن أبي وقاص]». [«الصحيحة» (٣٣١٧)].

٣٣٩٠- قال رسول الله ﷺ: «اللهم! علم معاوية الكتاب والحساب، وقِه العذاب». روي من حديث العرباض بن سارية، وعبدالله بن عباس، وعبدالرحمن ابن أبي عميرة المزني، ومسلمة بن مخلد، ومرسل شريح بن عُبيد، ومرسل حريز ابن عثمان. [«الصحيحة» (٣٢٢٧)].

٣٣٩١- عن ابن عباس: أنه سكب للنبي ﷺ وضوءاً عند خالته ميمونة، فلما خرج قال: «من وضع لي وضوئي؟»، قالت: ابن أختي يا رسول الله، قال: «اللهم! فقّهه في الدين، وعلّمه التأويل». [«الصحيحة» (٢٥٨٩)].

٣٣٩٢- عن عبادة بن الصامت مرفوعاً: «اللهم! من ظلم أهل المدينة وأخافهم؛ فأخفه، وعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين، لا يُقبل منه صرفٌ ولا عدلٌ». [«الصحيحة» (٣٥١)].

٣٣٩٣- عن محمد بن أسامة، عن أبيه، قال: اجتمع جعفر وعلي وزيد بن حارثة، فقال جعفر: أنا أحبكم إلى رسول الله ﷺ، وقال زيد: أنا أحبكم إلى رسول الله ﷺ، فقالوا: انطلقوا بنا إلى رسول الله ﷺ حتى نسأله، فقال أسامة بن زيد: فجاؤا يستأذنونه، فقال: اخرج فانظر من هؤلاء؟ فقلت: هذا جعفر وعلي وزيد، ما أقول (أبي!) قال: ائذن لهم، ودخلوا، فقالوا: من أحب إليك؟ قال: فاطمة، قالوا: نسألك عن الرجال، قال: «أما أنت يا جعفر فأشبه خَلْقك خَلْقي، وأشبه خُلُقي خُلُقك، وأنت مني وشجرتي، وأما أنت يا علي فَخَتَني، وأبو ولدي، وأنا منك، وأنت مني، وأما أنت

سلسلة الأحاديث الصحيحة

يشتمل جميع أحاديث السلسلة الصحيحة
مجردة عن التخريج مرتبة على الأبواب الفقهية

للعلامة
محمد ناصر الدين الألباني
رحمه الله

اعتنى به
أبو عبيدة مشهور بن حسن آل سلمان

مكتبة المعارف للنشر والتوزيع
لصاحبها سعد بن عبد الرحمن الراشد
الرياض

نعمان عطاری

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ تو معاویہ کو ہدایت دے اور ہدایت یافتہ بنا دے اور ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے

صحیح

سلسلة الأحاديث الصحيحة

يشتمل جميع أحاديث السلسلة الصحيحة
مجردة عن التخريج مرتبة على الأبواب الفقهية

للعلامة
محمد ناصر الدين الألباني
رحمه الله

اعتنى به
أبو عبيدة مشهور بن حسن آل سلمان

نعمان عطاری

مكتبة المعارف للنشر والتوزيع
لصاحبها سعد بن عبد الرحمن الراشد
الرياض

مسعود، وابن عباس، وأبي سعيد الخدري، وعبدالله بن الزبير، وأبي المُعلى الأنصاري، وجندب البجلي، وأبي هريرة، وعائشة، وأنس، وجابر، وأبي واقد، والبراء. [«الصحيحة» (٣٥٩٨)].

٣٣٧٨- عن أم سلمة: أن رسول الله ﷺ أوصى عند وفاته فقال: «الله الله في قبطِ مصر؛ فإنكم ستظهرون عليهم، ويكونون لكم عُدَّةً وأعواناً في سبيل الله». [«الصحيحة» (٣١١٣)].

٣٣٧٩- عن أنس بن مالك، قال: قال رسول الله ﷺ: «اللهم! اجعل بالمدينة ضعفي ما جعلت بمكة من البركة». [«الصحيحة» (٣٩٩٧)].

٣٣٨٠- عن عبدالرحمن بن أبي عميرة المزني، عن النبي ﷺ أنه قال في معاوية: «اللهم اجعله هادياً مهدياً، واهده، واهد به». [«الصحيحة» (١٩٦٩)].

٣٣٨١- عن عائشة، أن النبي ﷺ قال: «اللهم! أعز الإسلام بعمر بن الخطاب خاصة». [«الصحيحة» (٣٢٢٥)].

٣٣٨٢- عن حذيفة، قال: أتيت النبي ﷺ فصليت معه المغرب، فلما فرغ صلّى، فلم يزل يصلي حتى صلّى العشاء، ثم خرج، فتبعته، قال: من هذا؟ قلت: حذيفة، قال: «اللهم اغفر لحذيفة ولأمّه». [«الصحيحة» (٢٥٨٥)].

٣٣٨٣- عن عائشة، قالت: لما رأيت من النبي ﷺ طيب النفس، قلت: يا رسول الله! ادع الله لي. قال: «اللهم اغفر لعائشة ما تقدم من ذنبها وما تأخر، وما أسرّت وما أعلنت». فضحكت عائشة حتى سقط رأسها في حجر رسول الله ﷺ من الضحك، فقال: «أيسرك دعائي؟»، فقالت: وما لي لا يسرني دعاؤك؟ فقال: «والله إنها لدعوتي لأمتي في كل صلاة». [«الصحيحة» (٢٢٥٤)].

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ معاویہ کو کتاب کا علم سکھا اسے شہروں میں تسلط عطا فرما اسے عذاب سے بچا

کیے۔ایک دن ایسا کارواں صدقہ کیا جس میں سات سو اونٹ تھے۔ان پر لدی ہر چیز صدقہ کر دی ان کے کجاوے اور پالان بھی صدقہ کر دیے۔"

اکیسواں باب

حضرت عروہ البارقی رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

امام بیہقی نے حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سودا میں برکت کی دعا کی۔اگر وہ مٹی خرید لیتے انھیں اس میں بھی نفع ہوتا۔ابونعیم نے ان سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا "مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمہارے سودے میں برکت ڈالے" میں کناسہ میں قیام پذیر تھا جب میں اپنے اہل خانہ کے پاس آیا تو مجھے چالیس ہزار دیناروں کا نفع ہو چکا تھا۔"

بائیسواں باب

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

ابن سعد نے حضرت جریر بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا ہے۔ان کے راویوں سے استدلال ہو سکتا ہے۔اس کے شواہد بھی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مولا! اسے کتاب کا علم سکھا۔اسے شہروں میں تسلط عطا فرما۔اسے عذاب سے بچا۔"

تئیسواں باب

حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا کے لیے دعا

امام بخاری نے "ادب" میں اور امام نسائی نے حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا "میرا نور نظر مر گیا میں گھبرا گئی۔میں نے اسے غسل دینے والے سے کہا "میرے بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دینا کہ تم اسے مار ڈالو" حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گئے۔آپ کو ان کی یہ بات سنائی۔آپ نے فرمایا "اس کی عمر

click link for more books

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ ! تو ان کو
ہدایت دے اور ہدایت یافتہ بنا دے، اور ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے
(حدیث صحیح)

٣٣٦٥٤ - يا معاويةُ ! إن ملكتَ فأحْسِنْ . (طب ، ق في الدلائل وابن عساكر - عن معاوية ؛ وفيه إسماعيل بن إبراهيم بن مهاجر ؛ قال ق : ضعيف إلا أن للحديث شواهد) .

٣٣٦٥٥ - إن معاوية لا يُصارعُ أحداً إلا صرعَه معاوية . (الديلمي عن ابن عباس) .

٣٣٦٥٦ - اللهم علّم معاوية الكتابَ والحسابَ وقِهِ العذابَ . (حم ، ع ، طب وأبو نعيم - عن العرباض بن سارية ؛ الحسن بن سفيان والحسن بن عرفة في جزبه والبغوي وابن قانع وأبو نعيم ، كر - عن الحارث بن زياد ؛ عد ، كر - عن ابن عباس ؛ طس ، طب وتمام - عن عبد الله بن أبي عميرة المزني ؛ ابن الجوزي في الواهيات - عن أبي هريرة) .

٣٣٦٥٧ - اللهم ! علِّمهُ الكتابَ والحسابَ ومكّن له في البلادِ وقِهِ العذابَ - قاله لمعاويةَ . (ابن سعد ، طب وابن عساكر - عن مسلمة ابن مخلد) .

٣٣٦٥٨ - اللهم ! علّمه العلمَ واجعلْهُ هادياً مَهدياً واهدِه واهدِ به - قاله لمعاوية . (حم ، ت [١] : حسن غريب ، طس ، حل وتمام وابن عساكر عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني ؛ ابن عساكر - عن عمر) .

---

(١) أخرجه الترمذي كتاب المناقب رقم (٣٨٢٤) وقال : حسن صحيح ص .

كنز العمال
في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الحادي عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

دعاگو
نعمان عطاری

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ! معاویہ کو علم اور حلم (بردباری) سے بھر دے۔

التاريخ الكبير ١٨٠ قسم ٢ — ج ٤

بنى زياد زمن معاوية، مرسل.

٢٦٢٣ وردان (١) ابو خالد روى عنه عوف الاعرابى يعد فى البصريين.

باب وحشى

٢٦٢٤ — وحشى الحبشى مولى جبير بن مطعم القرشى نزل الشام سمع النبى صلى الله عليه وسلم، قال (لى — ٢) اسحاق بن يزيد نا محمد بن مبارك الصورى قال نا صدقة بن خالد قال حدثنى وحشى ابن حرب بن وحشى عن ابيه عن جده قال كان معاوية ردف النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا معاوية ما يلينى منك؟ قال بطنى قال اللهم املأه علما وحلما.

٢٦٢٥ — وحشى بن حرب بن وحشى مولى جبير بن مطعم عن ابيه عن جده يعد فى الشاميين (٣) روى عنه صدقة بن خالد والوليد بن مسلم

باب وضاح

٢٦٢٦ — وضاح عن جابر بن زيد روى عنه شعبة، وهو العتكى.

٢٦٢٧ — وضاح بن يحيى (٤) عن طلحة بن يحيى روى عنه ابو الاحوص الكوفى.

---

(١) هذه الترجمة من صف (٢) من صف (٣) هكذا فى قط ونحوه فى الثقات والتهذيب ووقع فى صف «البصريين» خطأ — ح (٤) هذه الترجمة من قط.

وضاح
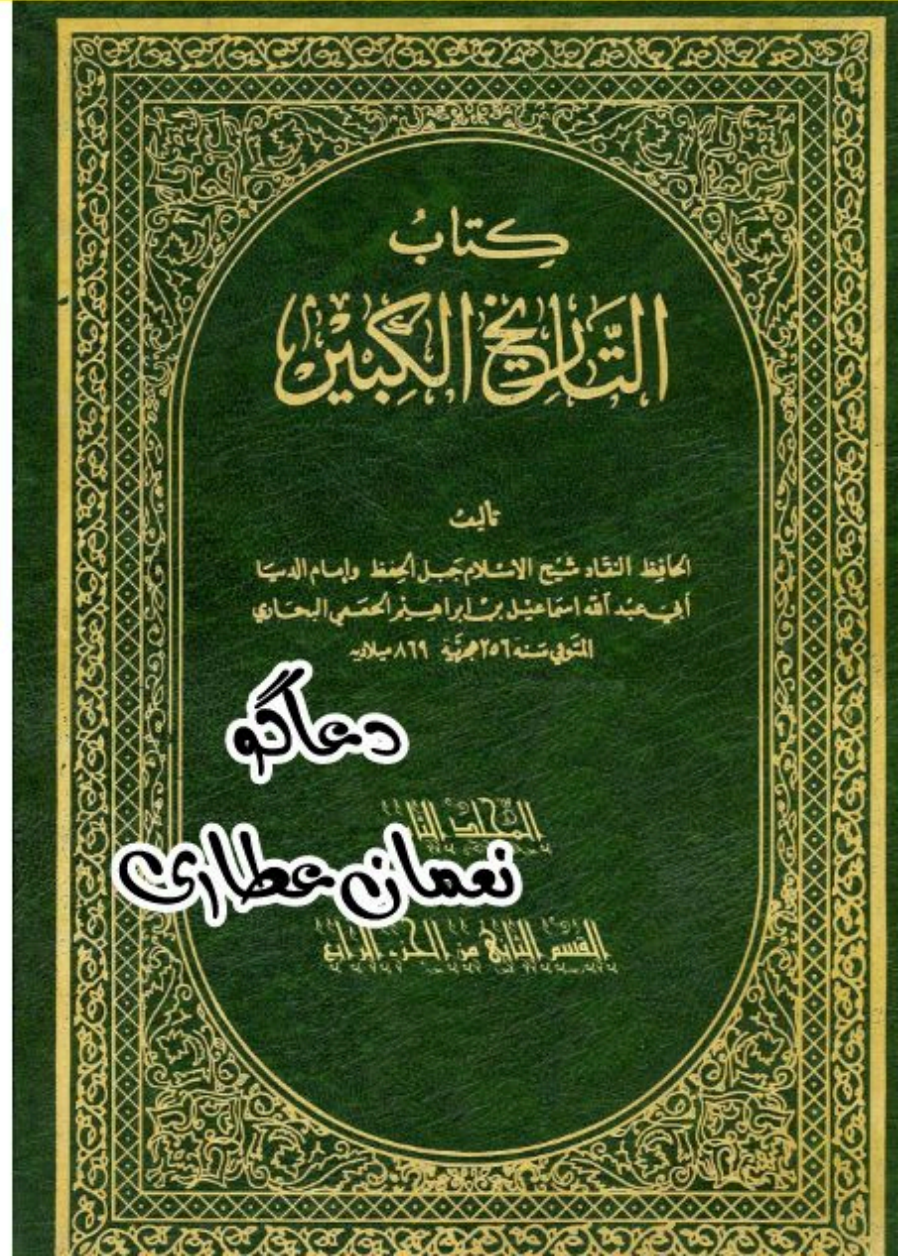
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے امور میں معاویہ کو گواہ بناو بے شک وہ طاقت ور اور ایماندار ہیں

اسناد ضعیف

١١١٠ – حدثنا يحيى بن عثمان بن صالح ، ثنا نعيم بن حماد ، ثنا محمد بن شعيب بن شابور ، ثنا مروان بن جناح ، عن يونس بن ميسرة بن حلبس ، عن عبدالله بن بسر أن رسول الله ﷺ استأذن أبا بكر وعمر في أمر فقال : «أشيرُوا» ، فقالا : اللهُ ورسوله أعلم ، فقال ﷺ : «أشيروا عليّ» ، فقالا : الله ورسوله أعلم ، فقال : «ادْعُوا مُعاوِيَةَ» ، فقال أبو بكر وعمر : أما كان في

١١٠٩ هكذا رواه المصنف هنا عن مروان بن جناح ، وهو معروف من حديث روح بن جناح ، عن مجاهد به ، رواه الترمذي (٢٨٢١) ، وابن ماجة (٢٢٢) ، والبخاري في «التاريخ الكبير» (٢/ ١/ ٣٠٨) ، والمصنف في «المعجم الكبير» (١١٠٩٩) ، وابن حبان في «كتاب المجروحين» (١/ ٣٠٠) ، والخطيب في «الفقيه والمتفقه» (١/ ٢٤) ، وابن عبد البر في «جامع بيان العلم» (١/ ٣١) ، وابن عدي في «الكامل» (٣/ ١٠٠٤) ، وابن الجوزي في «العلل المتناهية» (١/ ١٢٦) ، وحكم عليه شيخنا بالوضع بسبب روح هذا .

١١١٠ ورواه البزار (٢٧٢١) مختصراً ، عن عمر بن الخطاب السجستاني ، عن نعيم به ، وفي نعيم كلام قال الحافظ الهيثمي في «مجمع الزوائد» (٩/ ٣٥٦) : فهو حديث منكر .
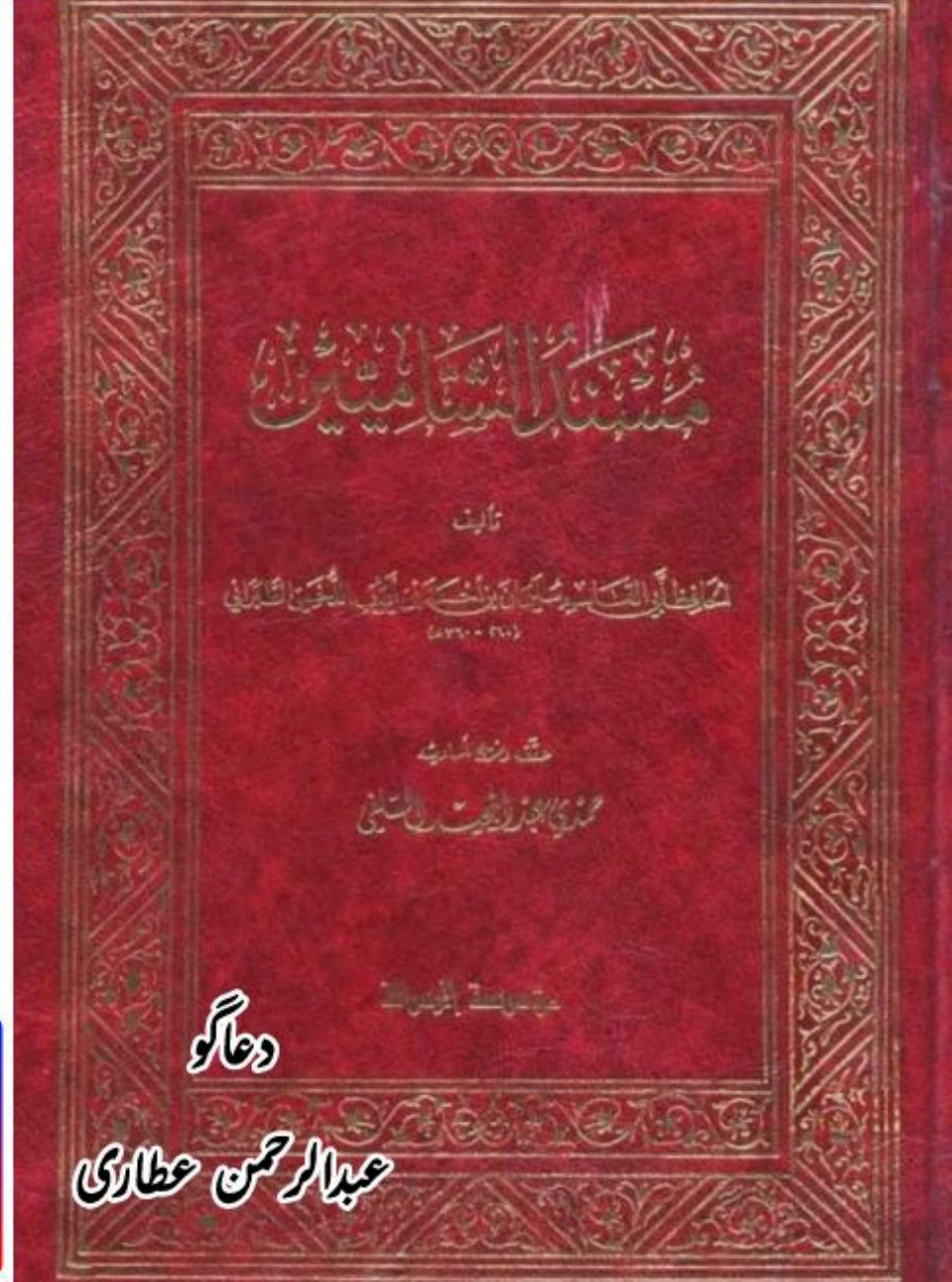
رسول الله ﷺ ورجلين من رجال قريش ما ينفذون أمرهم ، حتى يبعث رسول الله ﷺ إلى غلام من غلمان قريش ؟ فقال : «ادْعُوا لي مُعاوِيَةَ» ، فلما وقف بين يديه قال رسول الله ﷺ :

«أحْضِرُوهُ أمْرَكُمْ وأشْهِدُوهُ أمْرَكُمْ ، فَإِنَّهُ قَوِيٌّ أمينٌ» .

مسند الشاميين

تأليف

دعاگو

عبدالرحمن عطاری

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر میں جہاد کرے گا ان کے لیئے جنت واجب ہے اس جہاد میں سیدنا امیر معاویہ شامل تھے صحیح بخاری 2964

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

((اَوَّلُ جَیْشٍ مِنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْ جَبُوْا))

میری اُمت کا پہلا لشکر جو سمندر میں جہاد کرے گا، ان (مجاہدین) کے لئے (جنت) واجب ہے۔ [صحیح البخاری: ۲۹۲۴]

یہ جہاد سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما (کی خلافت) کے زمانے میں ہوا تھا۔ [دیکھئے صحیح البخاری: ۶۲۸۲، ۶۲۸۳]

اور اس جہاد میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ شامل تھے۔ [دیکھئے صحیح بخاری: ۲۷۹۹، ۲۸۰۰]

آپ فتحِ مکہ سے کچھ پہلے یا فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں یہ سمجھا کہ آپ میرے لئے تشریف لائے ہیں لہٰذا میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا تو آپ نے میری کمر پر تھپکی دے کر فرمایا:

((اذھب فادع لي معاویة)) و کان یکتب الوحي.. إلخ

جاؤ اور معاویہ کو بُلا لاؤ، وہ (معاویہ رضی اللہ عنہ) وحی لکھتے تھے۔ الخ [دلائل النبوۃ للبیہقی ۲/۲۴۳ و سندہ حسن]

معلوم ہوا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کاتبِ وحی تھے۔ حافظ ابن عساکر لکھتے ہیں:

" خال المؤمنین و کاتب وحي رب العالمین، أسلم یوم الفتح "

مومنوں کے ماموں اور رب العالمین کی وحی لکھنے والے، آپ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ [تاریخ دمشق ۶۲/۳۸]

جلیل القدر تابعی عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ المکی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ معاویہ

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر روم پر حملہ کرے گا اس کی مغفرت کردی گئی ہے یہ جنگ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر نے کی

۵۴/۱۲۳۔ عمیر بن اسود عنسی سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت ؓ کے پاس گئے جبکہ وہ ساحلِ حمص پر اپنے مکان میں فروکش تھے، ان کے ساتھ (ان کی اہلیہ) حضرت اُمّ حرام ؓ بھی تھیں۔ حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت اُمّ حرام ؓ نے ہمیں بیان کیا کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا، ان کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ حضرت اُمّ حرام ؓ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں تم ان میں شامل ہو۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کا وہ پہلا لشکر جو قیصر روم کے پایہ تخت میں جنگ کرے گا اس کی مغفرت فرما دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

اسے امام بخاری، حاکم اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

علامہ بدر الدین العینی حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمان - 'میری اُمت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا' - کی شرح میں لکھتے ہیں: اس سے آپ ﷺ کی مراد حضرت معاویہ ؓ کا لشکر ہے۔ مہلب نے کہا ہے: حضرت معاویہ ؓ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بحری جنگ کی۔

جنّت کی خصوصی بشارت پانے والے
60 صحابہ وصحابیات ؓ

خیر المآب

فیمن

بشر بالجنۃ من الاصحاب ؓ

دعا کا طالب
نعمان عطاری

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر معاویہ کتابت وحی میں مشہور تھے پھر آپ امیر مقرر ہوئے اور ترقی کرتے ہوئے خلافت تک پہنچ گئے

https://ataunnabi.blogspot.com/

بن علی رضی اللہ عنہما کے خلافت سے دست بردار ہونے کے بعد بیس سال تک خلیفہ اور امیر المومنین رہے۔

مسند امام احمد میں حضرت عرباض رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے دعا فرمائی: یااللہ! (حضرت) معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو حساب و کتاب سکھا اور ان کو عذاب سے بچا۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد ۴ ص ۱۲۷) آپ کتابت وحی کے ساتھ مشہور ہیں۔ آپ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور رجب ۵۹ھ کے آخری عشرہ میں آپ کا وصال ہوا۔ ایک قول میں ۶۰ھ کا ذکر ہے اور اس وقت آپ کی عمر تقریباً اسی (۸۰) سال تھی۔ ابن عبدالبر نے بیاسی (۸۲) سال ذکر کی ہے۔ واللہ اعلم

ان کے بھائی یزید بن ابوسفیان بن حرب تھے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو دمشق کا امیر مقرر کیا حتی کہ وہ ۱۸ھ میں اسی جگہ طاعون میں مبتلا ہو کر انتقال کر گئے۔ ان کے بعد ان کے بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ امیر مقرر ہوئے، حتی کہ ترقی کرتے ہوئے خلافت تک پہنچ گئے۔

حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما صحابہ کرام کے سرداروں میں سے تھے۔ وہ بھی فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کی غنیمت سے ان کو ایک سو اونٹ اور چالیس اوقیہ سونا دیا جسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے تولا تھا۔

حضرت زید بن ثابت بن ضحاک انصاری نجاری رضی اللہ عنہ وحی لکھنے کے حوالے سے مشہور ہیں، ۴۸ھ یا ۵۰ھ میں ان کا وصال ہوا، ایک قول یہ ہے کہ ۵۰ھ کے بعد ان کا انتقال ہوا۔ آپ فقہاء صحابہ کرام میں سے ایک ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں قرآن مجید جمع کرنے والوں میں بھی شامل ہیں۔ خلافت عثمانی میں قرآن پاک کو آپ نے ہی مصحف میں منتقل کیا۔

شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ بھی کاتبین میں شامل ہیں۔ حسنہ ان کی ماں ہیں اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے کاتب ہیں۔

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ۔

حضرت خالد بن ولید بن مغیرہ مخزومی جو سیف اللہ (اللہ کی تلوار) مشہور ہیں، آپ بھی کاتبین میں شامل ہیں۔ صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیان آپ نے اسلام قبول کیا اور ۲۱ھ یا ۲۲ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

حضرت عمرو بن عاص بن وائل سہمی رضی اللہ عنہ، آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مصر فتح کیا۔ آپ حدیبیہ والے سال مسلمان ہوئے اور دو مرتبہ مصر کے امیر مقرر ہوئے اور آپ ہی نے مصر کو فتح کیا تھا۔ مصر ہی میں ۴۳ھ کے چند سال بعد فوت ہوئے اور کہا گیا کہ ۵۰ھ کے بعد آپ کا انتقال ہوا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ ثقفی رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ سے پہلے مسلمان ہوئے۔ آپ بصرہ اور پھر کوفہ کے امیر مقرر ہوئے اور صحیح قول کے مطابق ۵۰ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

کاتب وحی امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(سیرۃ الرسول ص 59 منہاج القرآن پبلیکیشنز)

کے سامنے لے آتے۔"

کتابتِ وحی کے لیے حضرت زید بن ثابت ؓ کے علاوہ آپ ﷺ نے بہت سے صحابہ کرام ؓ کو بھی مقرر فرمایا ہوا تھا، جو حسب ضرورت کتابتِ وحی کے فرائض انجام دیتے تھے، کاتبین وحی کی تعداد چالیس تک شمار کی گئی ہے۔ لیکن ان میں سے زیادہ مشہور یہ حضرات ہیں:

حضرت ابوبکر ؓ، حضرت عمر ؓ، حضرت عثمان ؓ، حضرت علی ؓ، حضرت ابی بن کعب ؓ، حضرت عبداللہ بن ابی سرح ؓ، حضرت زبیر بن عوام ؓ، حضرت خالد بن سعید بن العاص ؓ، حضرت ابان بن سعید بن العاص ؓ، حضرت حنظلہ ابن الربیع ؓ، حضرت معقیب بن ابی فاطمہ ؓ، حضرت عبداللہ بن ارقم الزہری ؓ، حضرت شرجیل بن حسنہ ؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ، حضرت عامر بن فہیرہ ؓ، حضرت عمرو بن العاص ؓ، حضرت ثابت بن قیس بن شماس ؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ، حضرت خالد بن ولید ؓ، حضرت معاویہ بن ابی سفیان ؓ، حضرت زید بن ثابت ؓ۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا معمول یہ تھا کہ جب قرآن کریم کا کوئی حصہ نازل ہوتا تو آپ ﷺ کاتب وحی کو یہ ہدایت بھی فرما دیتے تھے کہ اسے فلاں سورۃ میں فلاں آیات کے بعد لکھا جائے، چنانچہ اسے آپ ﷺ کی ہدایت کے مطابق لکھ لیا جاتا تھا، قرآنی آیات زیادہ تر پتھر کی سلوں، اور چمڑے کے پارچوں، کھجور کی شاخوں، بانس کے ٹکڑوں، درخت کے پتوں اور جانوروں کی ہڈیوں پر لکھی جاتی تھیں، البتہ کبھی کبھی کاغذ کے ٹکڑے بھی استعمال کئے گئے ہیں۔(۱)

اس طرح عہدِ رسالت ﷺ میں قرآن کریم کا ایک نسخہ تو وہ تھا جو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی نگرانی میں لکھوایا تھا، اگرچہ وہ کتابی شکل میں نہ تھا بلکہ متفرق حصوں پر مشتمل تھا، اس کے ساتھ ہی بعض صحابہ کرام ؓ بھی اپنی یادداشت کے لئے قرآن کریم

(۱) عسقلانی، فتح الباری، ۹:۱۸

سیرۃُ الرسول ﷺ

کی

شخصی و رِسالتی اَہمیت

دعاگو

نعمان عطاری

تحقیق وتدوین:

ڈاکٹر طاہر حمید تنولی

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیر سید مہر علی شاہ لکھتے ہیں امیر معاویہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب وحی تھے۔ اور برادر نسبتی ہونے کی بنا پر مومنوں کے ماموں ٹھہرے کیونکہ ان کی بہن ام حبیبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ تھیں۔

اسامی نویسندگانِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم اجمعین و عامر بن فہیرہ و عبداللہ بن ارقم و ابی کعب و ثابت بن قیس بن شماس و خالد بن سعید و حنظلہ بن ربیع و زید بن ثابت و معاویہ و شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم۔

خلفاء اربعہ[1]۔ عامر بن فہیرہ۔ عبداللہ بن ارقم۔ ابی بن کعب۔ ثابت بن قیس بن شماس۔ خالد بن سعید۔ حنظلہ بن ربیع۔ زید بن ثابت۔ معاویہ[2] و شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم۔

دعاگو

نعمان عطاری

[1] حضرات خلفائے اربعہ یعنی حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین برحق اور خلیفہ راشد ہونے کے علاوہ دیگر فضائل اور خصوصیات بھی حاصل تھے جیسے آپ کا معتمد علیہ کاتب ہونا، انجیا، اور عشرہ مبشرہ سے ہونا، جنہیں نام لے کر آپ نے بہشتی فرمایا۔

[2] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ میں لکھتے ہیں کہ وہ فتح مکہ سے پہلے مشرف باسلام ہو چکے تھے۔ اور آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطوط و فرامین کی کتابت بھی کرتے تھے بعض کے نزدیک کاتب وحی بھی رہے اور حضور علیہ السلام نے ان کے متعلق دعا فرمائی تھی کہ خداوندا معاویہ کو کتابت وحساب کا علم عطا فرما۔ اور اسے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اور حضرت مولف علیہ الرحمۃ نے مطلق کتابت کرنے والوں میں شمار کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے فتوحات مکیہ باب ۷۹ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں: کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصہرہ خال المؤمنین۔ یعنی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب اور برادر نسبتی ہونے کی بنا پر مومنین کے ماموں ٹھہرے۔ کیونکہ اُن کی ہمشیرہ حضرت اُم المومنین اُم حبیبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھیں۔ (مترجم)

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

ترجمہ

کہہ دے کہ بے شک حق ظاہر ہوا اور باطل مٹ گیا

کیونکہ باطل واقعی مٹنے والا ہے

تحقیق الحق فی کلمۃ الحق

(مترجم)

تصنیف لطیف

زبدۃ الفقراء الصادقین و العلماء المحققین حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی قدس سرہ العزیز

بایماء

حضور معدن صدق وصفا مخزن علم وحیا سید ناحضرت پیر غلام محی الدین شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بتصحیح و ترجمہ

مولانا مولوی عبدالرحمن صاحب ہنگوی و مولانا مولوی فیض احمد صاحب صدر مدرس جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف

باہتمام

جناب سید پیر غلام معین الدین شاہ صاحب و سید پیر شاہ عبدالحق شاہ صاحب مدظلہما العالی

امام ابن عساکر نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۲۳ کاتبوں کا بالاسناد ذکر کیا جن میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نامِ نامی بھی شامل ہے

اتارتے تو آپ نعلین کو جھاڑ کر اپنی آستین میں رکھ لیا کرتے تھے اور تا قیامِ ثانی اپنے پاس ہی رکھتے۔

۶۔(حضرت) عقبہ بن عامر جُہنی رضی اللہ عنہ۔ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خچر کے نگہبان تھے اور جب کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر اختیار کرنا پڑتا تو یہ خچر کی لگام تھامے ہوئے آگے آگے چلا کرتے تھے۔

۷۔(حضرت سیدنا امیر المؤمنین) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام (حضرت) بلال مؤذن رضی اللہ عنہ۔

۸۔(نیز حضرت سیدنا) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام (حضرت) سعد رضی اللہ عنہ۔

۹۔(حضرت) ذو مخمر رضی اللہ عنہ اور بعض (اربابِ سیر) نے آپ کا اسم گرامی ذو مجبر بھی بتایا ہے۔

۱۰۔(حضرت) بکیر بن سرح لیثی، یا بکر بن سرح لیثی رضی اللہ عنہ

۱۱۔(حضرت) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ۔

۱۲۔(حضرت) اسلع بن شریک رضی اللہ عنہ

۱۳۔(ام المؤمنین حضرت سیدتنا) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام (حضرت) مہاجر رضی اللہ عنہ۔

۱۴۔(حضرت) ابو سمح رضی اللہ عنہ

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب

(حضرت) الحافظ ابو القاسم (المشہور بابن عساکر علیہ الرحمۃ) نے تاریخ ”دمشق“ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں کی تعداد ۲۳ بتائی ہے۔ اور یہ تعداد امام ابن عساکر قدس سرہٗ نے بالاسناد ذکر کی ہے وہ حضرات یہ ہیں:

۱۔(سیدنا و مولانا حضرت) ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

۲۔(سیدنا و مولانا حضرت) عمر بن خطاب (فاروق اعظم) رضی اللہ عنہ

۳۔(سیدنا و مولانا حضرت) عثمان (ذو النورین) رضی اللہ عنہ

۴۔(سیدنا و مولانا حضرت) علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

۵۔(حضرت سیدنا) زبیر رضی اللہ عنہ

۶۔(حضرت سیدنا) ابی بن کعب سید القراء رضی اللہ عنہ

۷۔(حضرت سیدنا) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۸۔(حضرت سیدنا) معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما

رضی اللہ تعالیٰ عنہ
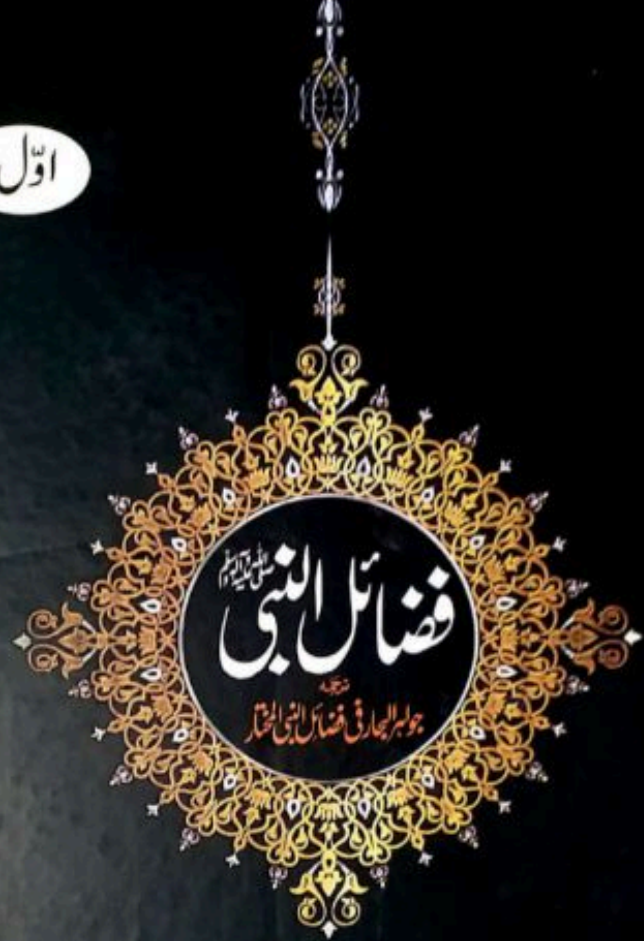
امیر معاویہ حضور ﷺ کو وضو کروا رہے تھے کہ حضور ﷺ نے ارشاد معاویہ اگر تمھیں حکومت ملے تو اللہ سے ڈرنا اور عدل کرنا آپ فرماتے ہیں مجھے اُسی وقت یقین ہوگیا تھا کہ مجھے کوئی ذمہ داری سونپی جائے گی کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا چانچہ ایسا ہی ہوا

صحیح

(١٧٠٥٧) حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي يُحَدِّثُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَخَذَ الْإِدَاوَةَ بَعْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتْبَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا وَاشْتَكَى أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَيْنَا هُوَ يُوَضِّئُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ وُلِّيتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْدِلْ قَالَ فَمَا زِلْتُ أَظُنُّ أَنِّي مُبْتَلًى بِعَمَلٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ابْتُلِيتُ

(١٧٠٥٧) مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو ان کے پیچھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے (ان کی خدمت
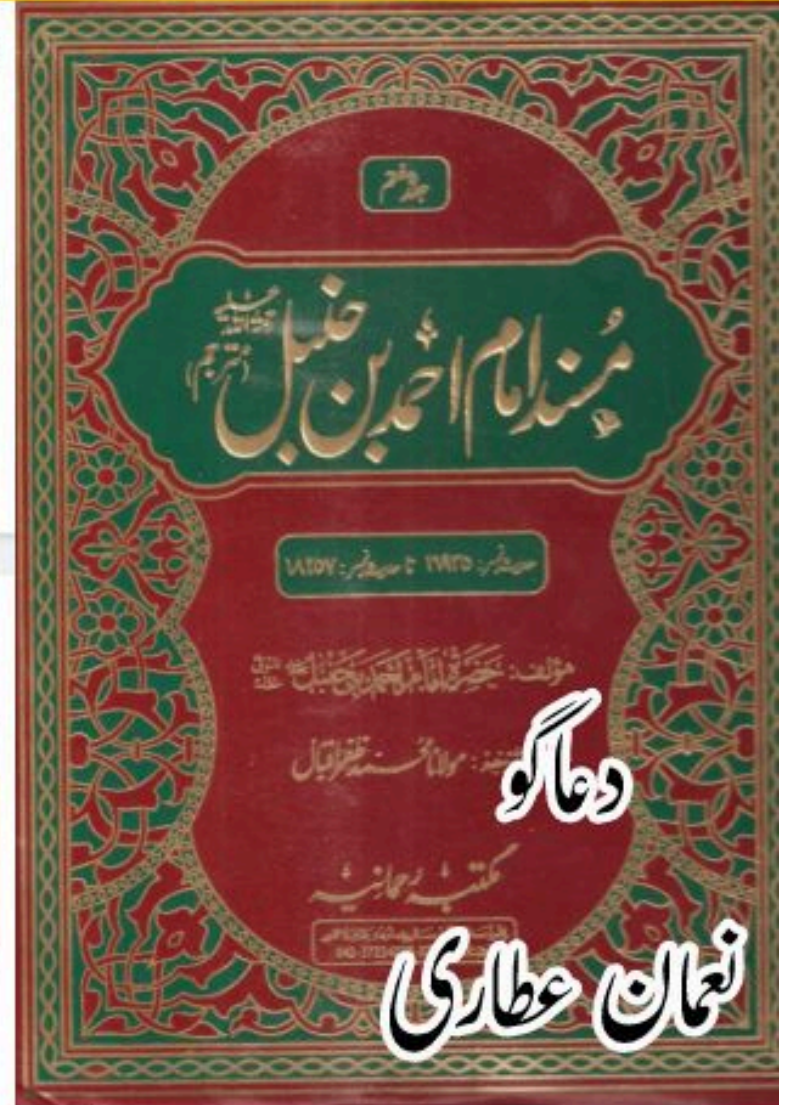
سنبھالی اور) برتن لیا اور نبی علیہ السلام کے پیچھے چلے گئے، ابھی وہ نبی علیہ السلام کو وضو کرا رہے تھے کہ نبی علیہ السلام نے ایک دو مرتبہ ان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا معاویہ! اگر تمہیں حکومت ملے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور عدل کرنا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے اسی وقت یقین ہو گیا کہ مجھے کوئی ذمہ داری سونپی جائے گی کیونکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(١٧٠٥٨) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْمَدِينَةَ وَكَانَتْ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَصْنَعُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ قَالَ كَأَنَّهُ يَعْنِي الْوِصَالَ [راجع: ١٦٩٥٤].

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبین میں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہیں

بن مسلمہ ﴿۴﴾ حضرت ذکوان بن عبد قیس ﴿۵﴾ حضرت زبیر بن العوام ﴿۶﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص ﴿۷﴾ حضرت عباد بن بشر ﴿۸﴾ حضرت ابو ایوب انصاری ﴿۹﴾ حضرت بلال ﴿۱۰﴾ حضرت مغیرہ بن شعبہ۔(1) (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

کاتبین وحی

جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم قرآن کی نازل ہونے والی آیتوں اور دوسری خاص خاص تحریروں کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق لکھا کرتے تھے ان معتمد کاتبوں میں خاص طور پر مندرجہ ذیل حضرات قابل ذکر ہیں:

﴿۱﴾ حضرت ابو بکر صدیق ﴿۲﴾ حضرت عمر فاروق ﴿۳﴾ حضرت عثمان غنی ﴿۴﴾ حضرت علی مرتضیٰ ﴿۵﴾ حضرت طلحہ بن عبید اللہ ﴿۶﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص ﴿۷﴾ حضرت زبیر بن العوام ﴿۸﴾ حضرت عامر بن فہیرہ ﴿۹﴾ حضرت ثابت بن قیس ﴿۱۰﴾ حضرت حنظلہ بن ربیع ﴿۱۱﴾ حضرت زید بن ثابت ﴿۱۲﴾ حضرت ابی بن کعب ﴿۱۳﴾ حضرت امیر معاویہ ﴿۱۴﴾ حضرت ابو سفیان۔(2) (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

(مدارج النبوۃ جلد۲ص ۵۲۹تا۵۴۰)

دربارِ نبوت کے شعراء

یوں تو بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح وثنا میں قصائد لکھنے کی سعادت سے سرفراز ہوئے مگر دربارِ نبوی کے مخصوص شعراء کرام تین ہیں جو نعت گوئی کے ساتھ ساتھ کفار کے شاعرانہ حملوں کا اپنے قصائد کے

---

1 ......المواهب اللدنية وشرح الزرقاني، باب في خدمه صلى الله عليه وسلم...الخ، ج ٤، ص١٩ه-٢٢ه ملتقطاً

2 ......مدارج النبوت، قسم پنجم، باب هفتم، ج ٢، ص ٥٢٩ـ ٥٤٠ ملتقطاً

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب وحی تھے

کاتب

آپ ﷺ دعوت اسلام کے خطوط بھیجتے تھے' قبائل واقوام سے تحریری معاہدے ہوتے تھے'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان قبائل اورعمال ومحصلین کو احکام وہدایات بھیجتے تھے' اس لیے کتابت کا شعبہ نہایت ضروری تھا' اس کا کوئی باضابطہ محکمہ نہ تھا' لیکن بہت سے صحابہ اس خدمت کو انجام دیتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ اور آخر میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی تھے۔ ان کے علاوہ مراسلات کی تحریر کی خدمت اور بہت سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سرانجام دیتے تھے۔

احتساب

یعنی قوم کے اخلاق و عادات' بیع وشرا اور معاملات داد و دستد کی نگرانی کا باقاعدہ محکمہ عہد نبوی ﷺ میں نہ تھا لیکن اس کی بنیاد اسی زمانہ میں پڑ گئی تھی' آپ ﷺ بہ نفس نفیس ان امور کی نگرانی فرماتے تھے' لوگوں کو جزئیات اخلاق کی تعلیم دیتے تھے اور اس قسم کی فروگذاشتوں پر مواخذہ فرماتے تھے' تجارت میں آپ نے بہت سی اصلاحات جاری کیں اور ان پر سختی کے ساتھ عمل کرایا' جو لوگ تخمینہ سے غلہ خریدتے تھے ان کو اس بات پر سزا دی جاتی تھی کہ اپنے گھروں میں منتقل کرنے سے پہلے اسکو خود اسی جگہ بیچ دیں۔ (1) کبھی کبھی تحقیقات کے لئے خود بازار تشریف لے جاتے تھے' ایک بار آپ ﷺ بازار سے گزرے تو غلہ کا ایک انبار نظر آیا' اس کے اندر ہاتھ ڈال کر دیکھا تو نمی محسوس ہوئی' دکاندار سے پوچھا' اس نے جواب دیا کہ بارش سے بھیگ گیا ہے' فرمایا تو اس کو اوپر کیوں نہیں کر لیا کہ ہر شخص کو نظر آتا' جو لوگ فریب دیتے ہیں' وہ ہم میں سے نہیں ہیں۔ (2)

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں حاصل کلام یہ ہے کہ امیر معاویہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبان وحی میں سے تھے

سے نکاح کریں اور اس بارے میں اس نے اس کی ، بن حضرت ام حبیبہ سے کی مد خطب کی آپ نے فرمایا یہ بات میرے لیے جائز نہیں اور ہم نے ایک الگ جلد میں اس پر گفتگو کی ہے اور ائمہ کے اقوال اور انہوں نے ابوسفیان کی طرف سے جو عذر بیان کیا ہے اس کا بھی ذکر کیا ہے۔

حاصل کلام یہ کہ حضرت معاویہؓ رسول اللہ ﷺ کے کاتبانِ وحی میں سے تھے اور امام احمدؒ، امام مسلمؒ، اور امام حاکمؒ نے اپنے مستدرک میں ابوعوانہ الوضاح ابن عبداللہ الیشکری کے طریق سے ابوحمزہ عمران بن ابی عطاء سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک رسولِ اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ میں نے کہا کہ آپ میری

دعاگو

نعمان عطاری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف ہی آئے ہیں' پس میں دروازے میں چھپ گیا آپ نے میرے پاس آ کر مجھے ایک یا دو علامات لگائیں پھر فرمایا جاؤ اور معاویہ کو میرے پاس بلا لاؤ۔ آپ کاتب وحی تھے آپ بیان کرتے ہیں میں نے جا کر آپ کو بلایا تو بتایا گیا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں میں نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں' آپ نے فرمایا جاؤ اور انہیں بلاؤ' میں دوسری بار گیا تو بتایا گیا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ میں نے آپ کو اس کی اطلاع کر دی تو آپ نے تیسری بار فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ کو سیر نہ کرے آپ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد آپ سیر نہیں ہوئے اور حضرت معاویہؓ نے اپنی دنیا اور آخرت میں اس دعا سے فائدہ اٹھایا ہے' دنیا میں اس طرح کہ جب آپ شام کے امیر ہو گئے تو آپ دن میں سات بار کھانا کھاتے تھے' جسے ایک پیالے میں لایا جاتا تھا جس میں بہت سا

شیعہ مؤرخ لکھتا ہے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے (وحی) لکھا کرتے تھے

دولتِ امویہ

معاویہ بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(جس نے دولتِ اولیٰ (خلفائے اربعہ) سے حکومت حاصل کی)

جب امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے تو لوگوں نے حسن بن علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ چند مہینوں تک حضرت حسن اسی حالت (خلافت) پر رہے، اس کے بعد انھوں نے اور معاویہؓ نے آپس میں صلح کرلی۔ جس کی بنا ایک ایسی مصلحتِ وقت پر تھی جس سے صرف حسنؓ ہی زیادہ واقف تھے۔ حسنؓ نے خلافت معاویہ کے سپرد کردی اور خود مدینے کی طرف روانہ ہو گئے۔ اب معاویہ کے ہاتھوں پر خلافتِ عامہ کی بیعت ہوئی اور انھیں امیرالمومنین کے خطاب سے یاد کیا گیا، یہ واقعہ ۴۱ھ کا ہے۔

معاویہ کی اجمالی سیرت اور بعض مختصر حالات

ان کا نام معاویہ بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہے۔ ان کے باپ ابوسفیان کا شمار رؤسائے مکہ کے شیوخ میں تھا۔ یہ اس سنہ میں ایمان لائے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا۔ معاویہ بھی اسلام لے آئے تھے اور ان لوگوں کے ساتھ وحی لکھا کرتے تھے جو وحی لکھنے کی خدمت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے انجام دیتے تھے۔ اُن کی ماں ہند بنت عتبہ قبیلۂ قریش میں شریف سمجھی جاتی تھی۔ یہ فتح مکہ کے سال ایمان لائی۔ ہند جنگِ احد میں موجود تھی جب کہ حضرت حمزہ سیدنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا مجر

سلسلۂ ندوۃ المصنفین دہلی

(۱۱۰)

تاریخ الفخری

تالیف

محمد بن علی بن طباطبا عرف ابن الطقطقی

مترجم

مولوی محمود علی خاں مرحوم

نعمان عطاری

ندوۃ المصنفین جامع مسجد دہلی

ابی محمد زکریا بن علی القحطانی فرماتے ہیں
امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کاتب وحی قرآن اور خال المؤمنین ہیں

قد أفلت عنه، فاتّهم نفسه بالقصور، واتّهم مَن انخدع به بالتهور والسعور[1].

ولا ريب أنَّ مَنْ ينشر مثلَ هذا السراب في الطعن في صحابة رسول الله ﷺ، سواء أكان ذلك في طيّات الكتب أو على رؤوس العامة: هو ممن لا يعرف للصحابة ـ رضي الله تعالى عنهم ـ قدراً ولا حرمةً، ولا يفقهُ مِنْ قوله تعالى: ﴿رَبَّنَا ٱغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَٰنِنَا. . .﴾[2] إلا تلاوةً ووقفاً، ولا بدَّ يوماً أن يُخصم، وعلى رؤوس الأشهاد يُجزم.

يا ليت شعري. . ! ماذا يرومُ من وراء ذلك؟ أيرومُ دنياً فانيةً؟ أم يريد الظهور على غيره ببُنيّات الطريق؟ أم يتوخى نشر مذهبه اللَّعين؟ ويتخذُ الطعن في الأصحاب ـ رضي الله تعالى عنهم ـ سبيلاً لغايته التي يرمي إليها؛ من هدم للدين، وردٍّ للأحاديث الصحيحة، حتى يقول القائل: ما دام أنَّ هذه سيرة مَنْ نقلوا إلينا الدين، فلا يبعد أنْ يكونوا قد حرَّفوه وزادوا فيه ونقصوا ـ سبحانك هذا بهتان عظيم ـ.

فوالله! ثمَّ والله! ما طعن أحدٌ على صحابة رسول الله ﷺ بشيء إلا وفي نفسه داخلةُ سوءٍ على الإسلام وأهله.

وهذا ما دعاني إلى التأليف، وجرَّ مداد قلمي على هذه الصفحات، لأنصر بها مَنْ نصر الدِّين، ومَنْ نصر شريعة ربِّ العالمين، مِن المهاجرين والأنصار، وأخصُّ بها خال المؤمنين وكاتبَ وحي ربِّ العالمين أبا عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان ـ رضي الله تعالى عنهما ـ .

وقد وجدتُ بعضَ الكتبة ـ ممن يُعَدُّ من أهل السنة ـ قد استطال في عِرض هذا الصحابي الجليل، وشابَهَ الرَّافضة في بغضهم للصحابة ـ رضي الله تعالى عنهم ـ عامةً ولهذا الصحابي ـ رضي الله تعالى عنه ـ خاصةً، حتى نعتوه بنعوت جائرة، وألفاظ

(١) السعور بمعنى الجنون.

(٢) الحشر: ١٠.

دعاگو
نعمان عطاری

امام ابن قدامہ مقدسی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ (م : 620 ھ)

ترجمہ : سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مؤمنوں کے ماموں ، کاتب وحی الٰہی اور مسلمانوں کے ایک خلیفہ تھے

ہیں، وہی عائشہ جن کی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے براءت نازل فرمائی، اور جو دنیا میں بھی رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ تھیں اور آخرت میں بھی آپ کے ساتھ ہوں گی۔ قرآن مجید میں ان کے براءت نازل ہو جانے کے بعد اگر کوئی انہیں متہم کرے تو وہ کافر

ا؎ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ غیر صحابی اگر احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اس ثواب کو نہیں پہنچ سکتا جو صحابہ کے ایک مد یا نصف مد خرچ کرنے پر اللہ نے انہیں عطا فرمایا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح کے اندر کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب قول النبی ﷺ "لو کنت متخذا خلیلا" (۷/۲۷، ۲۸) میں اور مسلم نے اپنی صحیح میں کتاب فضائل الصحابۃ باب سب الصحابہ رضی اللہ عنہم (۲۵۴۱) کے تحت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ہے۔ معاویہ تمام مومنوں کے ماموں ا؎ کاتب وحی اور مسلم خلفاء میں سے ہیں، رضی اللہ عنہم۔

سنت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کے ائمہ اور حکام کی سمع وطاعت کی جائے، خواہ وہ اچھے ہوں یا برے، بشرطیکہ اللہ کی معصیت کا حکم نہ دیں، اللہ کی معصیت ونافرمانی کے لیے کسی کی بات نہیں تسلیم کی جائے گی۔

لمعۃ الاعتقاد

تالیف

امام موفق الدین ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ

تحقیق وتعلیق

عبد القادر ارناؤوط

اردو ترجمہ

ابو المکرّم بن عبد الجلیل

دعا گو

نعمان عطاری

185.86 معافی بن عمران علیہ الرحمہ فرماتے ہیں سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابی آپ کے سالے آپ کے کاتب اور اللہ کی وحی کے سلسلے میں آپ کے امین تھے

رَسُول الله ﷺ خير ـ أو أفضل(١) ـ من عُمَر بن عَبْد العزيز[١٢٣٤٥].

قرأت على أبي مُحَمّد السلمي، عَن أبي بكر الخطيب، أنا أَبُو بَكْر البرقاني، أنا مُحَمّد ابن عَبْد اللّه بن خَميروية الهروي، نَا الحُسَيْن بن إدريس، سمعت مُحَمّد بن عَبْد اللّه بن عمّار يقول:

سمعت المعافى بن عمران وسأله رجل وأنا حاضر: أيّما أفضل مُعَاوِيَة بن أبي سُفْيَان أو عُمَر بن عَبْد العزيز؟ فرأيته كأنه غضب، وقال: يوم من مُعَاوِيَة أفضل من عُمَر بن عَبْد العزيز، ثم التفت إليه فقال: تجعل رجلاً من أصحاب مُحَمّد ﷺ مثل رجل من التابعين؟!.

أَخْبَرَنَا أبو الحَسَن بن قبيس، نا ـ وأبو مَنْصُور بن خَيْرُون، أنا ـ أَبُو بَكْر الخطيب(٢)، أنا ابن رزق، نا أَبُو الحُسَيْن أَحْمَد بن عُثْمَان بن يَحْيَىٰ الأدمي البزاز(٣)، نا مُحَمّد بن أَحْمَد بن أبي العوام، نا رباح بن الجرّاح المَوْصلي قال: سمعت رجلاً سأل المعافى بن عمران فقال: يا أبا مسعود، أين عُمَر بن عَبْد العزيز من مُعَاوِيَة بن أبي سُفْيَان؟ فغضب من ذلك غضباً شديداً وقال: لا يقاس بأصحاب رَسُول الله ﷺ أحدٌ، مُعَاوِيَة صاحبه، وصهره، وكاتبه، وأمينه على وحي الله عز وجل، وقد قال رَسُول الله ﷺ: «**دعوا لي أصحابي وأصهاري، فمن سبّهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين**»[١٢٣٤٦].

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْر بن كرتيلا، أنا أَبُو بكر مُحَمّد بن عَلِي، أنا أَبُو الحُسَيْن أَحْمَد بن عَبْد الله، أنا أَحْمَد بن عَلِي بن مُحَمّد الكاتب، حَدّثني أبي، حَدّثني مُحَمّد بن مروان، حَدّثني أبي، نا عيسى بن خليفة الحذاء قال:

كان الفضل بن عنبسة جالساً عندي في الحانوت، فسُئل(٤): مُعَاوِيَة أفضل أم عُمَر بن عَبْد العزيز؟ فعجب من ذلك، وقال: سبحان الله، أأجعل من رأى رَسُول الله ﷺ كمن لم يَرَه؟! قالها ثلاثاً.

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْر مُحَمّد بن شجاع، أنا أَحْمَد بن عَبْد الغفّار، أنا مُحَمّد بن مُحَمّد بن سُلَيْمَان، أنا عَبْد الله بن مُحَمّد بن جَعْفَر، نا عَبْد الرَّحْمٰن بن داود، نا عَلِي بن سلمون قال:

(١) في البداية والنهاية: خير وأفضل.
(٢) رواه أبو بكر الخطيب في تاريخ بغداد ١/ ٢٠٩ ـ ٢١٠ والبداية والنهاية ٨/ ١٤٨.
(٣) كذا بالأصل و«ز»، وفي تاريخ بغداد: البزار.
(٤) كذا وردت بالأصل، وفي «ز»: «فسأل» خطأ.

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء التاسع والخمسون

معالي - مغيث

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

دعاگو
نعمان عطاری

علامہ ابن حزم فرماتے ہیں. رسول اللہ ﷺ کے کاتبین میں ابوبکر و عمر و عثمان و علی و (معاویہ بن ابی سفیان) تھے

كُتَّابه صلى الله عليه وسلم[٣]

على بن أبى طالب ، وعثمان ، وعمر ، وأبو بكر ، وخالد بن سعيد بن العاصى ، وأُبَىّ بن كعب الأنصارى ، وحنظلة بن الربيع الأُسَيدىّ ، ويزيد ابن أبى سفيان ، وزيد بن ثابت الأنصارى من بنى النَّجَّار ، ومعاوية بن أبى سفيان .

---

(١) النسب فى الناس المحرم « حرى » بكسر الحاء وسكون الراء ، فإذا كان فى غير الناس قيل « حرى » بفتحهما .

(٢) ترجم له فى الإصابة وقال: إنه كان يقوم على رأس الرسول متوشحاً بالسيف . وراجع تلقيح الفهوم (ص ٣٨) وزاد المعاد ١ : ٦٣ فى من كان يضرب الأعناق بين يديه .

(٣) انظر أسماء كتابه : فى أنساب الأشراف ١ : ٢٥٦؛ وفتوح البلدان : ٤٧٨؛ والجهشيارى ص : ١٢ وتلقيح الفهوم : ٣٧؛ وزاد المعاد ١ : ٥٩؛ وتهذيب النووى ١ : ٢٩؛ وابن سيد الناس ٢ : ٣١٥ وعددهم هناك كثير؛ وذكر صاحب التراتيب الإدارية (١ : ١١٤) نقلا عن ابن عساكر أنه عدهم فى تاريخ دمشق ثلاثة وعشرين ، وأوصلهم فى بهجة المحافل إلى خمسة وعشرين . راجع كذلك الاستيعاب فى ترجمة زيد بن ثابت .

٢٧

وكان زيد بن ثابت من ألزم الناس لذلك ، ثم تلاه معاوية بعد الفتح . فكانا ملازمين للكتابة بين يديه ، صلى الله عليه وسلم ، فى الوحى وغير ذلك ، لا عمل لهما غير ذلك .

جوامع السيرة

وخمس رسائل أخرى

تأليف

علي بن حزم الأندلسي

دعاگو

نعمان عطاری

دار المعارف

مصر

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی تھے۔ (دلائل النبوة للبيهقي : 243/6، وسنده صحيح)

رواه مسلم في الصحيح عن إسحاق بن منصور[11] ومن حديث أمية بن خالد ، عن شعبة عقيب حديث أنس بن مالك عن النبي ﷺ إني أشترطت على ربي فقلت إنما أنا بشر أرضى كما يرضى البشر ، فأيّما أحدٍ دعوت عليه من أمتي بدعوة ليس لها بأهلٍ أن تجعلها له طهوراً وزكاةً وقُربةً تقرّبه بها يوم القيامة ، وقد روي عن أبي عوانة عن أبي حمزة أنه استجيب له فيما دَعا في هذا الحديث على معاوية ـ رحمه الله ـ .

أخبرناه أبو عبد الله الحافظ ، حدثنا علي بن حَمْشَاد ، حدثنا هشام بن علي ، حدثنا موسى بن إسماعيل ، حدثنا أبو عوانة ، عن أبي حمزة ، قال : سمعتُ ابن عباس ، قال : كنت ألعبُ مع الغلمان فإذا رسول الله ﷺ قد جاء فقلت : ما جاء إلاّ إليّ فآختبأتُ على بابٍ فجاء فحطأني حَطأةً فقال : « أذهب فأدعُ لي معاوية » وكان يكتب الوحي قال : فذهبت فدعوته له فقيل : إنه يأكل ، فأتيتُ رسول الله ﷺ فأخبرته فقال : « فأذهب فأدْعُهُ » فأتيتهُ فقيل : إنه يأكل فأتيت رسول الله ﷺ فأخبرته فقال في الثالثة : « لا أشبعَ الله بَطْنَهُ » ، قال : فما شبع بطنه » ، قال : فما شبع بطنه أبداً وروي عن هُريم عن أبي حمزة في هذا الحديث زيادة تدل على الاستجابة .

---

(١٠) في (أ) زيادة العبارة التالية : فأرسلني الثانية فأتيته وهو يأكل ، فقلت : أتيته وهو يأكل .

(١١) أخرجه مسلم في ٤٥ ـ كتاب البر والصلة والآداب (٢٥) باب مَنْ لعنه النبي ﷺ أوْ سبَّهُ أوْ دَعا عليه ، ص (٤ : ٢٠١٠) .

دلائل النبوة

ومعرفة أحوال صاحب الشريعة

لأبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي

(٣٨٤ ـ ٤٥٨) هـ

السفر السادس

يطبع لأول مرة عن عشر نسخ خطية

وثق أصوله وخرج حديثه وعلق عليه

الدكتور عبد المعطي قلعجي

دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

دار الريان للتراث

دعاگو

نعمان عطاری

ابن خلدون کاتبین رسول ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں اول جس کو حضور ﷺ کا شرف حاصل ہوا وہ ابی بن کعب ہیں انہیں کاتبان میں سیدنا امیرِ معاویہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زیڈ اور ثوبان (ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی) سرات کے رہنے والے تھے۔ آپ ﷺ کے انتقال کے بعد یہ حمص چلے گئے اور وہیں ۵۴ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ شقران (یہ حبشہ کے رہنے والے تھے نام ان کا صالح تھا) ابورافع ابراہیم (یہ عباس ابن عبدالمطلب کے مملوک تھے۔ انہوں نے ان کو آنحضرت ﷺ کو ہبہ کر دیا اور آپ نے آزاد کیا) اور سلمان فارسی (ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی یہ اصفہان کے رہنے والے تھے۔ بنو کلب میں سے ایک شخص ان کو کسی لڑائی سے گرفتار کر لایا اور ایک یہودی کے ہاتھ میں وادی ام القریٰ میں فروخت کر ڈالا۔ یہودی مالک نے ان کو مکاتب (وہ غلام جو مالک کی اجازت سے اپنی قیمت آپ محنت مزدوری کر کے مالک کو ادا کر کے آزاد ہو جائے) بنایا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی مدد کی تا آنکہ آزاد ہو گئے) سفینہ (یہ ام سلمہؓ کے غلام تھے ان کو جناب موصوفہ نے اس شرط سے آزاد کیا تھا کہ ہمیشہ آنحضرت ﷺ کی خدمت کیا کریں) اور ابوکبشہ سلیم (ان کو آنحضرت ﷺ نے خرید فرما کر آزاد کر دیا تھا۔ یہ کل لڑائیوں میں شریک ہوئے اور ۱۳ھ یوم خلافت حضرت عمر ابن الخطاب میں ان کا انتقال ہوا) اور رویفع ابومیہنہ (یہ بھی آپ کے زرخرید اور آزاد کیے ہوئے تھے) اور رباح وسود اور فضالہ اور مدعم (یہ وادی القریٰ میں شہید ہوئے تھے) اور ابوضمیرہ اور یسار رضی اللہ عنہم تھے۔

__کاتبین__: علماء سیر و تواریخ نے لکھا ہے کہ حضرت عثمانؓ ابن عفان و حضرت علیؓ ابن ابی طالب گاہے گاہے آنحضرت ﷺ کے لکھنے والوں میں سے تھے۔ ان کے علاوہ خالدؓ بن سعید و ابان بن سعید و علاء بن الحضرمی بھی لکھا کرتے تھے۔ اول جس کو آپ ﷺ کا شرف حاصل ہوا وہ ابی بن کعب ہیں انہیں کاتبین میں زیدؓ بن ثابت، معاویہ بن ابوسفیان اور حنظلہ اسید شمار کیے جاتے ہیں کسی زمانہ میں عبداللہ بن سعد بن ابی سرح بھی لکھا کرتے تھے لیکن کچھ دن بعد مرتد ہو گئے پھر یوم فتح مکہ اسلام کی طرف رجوع کیا۔

__سقیفہ بنی ساعدہ کا واقعہ__: آنحضرت ﷺ کے انتقال سے آپ کے جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم پر جو کیفیت طاری ہوئی وہ قدرتی تھی اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ بعضوں کو یہ خیال پیدا ہو گیا کہ آپ ﷺ کا انتقال ہی نہیں ہوا ان کا یہ کہنا فرط محبت کے سبب سے تھا نہ کہ نا فہمی سے۔ اسی اثناء میں انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں سعد بن عبادہؓ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لیے جمع ہو گئے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ "رسول اللہ ﷺ کے بعد استحقاق خلافت انصارؓ کو حاصل ہے۔ کیونکہ انہوں نے دین کی مدد کی۔ رسول اللہ ﷺ کو اپنے یہاں ٹھہرایا ان کے ساتھ ہو کر اعداء دین سے لڑے" لیکن وہ مہاجرین جو سقیفہ بنی ساعدہ اس وقت پہنچ گئے تھے انہوں نے اس کی مخالفت کی۔ چنانچہ فریقین میں بحث و تکرار ہونے لگی۔ رفتہ رفتہ اس امر کی اطلاع حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو ہوئی۔ یہ دونوں بزرگ مع ابوعبیدہ بن الجراح سقیفہ روانہ ہوئے۔ اثناء راہ حضرت عاصم بن عدیؓ و حضرت عویم بن ساعدہؓ سے ملاقات ہو گئی عاصم و عویم نے ان کو روکنے کا قصد کیا۔ لیکن وہ لوگ ان کے روکنے سے نہ رکے۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکا سقیفہ میں جہاں پر انصار جمع تھے جا پہنچے اور باہم مباحثہ ہونے لگا۔

ظاهِرونَ على النَّاس». فقامَ مالِكُ بنُ يَخَامِر السَّكْسَكِيُّ فقال: يا أميرَ المُؤمنينَ سمعتُ مُعاذَ بنَ جَبَلَ يقولُ: «وَهُمْ أَهْلُ الشَّام»، فقال معاويةُ ورَفَعَ صَوْتَهُ: هٰذا مالك يَزْعُمُ أنَّه سَمِعَ مُعاذاً يقول: «وَهُمْ أَهلُ الشَّام»[1].

١٦٩٣٣- حدَّثنا رَوْح، قال: حدَّثنا أبو أُمَيَّةَ عَمْرو بنُ يحيى بنُ سعيد، قال: سمعتُ جدِّي يُحَدِّثُ

أنَّ معاويةَ أَخَذَ الإِدَاوَةَ بعد أبي هُريرة يَتْبَعُ رسولَ الله ﷺ بها، واشتكى أبو هريرة، فبَيْنا هو يُوَضِّىءُ رسولَ الله ﷺ رَفَع رَأْسَهُ إليه مرةً أو مرتين وهو يتوضأ[2] فقال: «يا مُعَاوِيَةُ إنْ وَلِيتَ أَمْراً فاتَّقِ الله عَزَّ وجَلَّ واعْدِلْ»، قال: فما زِلْتُ أَظُنُّ أني مُبتلًى بعملٍ لقولِ النبيِّ ﷺ حتى ابتُلِيتُ

---

(١) إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. يحيى بن حمزة: هو الحضرمي الدمشقي.

وأخرجه مسلم (١٠٣٧) (١٧٤) ١٥٢٤/٣، ويعقوب بن سفيان في «المعرفة والتاريخ» ٢٩٧/٢ من طريقين عن يحيى بن حمزة، بهٰذا الإسناد، ولم يذكر مسلم زيادة مالك.

وأخرجه البخاري (٣٦٤١) و(٧٤٦٠)، وأبو يعلى (٧٣٨٣)، والطبري في «تهذيب الآثار» (١١٥١) (مسند عمر بن الخطاب)، وأبو نعيم في «الحلية» ١٥٨/٥-١٥٩ من طريق الوليد بن مسلم، والطبراني في «الكبير» ١٩/(٨٩٩) من طريق القاسم بن موسى، كلاهما عن عبد الرحمٰن بن يزيد بن جابر، به. ولم يذكر الطبري ولا الطبراني زيادة مالك.

وقد سلف برقم (١٦٨٤٩).

(٢) قوله: «وهو يتوضأ» من (ظ١٣) و(ق).

١٢٩

ابوامیہ عمرو بن یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا سعید بن عمرو بن سعید بن عاص کو بیان کرتے سنا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پانی کا برتن لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ جایا کرتے تھے، جب وہ بیمار پڑے تو ان کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اس برتن کو اٹھاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ جاتے، ایک موقع پر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرا رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف ایک یا دو مرتبہ سر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: معاویہ! اگر تمہیں سربراہ حکومت بنایا جائے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور عدل سے کام لینا۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ارشاد سننے کے بعد مجھے یہ یقین رہا کہ مجھے حکومت (اقتدار) ضرور ملے گی، (کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمادیا تھا)۔
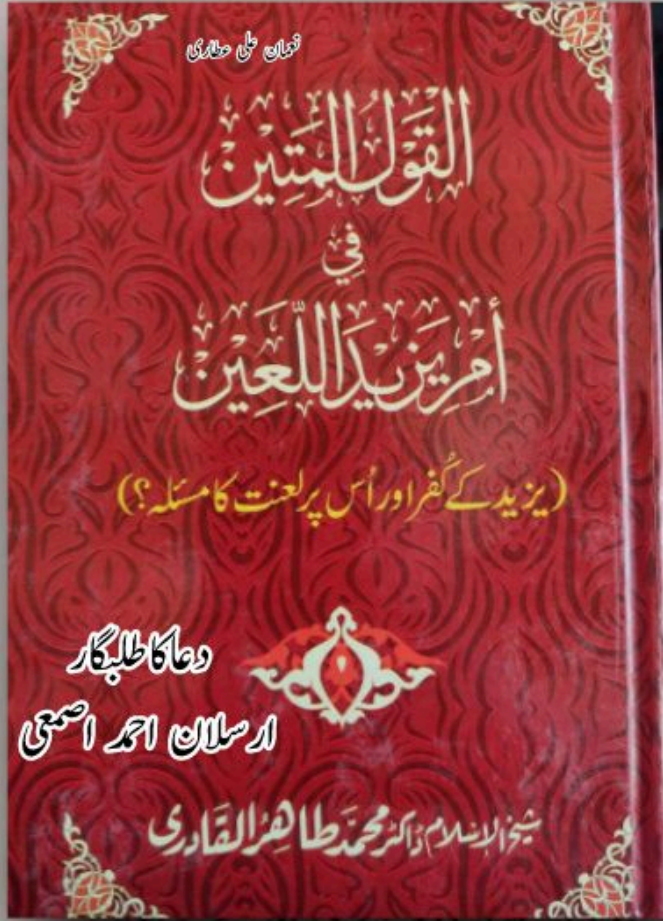
طاہر القادری لکھتا ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارضِ روم پر 16 حملے کیئے تھے 32ہجری میں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں حملہ کرنے والا لشکر قرار پاتا ہے اور یہی لشکر (صحیح بخاری) کی حدیث مبارک میں مغفرت کی بشارت کا مستحق ہے

فتحدث ، ثم استأذن عمر ، فأذن له وهو كذلك ، فتحدث ، ثم استأذن عثمان ، فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وسوى ثيابه ، فدخل فتحدث ، فلما خرج قالت عائشة : دخل أبو بكر فل...
تباله ،/ثم دخل عمرفلم تهتش ولم تباله/، ثم دخ...
وسويت ثيابك ؟ فقال : « ألا أستحي من رجل تست...
وفي « الصحيح » : لما كان يوم بيعة الرضوان ، و...
عنه كان قد بعثه النبي صلى الله عليه وسلم الى م...
الرضوان بعد ما ذهب عثمان الى مكة ، فقال رسو...
وسلم/بيده/ اليمنى : « هذه يد عثمان ، فضرب ب...
هذه لعثمان »[٢] .

شرح
العقيدة الطحاوية
دار الفكر العربي

قوله : (ثم لعلي بن أبي طالب رضي الله عنه) .

ش : أي : وتثبت الخلافة بعد عثمان لعلي رضي ...
عثمان ... طاع...
زمانه ... قد...
قال رس... بوة ثلاثون سنة ، ثم
يؤتي ال...

سنين وتسعة أشهر ، وخلافة الحسن ستة أشهر . وأول ملوك المسلمين معاوية رضي الله عنه ، وهو خير ملوك المسلمين ، لكنه إنما صار إماماً حقاً لما فوض اليه الحسن بن علي رضي الله عنهم الخلافة ، فان الحسن
حقاً لما فوض اليه الحسن بن علي رضي الله عنهم الخلافة ، فإن الحسن
رضي الله عنه بايعه أهل العراق بعد موت أبيه ، ثم بعد ستة أشهر فوض

امام ابن ابی العز حنفی 792ھ فرماتے ہیں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے پہلے بادشاہ ہیں اور وہ مسلمانوں کے سب سے بہتر بادشاہ ہیں

﴿ الجزء الرابع والعشرون من ﴾

كتاب المبسوط لشمس الدين السرخسي

وكتب ظاهر الرواية أتت • ستا وبالأصول أيضا سميت
صنفها محمد الشيباني • حرر فيها المذهب النعماني
الجامع الصغير والكبير • والسير الكبير والصغير
ثم الزيادات مع المبسوط • تواترت بالسند المضبوط
ويجمع الست كتاب الكافي • للحاكم الشهيد فهو الكافي
أقوى شروحه الذي كالشمس • مبسوط شمس الأمة السرخسي

﴿ تنبيه ﴾ قد باشر جمع من حضرات أفاضل العلماء تصحيح هذا الكتاب بمساعدة جماعة من ذوي الدقة من أهل العلم والله المستعان وعليه التكلان

دار المعرفة
بيروت - لبنان

معاوية رضى الله عنه ماقال عن اعتقاد و...
كاتب الوحى وكان أمير المؤمنين وقد أخبر...
له عليه السلام يوما اذا ملكت أمر أمتى فا...
رضى الله عنه ومضي مدة الخلافة فكان...
واجب عليه من الانقياد له لايجوز أن يقال...
الفضل رحمه الله كان ينال منه فى الابتد...
موضع قدمه فهو يطؤها وتألم من ذلك وتق...

حضرت معاویہ کاتب وحی
اور امیر المؤمنین اور کبار صحابہ
میں سے ہیں

معاوية رضى الله عنه ماقال عن اعتقاد وقد كان هو من كبار الصحابة رضى الله عنهم وكان
كاتب الوحى وكان أمير المؤمنين وقد أخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم بالملك بعده فقال
له عليه السلام يوما اذا ملكت أمر أمتى فاحسن اليهم الا أن توبته كانت بعد انتهاء توبة على
رضى الله عنه ومضي مدة الخلافة فكان هو مخطئا فى مزاحمة على رضى الله عنه تاركا لما هو
واجب عليه من الانقياد له لايجوز أن يقال فيه أكثر من هذا ويحكى أن أبا بكر محمد بن

امام سرخسی حنفی فرماتے ہیں معاویہ کبار صحابہ
میں سے ہیں کاتب وحی تھے وہ امیر المؤمنین تھے
رسول اللہ ﷺ نے ان کی بادشاہت کی خبر دی تھے
جیسا کہ فرمان ہے کہ جب تمھیں بادشاہت ملے تو احسان
کرنا اور ان کی حکومت حضرت علی کے بعد ہے اور وہ
حضرت علی سے مزاحمت میں (مجتہد) مخطی تھے اور
اس بارے میں اس سے زیادہ بولنا درست نہیں

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں حدیث ابن عمر کان اسود من معاویہ کے بارے میں کہتے سنا کہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ وہ سخی تھے

اسناد صحیح

نعمان علی عطاری

لأبي بكر أحمد بن محمد
ابن هارون بن يزيد الخلال
المتوفى سنة ٣١١هـ

الدكتور عطية ... الزهراني

دار الراية
للنشر والتوزيع

أنه يعني لم يكن ضيقَ الخلق ؟ قال : يكون في الخلق وغيره إلا أنه في المال أكثر ، ورأيت ما يغلب على ثعلب في قوله : إنه يضبط الأمور [١] .

٦٧٨ ـ أخبرنا عبد الله بن أحمد قال : سمعت أبي يقول : في حديث ابن عمر ما رأيت أحداً بعد النبي ﷺ كان أسود من معاوية قال تفسيره أسخى منه [٢] .

قال أبو بكر الخلال : وقد روى هذا التفسير عن أحمد بن حنبل غير واحد ثقة ، منهم : محمد بن المثنى [٣] صاحب بشر بن الحارث رحمه الله ، والدوري حكاه عن بعض أصحابه ولا أحسب إلا أنه سمعه من محمد بن المثنى لأنهما جميعاً رويا الحديث عن نوح بن يزيد [٤] ، حدثناه الدوري قال : ثنا نوح بن يزيد المؤدب قال : ثنا إبراهيم بن سعد [٥] ، عن محمد بن إسحاق [٦] ، عن نافع عن ابن عمر قال : ما رأيت أحداً بعد رسول الله ﷺ كان أسود من معاوية .

٦٧٨ ـ أخبرنا عبد الله بن أحمد قال : سمعت أبي يقول : في حديث ابن عمر ما رأيت أحداً بعد النبي ﷺ كان أسود من معاوية قال تفسيره أسخى منه [٢] .

(١) أما الحصيص فلم أجدها بهذا المعنى .
(٢) إسناده صحيح .
(٣) من معاني السيد السخي ، انظر : لسان العرب ٣/٢٢٩ .
(٣) قال ابن أبي حاتم : بغدادي صاحب بشر روى عن نوح بن يزيد المؤدب . . . وكتبت عنه مع أبي وهو صدوق ، الجرح والتعديل ٨/٩٥ .
(٤) ابن سيار أبو محمد المؤدب .
(٥) ابن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف الزهري أبو إسحاق .
(٦) ابن يسار ، صدوق يدلس .

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت خواجہ غلام فرید فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کو گالی دینا کفر ہے نہ کے گناہ اور ان دونوں کا فرق سب جانتے ہیں

محبت رکھتا ہے اگرچہ اس کے گناہ سارے جہان کے برابر ہوں اس کی شفاعت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر واجب ہے قیامت کے دن۔

اس کے بعد فرمایا کہ اگرچہ سعادت الکونین کے مصنف اہل بیت اور آل رسولؐ کے محب ہیں۔ انہوں نے شیعوں اور رافضیوں کے دوسرے عقائد کو باطل قرار دے کر اُن کی تردید کی ہے اس پر احقر راقم نے عرض کیا کہ حضور شیخ عبدالحق دہلویؒ بھی تو اہل بیت اور آل رسولؐ کے محب ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں وہ بھی محب ہیں لیکن اہل شیعہ کے عقائد باطل کی انہوں نے بھی تردید کی ہے۔ اس کے بعد میاں نبی بخش ساکن مہروالہ نے عرض کیا کہ حضور جب اہل سنت وجماعت اور رافضی لوگ دونوں اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں تو پھر ان دونوں فرقوں میں فرق کیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ شیعہ لوگ تازیہ نکالنے اور اس جیسے دیگر امور کی وجہ سے گنہگار ہو سکتے ہیں۔

اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی دینا کفر ہے

آپ نے فرمایا رافضی لوگ جن حضرات سے محبت رکھتے ہیں ان جیسے دوسرے حضرات کو بُرا کہتے ہیں اور گالی دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار کو سب کہنا (گالی دینا) کفر ہے نہ کہ گناہ۔ چنانچہ گناہ اور کفر کے درمیان جو فرق ہے سب جانتے ہیں۔

اس کے بعد اس موضوع پر گفتگو ہونے لگی کہ شیعوں کے دو لباس ہوتے ہیں۔ ایک نماز کے لیے دوسرا بدن کے لیے۔ راقم نے عرض کیا کہ سفر حجاز کے دوران جہاز میں ایک شیعہ سفر کر رہا تھا

اشارات فریدی

مقابیس المجالس

دعا کا طالب

نعمان علی

ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ

جمع و ترتیب

مولانا رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ

کپتان واحد بخش سیال

اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی دینا کفر ہے

آپ نے فرمایا رافضی لوگ جن حضرات سے محبت رکھتے ہیں ان جیسے دوسرے حضرات کو بُرا کہتے ہیں اور گالی دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار کو سب کہنا (گالی دینا) کفر ہے نہ کہ گناہ۔ چنانچہ گناہ اور کفر کے درمیان

امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا جو علی و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین
کے درمیان ہوا آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟
فرمایا میں سوائے اچھی بات کے کچھ نہیں کہتا اللہ کی ان دونوں پر رحمت ہو
اسناد صحیح

عن معاوية بن صالح[1]، عن يونس بن سيف[2]، عن الحارث بن زياد أن رسول الله ﷺ دعا لمعاوية فقال: «اللهم علمه الكتاب والحساب وقه العذاب»[3].

ذكر صفين والجمل
وذكر من شهد ذلك ومن لم يشهد

٧١٣ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال : قيل لأبي عبد الله ونحن بالعسكر وقد جاء بعض رسل الخليفة وهو يعقوب فقال : يا أبا عبد الله ما تقول فيما كان من علي ومعاوية رحمهما الله ؟ فقال أبو عبد الله : ما أقول فيها إلا الحسنى رحمهم الله أجمعين [4] .

٧١٤ ـ أخبرنا محمد بن المنذر بن عبد العزيز [5] قال : ثنا أحمد بن الحسن الترمذي قال : سألت أبا عبد الله قلت : ما تقول فيما كان من أمر

٧١٣ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال : قيل لأبي عبد الله ونحن بالعسكر وقد جاء بعض رسل الخليفة وهو يعقوب فقال : يا أبا عبد الله ما تقول فيما كان من علي ومعاوية رحمهما الله ؟ فقال أبو عبد الله : ما أقول فيها إلا الحسنى رحمهم الله أجمعين [4] .

(٣) إسناده ضعيف ، وتقدم (٦٩٥) . وفيه متابعة ليث بن سعد لعبد الرحمن بن مهدي في الرواية عن معاوية .

(٤) إسناده صحيح . وهذا هو مذهب السلف وإحسان القول فيهم والسكوت عما شجر بينهم قال ابن تيمية : وأهل السنة تحسن القول فيهم وتترحم عليهم وتستغفر لهم لكن لا يعتقدون العصمة من الإقرار على الذنوب وعلى الخطأ في الاجتهاد إلا لرسول الله ﷺ ومن سواه فيجوز عليه الإقرار على الذنب والخطأ وهم كما قال تعالى فيهم ﴿ أولئك نتقبل عنهم أحسن ما عملوا ونتجاوز عن سيئاتهم ﴾ الآية ، فتاوى ٤/ ٤٣٤ .

(٥) لم أتوصل إلى معرفته .

(٦) في إسناده : محمد بن المنذر لم أجد ترجمته .

لأبي بكر أحمد بن محمد
ابن هارون بن يزيد الخلال
المتوفى سنة ٣١١هـ

دعا گو
نعمان عطاری

دراسة وتحقيق
الدكتور عطية الزهراني

دار الراية
للنشر والتوزيع

رضی اللہ عنہم اجمعین

حضراتِ حسنین کریمین سے

اظہار محبت

ثویر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں

رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

میں امام حسن و حسین کے وفد کے ہمراہ کی

رضی اللہ تعالی عنہ

شکل میں حضرت امیر معاویہ کے پاس گیا تو

رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

حضرت امیر معاویہ نے امام حسن و حسین کو

گلے لگا کر ان کو بوسہ دیا

الشریعہ للآجری ج۳ ص۵۸٤

دعا کا طالب

نعمان عطاری

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا مت
کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سسرال ہیں

ابو محیاۃ تیمی عمر بن بزیع سے روایت کرتے
ہیں کہ
میں نے سنا علی بن عبد اللہ بن عباس سے
اس حال میں کہ میں ارادہ رکھتا تھا کہ
معاویہ کو برا بھلا کہوں
تو انہوں نے یعنی علی بن عبد اللہ بن عباس
نے مجھے کہا خبردار ایسا ہر گز نہ کرنا بے
شک وہ یعنی معاویہ نبی کریم کا سسرال ہے
(کتاب السنہ ص434)

دعا کا طالب
نعمان عطاری

امام بیضاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مشاجرات صحابہ علیہم الرضوان

صحابہ کرام کی تعظیم کرنا اور ان پر طعن کرنے سے اجتناب کرنا واجب ہے

المبحث الخامس :

في فضل الصحابة ، يجب تعظيمهم والكف عن مطاعنهم ، فإن الله تعالى أثنى عليهم في مواضع كثيرة منها[1] قوله تعالى: ﴿ **والسابقون[2] الاولون** ﴾[3] من المهاجرين والانصار ، وقوله : ﴿ **يومَ لا يُخزي اللهُ النبيَّ والذين آمنوا معه** ﴾[4] وقوله : ﴿ **والذين معه أشداءُ على الكفار رحماءُ بينهم** ﴾[5] ، وقال عليه السلام[6] « لو أنفق أحدكم ملء الارض ذهباً ما بلغ مُدَّ أحدهم ولا نصيفه »[7] ، وقال: « أصحابي كالنجوم ، بأيهم اقتديتم ، اهتديتم »[8] ، وقال: « الله[9] الله في أصحابي ، لا تتخذوهم بعدي غرضا ، من أحبهم فبحبي أحبهم ، ومن بغضهم فببغضي أبغضهم ، ومن آذاهم فقد آذاني ، ومن آذاني ، فقد آذى الله ، ومن آذى الله ، فيوشك أن يؤخذه »[10] وما نقل من المطاعن فله محامل وتأويلات ، ومع ذلك

فلا تعادل ما ورد في مناقبهم ، ويحكى عن آثارهم نفعنا الله بمحبتهم أجمعين ، وجعلنا الله[1] لهديهم متبعين وعصمنا من زيغ الضالين ، وبخطا يوم الدين في عداد ما دين[2] بفضله العظيم وفيضه العميم ، إنه سميع قريب[3] مجيب[4] .

---

(١) ج : فيها .

(٢) ب ، ج ، د : ا

(٣) سورة التوبة ، آية

(٤) سورة التحريم ، آية ٨ .

(٥) سورة الفتح ، آية ٢٩ .

(٦) أ : صلى الله عليه وسلم ، ب : م ، د : عليه الكم .

(٧) الحديث : « لا تسبوا أصحابي ، فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهباً ما بلغ مد أحدهم ولا نصيفه ... » أخرجه البخاري من أبي سعيد الخدري . باب فضائل الصحابة برقم ٣٦٧٣ .

(٨) رواه عبد بن حميد من حديث ابن عمر وغيره ، وأسانيده كلها ضعيفة . قال عنه ابن حنبل : لا يصح ! وقال البزار: منكر ! وقال ابن حزم في الرسالة الكبرى : مكذوب موضوع باطل . وذكره السيوطي في جمع الجوامع برقم (٣٣٤١/٢٧) . وقال: منقطع . والبيهقي في الاعتقاد وقال عنه : رويناه في حديث موصول باسناد غير قوي .

(٩) ـــ د .

(١٠) أخرجه الطبراني من حديث ابن مسعود ، وله شواهد في حديث الشيخين عن أبي سعيد . وذكره الغزالي في الاحياء .
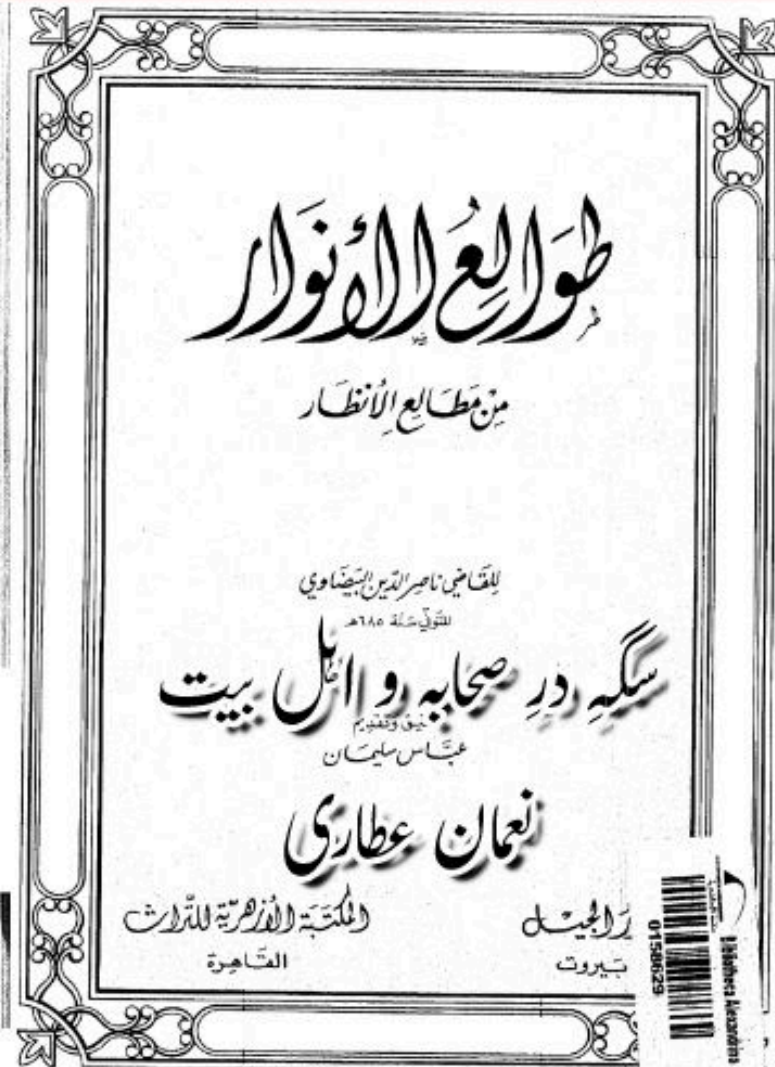
حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا
مولا علی جلدی جلدی دروازے سے نکلے تو کہا رب کعبہ کی
قسم میرے لیئے فیصلہ کر دیا گیا اور پھر حضرت امیر معاویہ
جلدی جلدی ان کے پیچھے نکلے تو کہا میرے رب نے مجھے
بخش دیا گیا

(کیمیائے سعادت ص701)

﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ﴾ (آل عمران)

"اور تو گمان نہ کر ان لوگوں کو مُردہ جو اللہ کی راہ میں مارے گئے بلکہ وہ اپنے پروردگار کے یہاں زندہ ہیں۔ انھیں رزق دیا جاتا ہے۔ اس چیز پر خوش ہیں جو اللہ اپنے فضل سے انھیں عطا کرتا ہے۔"

خواب کے ذریعہ مُردوں کے معلوم ہونے والے حالات : جناب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھے خواب میں دیکھے گویا اس نے مجھے جاگتے میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے رسول مقبول ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ مجھ سے ناراض سے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ سے کونسی خطا سرزد ہوئی؟ آپ نے فرمایا کہ تم سے ایسا نہیں ہو سکتا کہ روزہ میں اپنی اہلیہ کو بوسہ نہ دو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمر بھر ایسا نہیں کیا۔ اگرچہ روزہ میں بیوی کا بوسہ حرام نہیں لیکن نہ لینا اولیٰ ہے۔ صدیق حضرات سے ایسی باریک باتوں میں درگزر نہیں کیا جاتا اگرچہ دوسروں سے کر لیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت تھی۔ ان کے مرنے کے بعد میں نے چاہا کہ انھیں خواب میں دیکھوں۔ سال بھر کے بعد میں نے دیکھا کہ آنکھیں مل رہے ہیں۔ فرمانے لگے کہ اب فراغت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم نہ ہوتا تو بڑا خطرہ تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ میں نے ابولہب کو خواب میں دیکھا، دوزخ کی آگ میں جل رہا تھا، میں نے پوچھا کیا حال ہے؟ کہنے لگا ہمیشہ عذاب میں جلا رہتا ہوں مگر پیر کے دن چونکہ حضور ﷺ پیدا ہوئے تھے اور ان کی خبرِ ولادت سے مجھے خوشی ہوئی تھی اور اس خوشی میں میں نے غلام آزاد کیا تھا اس لیے اس رات مجھ پر عذاب نہیں ہوتا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما آپ کے پاس بیٹھے تھے اور میں بھی اس محفل میں حاضر تھا۔ اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حاضر کیا گیا اور انھیں ایک مکان کے اندر داخل کر کے دروازہ بند کر دیا گیا۔ میں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو دیکھا کہ باہر نکلے اور فرمانے لگے : قضی لی ورب الکعبۃ یعنی ربِّ کعبہ کی قسم میرا ہی حق ثابت ہوا۔ پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور فرمایا : غفر لی ورب الکعبۃ بخدا میں بخش دیا گیا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل ایک روز جو سو کر اُٹھے تو کہنے لگے : ﴿ انا للہ وانا الیہ راجعون ﴾ لوگوں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا۔ لوگوں نے پوچھا، آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمانے لگے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا، خون سے بھرا ہوا گلاس آپ کے پاس ہے۔ فرمایا اے ابنِ عباس دیکھا میری اُمت نے میرے ساتھ کیا کیا؟ میرے بیٹے کو قتل کر دیا یہ اس کا اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں داد خواہی کے لیے اللہ کے حضور جا رہا ہوں۔ چوبیس دن کے بعد حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر آ گئی۔ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب میں دیکھا اور کہا کہ آپ ہمیشہ زبان سے اشارہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے بڑے کام درپیش ہیں، فرمایا۔ ہاں!

حضور ﷺ نے بنو معاویہ مسجد میں نماز ادا کی اور طویل دعا فرمائی

(صحیح مسلم ج3ص622 کتاب الفتن)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

ابوداود (٤٢٥٢) الترمذی (٢١٧٦) ابن ماجہ (٣٩٥٢)

کو دیکھ لیا اور جو زمین میرے لیے سمیٹ دی گئی تھی عنقریب میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچ گی اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے دیے گئے اور میں نے اپنی امت کے لیے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ ان کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور ان کے علاوہ ان پر کوئی اور دشمن نہ مسلط کیا جائے جو ان سب کی جانوں کو مباح کرے اور بے شک میرے رب نے فرمایا: اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کر دوں تو وہ رد نہیں ہوتا اور بے شک میں نے تمہاری امت کے لیے فیصلہ کر دیا ہے کہ ان کو عام قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان کے علاوہ ان کے اوپر کوئی ایسا دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کی جانوں کو مباح کرے خواہ ان کے خلاف تمام روئے زمین کے لوگ جمع ہو جائیں، ہاں! اس امت کے بعض لوگ بعض دوسروں کو ہلاک کر دیں گے اور بعض، بعض کو قید کریں گے۔

٧١٨٨- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُوْنَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِيْ أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ حَتّٰى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَأَعْطَانِيَ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام روئے زمین کو میرے لیے لپیٹ دیا حتیٰ کہ میں نے اس کے تمام مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا فرمائے اس کے بعد ایوب کی روایت کی مثل ہے۔

سابقہ حوالہ (٧١٨٧)

٧١٨٩- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ أَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتّٰى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ ﷺ سَأَلْتُ رَبِّيْ ثَلَاثًا فَأَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّيْ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيْهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيْهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مقام عالیہ سے تشریف لائے حتیٰ کہ جب آپ بنو معاویہ کی مسجد سے گزرے تو آپ نے وہاں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے اپنے رب سے بہت طویل دعا کی، پھر آپ ہماری طرف مڑے، پھر حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے دو چیزیں عطا فرمائیں اور ایک چیز سے مجھے روک دیا، میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ وہ میری امت کو قحط سالی سے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور آپ کا بنو (معاویہ) کی مسجد سے گزر ہوا

فَمَنَعَنِيهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (٣٨٨٦)

ہلاک نہ کرے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ چیز عطا کر دی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ وہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز مجھے عطا کر دی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ ان کی ایک دوسرے سے لڑائی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سوال سے روک دیا۔

٧١٩٠- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (٣٨٨٦)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور آپ کا بنو معاویہ کی مسجد سے گزر ہوا۔

ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا

صحیح مسلم شریف (مترجم)

مصنفہ:

امام المحدثین ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ

ترجمہ و تحشیہ:

علامہ غلام رسول سعیدی

امام محمد بن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سالہا سال سیدنا عمر بن خطاب کی سیرت پر یوں عمل کیا کہ اس میں ذرا برابر بھی کوتاہی نہیں کی

فيه ، فجعل يقلب ذراعيه كأنهما عسيبا (١) نخل ويقول : هل الدنيا إلا ما ذقنا أو جربنا ، والله لوددت أني لا أغبر (٢) فيكم فوق ثلاث قالوا : إلى مغفرة الله ، ورحمته ؟ قال: إلى ما شاء/الله من قضاء قضاه لي ، قد علم أني لم آلو (٣) وما كره . والله عز وجل غير (٤) . [٦٩/أ]

٦٨٣ ـ أخبرنا عبد الله بن محمد بن شاكر (٥) قال : ثنا أبو أسامة (٦) قال : ثنا حماد بن زيد عن معمر (٧) ، عن الزهري قال : عمل معاوية بسيرة عمر بن الخطاب سنين لا يخرم (٨) منها شيئاً (٩) .

٦٨٤ ـ أخبرنا محمد بن علي قال : ثنا مهنا(١٠) قال : سألت أحمد عن حديث وكيع ، عن هشام(١١)، عن أبيه(١٢) عن معاوية لا حلم إلا

---

(١) العسيب : جريد النخل المستقيمة إذا نحي عنه الخوص . لسان العرب ١/٥٩٩ .
(٢) غبر الشيء بقي وغبر أيضاً مضى والمقصود الأول ، مختار الصحاح ٤٦٨ .
(٣) في الأصل : الوا والمعنى لم أقصر .
(٤) إسناده صحيح ، مع أنني لم أجد علي بن حرب من تلاميذ محمد بن بشر ولا

اسناد صحیح

السنة

لأبي بكر أحمد بن محمد ابن هارون بن يزيد الخلال المتوفى سنة ٣١١هـ

دراسة الدكتور عطية الزهراني

دار الراية للنشر والتوزيع

دعا کا طالب
نعمان علی عطاری

٦٨٣ ـ أخبرنا عبد الله بن محمد بن شاكر (٥) قال : ثنا أبو أسامة (٦) قال : ثنا حماد بن زيد عن معمر (٧) ، عن الزهري قال : عمل معاوية بسيرة عمر بن الخطاب سنين لا يخرم (٨) منها شيئاً (٩) .

(٩) إسناده صحيح . قال ابن تيمية : واتفق العلماء على أن معاوية أفضل ملوك هذه الأمة فإن الأربعة قبله كانوا خلفاء نبوة وهو أول الملوك ، كان ملكه ملكاً ورحمة . . لأمة الفتاوى ٤/٤٧٩ .

(١٠) ابن يحيى الشامي .
(١١) ابن عروة بن الزبير بن العوام الأسدي ، ثقة فقيه ربما دلس .
(١٢) عروة بن الزبير بن العوام ، ثقة فقيه مشهور .

محبت رسول ﷺ اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا کابس بن ربیعہ حضرت سیدنا امیر معاویہ
سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو سیدنا امیر معاویہ نے
اُن سے معانقہ کیا ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور مرغاب
نامی علاقے کی زمین ان کو عطا کی یہ عطا واکرام صرف
اس لئیے تھا حضرت سیدنا کابس بن ربیعہ نبی کریم ﷺ
سے بہت مشابہت رکھتے تھے

(الشفاء الباب الثالث فی تمیز امرہ الخ فصل
من توقیر 2/ 51)

دعا کا طالب
نعمان عطاری

محدث امام ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کہا کہ معاویہ کا ربّ ربِّ رحیم ہے۔ اور معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مدِ مقابل (علی کرم اللہ وجہہ الکریم) کریم ہے تُو ان دونوں کے درمیان کیوں گھستا ہے۔

نا يَحْيَىٰ بن يوسف الزِّمِّي[١] قال:

رأيت عَلي بن أبي طالب في المنام فقال لي: يا يَحْيَىٰ، ادعُ لي مُعَاوِيَة، فقلت: يا أمير المؤمنين، وما تصنع بمُعَاوِيَة؟ قال: أزوّجه ابنتي، وأتزوج ابنته، وذكر كلاماً، قال يَحْيَىٰ بن يوسف: فحدّثت به عيسى بن يونس فاستحسنه.

أَخْبَرَنَا أبو القاسم زاهر بن طَاهِر، أنا أبو الحَسَن عُبَيْد الله بن مُحَمّد بن إسْحَاق بن مُحَمّد بن يَحْيَىٰ بن مندة، أنا أبو بكر عَبْد العزيز بن عَبْد الواحد بن مُحَمّد بن هَدّة[٢]، قال: قال أبو عَلي شعبة الحافظ أحْمَد بن الحَسَن قال أبو القاسم ابن أخي أبي زُرعة الرازي[٣]:

جاء رجل إلى عمي أبي زرعة فقال له: يا أبا زُرعة، أنا أبغض مُعَاوِيَة، قال: لِمَ؟ قال: لأنه قاتل عَلي بن أبي طالب، قال: فقال له عمّي: إنّ ربّ مُعَاوِيَة ربٌّ رحيم، وخصمَ معاوية خصمٌ كريم، فأيش دخولك أنت بينهما. رضي الله عنهم أجمعين..

أَخْبَرَنَا أبو الحَسَن بن قبيس، نا ـ وأبو منصور بن خَيْرُون، أنا ـ أبو بكر الخطيب، أخْبَرَني الحَسَن بن مُحَمّد الخلاّل، نا عَبْد الله بن عُثْمَان الصفّار، نا أبو القاسم إسْحَاق بن إبْرَاهيم بن أُرزة الفقيه، حَدّثني أبي قال: حضرت أحْمَد بن حنبل وسأله رجل عما جرى بين عَلي ومُعَاوِيَة، فأعرض عنه، فقيل له: يا أبا عَبْد الله، هو رجل من بني هاشم، فأقبل عليه فقال: اقرأ: ﴿**تلك أمة قد خلت، لها ما كسبت ولكم ما كسبتم، ولا تسألون عما كانوا يعملون**﴾[٤] [٥].

أَخْبَرَنَا أبو الحَسَن السلمي، أنا أبو الحَسَن بن أبي الحديد، أنا جدي، أنا أبو الدحداح، نا أحْمَد بن عَبْد الواحد، نا مُحَمّد بن كثير، عَن الأوزاعي[٦] قال:

سأل رجل الحَسَن عن عَلي وعُثْمَان، فقال: كانت لهذا سابقة، [لهذا سابقة][٧] وكانت

(١) بدون إعجام بالأصل ود، وز، وم، وفوقها في م ضبة، والصواب ما أثبت، ترجمته في تهذيب الكمال ٢٠/ ٢٦٩.

(٢) [illegible]

(٣) رواه ابن كثير في البداية والنهاية ٨/ ١٣٩ من طريق ابن عساكر.

(٤) [illegible]

(٥) رواه ابن كثير في البداية والنهاية ٨/ ١٣٩.

(٦) رواه الذهبي في سير الأعلام ٣/ ١٤٢ من طريقه، وابن كثير في البداية والنهاية ٨/ ١٣٩.

(٧) زيادة اقتضاها السياق عن سير الأعلام والبداية والنهاية.

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء التاسع والخمسون

معالي - مغيث

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

دعا کا طالب
نعمان عطاری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　　　رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا معاویہ نے سیدنا عمر بن خطاب کی سیرت پر سالوں تک عمل کیا ان سالوں میں سوئی برابر بھی راہ حق سے نہ ہٹے

فيه ، فجعل يقلب ذراعيه كأنهما عسيبا (١) نخل ويقول : هل الدنيا إلا ما ذقنا أو جربنا ، والله لوددت أني لا أغبر (٢) فيكم فوق ثلاث قالوا : إلى مغفرة الله ، ورحمته ؟ قال: إلى ما شاء/الله من قضاء قضاه لي ، قد علم أني لم آلو (٣) وما كره . والله عز وجل غير (٤) .

[٦٩/أ]

٦٨٣ ـ أخبرنا عبد الله بن محمد بن شاكر (٥) قال : ثنا أبو أسامة (٦) قال : ثنا حماد بن زيد عن معمر (٧) ، عن الزهري قال : عمل معاوية بسيرة عمر بن الخطاب سنين لا يخرم (٨) منها شيئاً (٩) .

٦٨٤ ـ أخبرنا محمد بن علي قال : ثنا مهنا(١٠) قال : سألت أحمد عن حديث وكيع ، عن هشام(١١)، عن أبيه(١٢) عن معاوية لا حلم إلا

---

(١) العسيب : جريد النخل المستقيمة إذا نحي عنه الخوص . لسان العرب ٥٩٩/١ .

(٢) غبر الشيء بقي وغبر أيضاً مضى والمقصود الأول ، مختار الصحاح ٤٦٨ .

(٣) في الأصل : الوا والمعنى لم أقصر .

(٤) إسناده صحيح ، مع أنني لم أجد علي بن حرب من تلاميذ محمد بن بشر ولا محمد بن بشر من شيوخ علي بن حرب ولكن احتمال التقاؤهما وارد لأن محمد بن بشر توفي سنة ثلاث ومائتين وعلي بن حرب توفي سنة ٢٦٥ ، وله اثنان وتسعون سنة كما في تهذيب التهذيب ٢٩٦/٧ ، ٧٤/٩ .

(٥) أبو البختري ذكره المزي فيمن روى عن حماد بن أسامة ٣٢٢/١ ، وقال ابن أبي حاتم العنبري أبو البختري بغدادي . . . سمعت منه مع أبي ، وهو صدوق ، الجرح والتعديل ١٦٢/٥ .

(٦) حماد بن أسامة مشهور بكنيته .

(٧) معمر بن راشد .

(٩) إسناده صحيح . قال ابن تيمية : واتفق العلماء على أن معاوية أفضل ملوك هذه الأمة فإن الأربعة قبله كانوا خلفاء نبوة وهو أول الملوك ، كان ملكه ملكاً ورحمة . . ، الفتاوى ٤٧٩/٤ .

(١٠) ابن يحيى الشامي .

(١١) ابن عروة بن الزبير بن العوام الأسدي ، ثقة فقيه ربما دلس .

(١٢) عروة بن الزبير بن العوام ، ثقة فقيه مشهور .

لأبي بكر أحمد بن محمد
ابن هارون بن يزيد الخلال
المتوفى سنة ٣١١هـ

دعاگو

دراسة وتحقيق
الدكتور عطية الزهراني

علیہ الرحمہ

مجدد الف ثانی نقل کرتے ہیں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں کہ عمر بن عبد العزیز؟

تو فرمایا نبی پاک ﷺ کی معیت میں جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے ناک میں داخل ہونے والی گرد بھی کئی مرتبہ عمر بن عبد العزیز سے افضل ہے

مکتوب نمبر (٦٦)

یہ مکتوب بھی خان اعظم کی طرف صادر فرمایا۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کی مدح وثنا اور اس طریقہ صحابہ کرام ان کے صاحب اوران پر صلوٰۃ وسلام کے ساتھ مناسبت اور صحابہ کرام کی باقی تمام دوسروں پر افضلیت کے بیان ہیں اگرچہ اویس قرنی یا عمر بن عبدالعزیز مروانی ہی کیوں نہ ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى.

حضرت خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ سرّہم کا طریقہ نہایت کے ابتداء میں اندراج پر مبنی ہے۔ اور یہ طریقہ بعینہٖ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طریقہ ہے۔ کیونکہ ان بزرگوں (صحابہ کرام) کو حضور سرور عالم وعلیہم الصلوات والتسلیمات کی پہلی ہی صحبت میں وہ کچھ میسر آ گیا کہ اولیاء امت کو نہایۃ النہایۃ میں جا کر اس کا کمال کا تھوڑا سا حصہ ہاتھ آتا ہے۔ لہٰذا وحشی رحمۃ اللہ علیہ قاتل حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جسے ایک ہی مرتبہ ابتدائے اسلام میں صحبت سید اولین وآخرین علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات کا شرف نصیب ہوا۔ اویس قرنی سے جو خیر التابعین سے افضل قرار پایا۔ اور وحشی کو حضور خیر البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی اول صحبت میں جو کچھ میسر آیا اویس قرنی کو اپنی خصوصیات کے باوجود انتہاء میں میسر نہ ہوا۔ تو لازمی طور پر زمانوں میں بہترین زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے۔ کلمہ ثُمَّ نے دوسروں کو پیچھے ڈال دیا ہے۔ اور ان کے درجے کی دوری کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مبارک قدس سرہٗ سے سوال کیا: "امیر معاویہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیز؟" تو آپ نے جواب دیا "وہ غبار جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا وہ کئی مرتبے عمر بن عبدالعزیز سے افضل و بہتر ہے۔ تو ناچار ان حضرات کا سلسلہ سلسلۃ الذہب قرار پایا۔ اور اس طریقہ (نقشبندیہ) عالی کی فضیلت و بزرگی دوسرے تمام سلسلوں پر صحابہ کرام کے زمانے کی دوسروں کے زمانہ پر فضیلت کی طرح مضبوط دلائل سے ثابت ہو چکی ہے۔

وہ جماعت جسے آغاز ہی میں کمال فضل سے حصہ عطا کر دیا گیا ہو ان کے کمالات کی حقیقت پر دوسروں کا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ
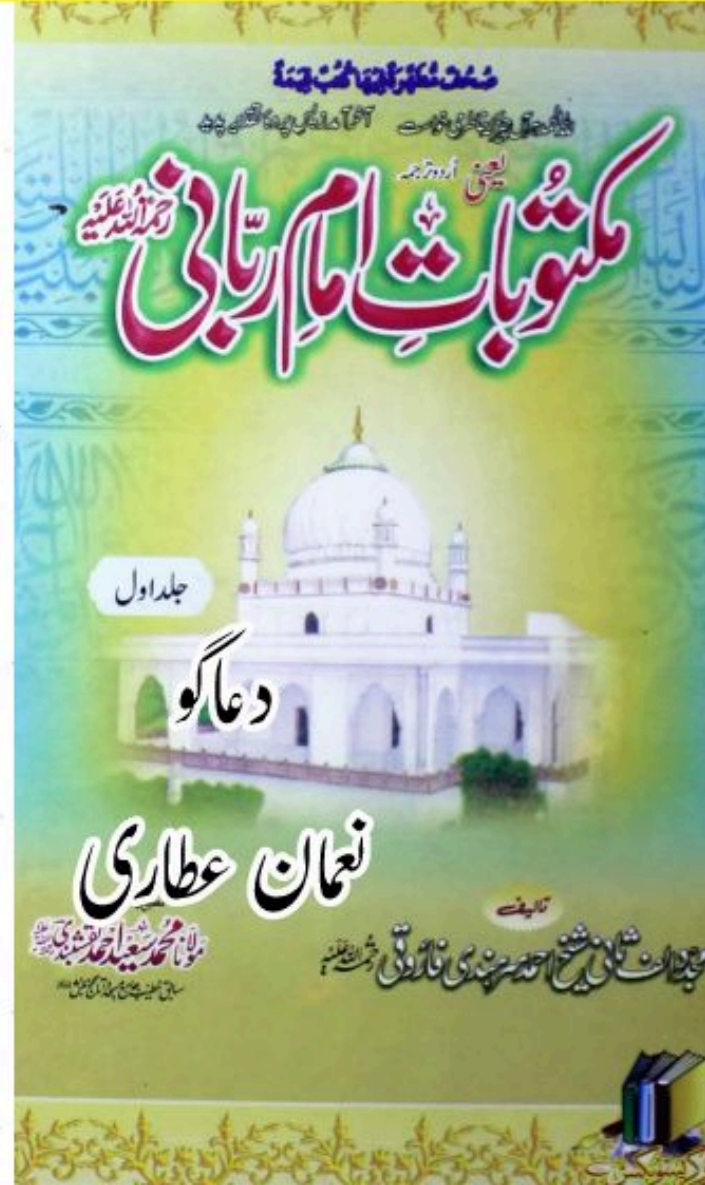
امیر معاویہ خلیفہ ہونے کے ساتھ ساتھ اول ملوکِ اسلام بھی ہیں اسی کا اشارہ تورات مقدس میں بھی ہے

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اول ملوکِ اسلام ہیں[1]، اسی کی طرف تورات مقدس میں اشارہ ہے کہ:

"مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ."[2]

''وہ نبی آخر الزماں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔''

تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی! محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سلطنت ہے۔ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک فوج جرار جاں نثار کے ساتھ عین میدان میں بالقصد و بالاختیار ہتھیار رکھ دیے اور خلافت امیر معاویہ کو سپرد کر دی اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمالی[3] اور اس صلح کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا:

((إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.))[4]

''میرا یہ بیٹا سید ہے، میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ عزوجل اس کے باعث دو بڑے گروہِ اسلام میں صلح کرا دے۔''

1 — في "منح الروض الأزهر" للقاري، ص٦٨-٦٩: (وأول ملوك المسلمين معاوية رضي الله عنه).

2 — "المستدرك"، كتاب تواريخ المتقدمين من الأنبياء والمرسلين، الحديث: ٤٣٠٠، ج٣، ص٥٢٦.
و"دلائل النبوة" للبيهقي، ج٦، ص٢٨١، و"مشكاة المصابيح"، كتاب الفضائل، الحديث: ٥٧٧١، ج٣، ص٣٥٨.

3 — قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إنّ ابني هذا سيد ولعل الله أن يصلح به بين فئتين عظيمتين من المسلمين)).
"صحيح البخاري"، كتاب الصلح، قول النبي صلى الله عليه وسلم للحسن بن علي، الحديث: ٢٧٠٤، ج٢، ص٢١٤.
و"الجامع الصغير"، الحديث: ٢١٦٧، ج١، ص١٣٩.
في "فيض القدير"، ج٢، ص٥١٩، تحت الحديث: (وأن يصلح به) يعني: بسبب تكرمه وعزله نفسه عن الخلافة، وتركها كذلك لمعاوية (بين فئتين عظيمتين من المسلمين) وكان ذلك، فلما بويع له بعد أبيه وصار هو الإمام الحق مدة ستة أشهر تكملة للثلاثين سنة التي أخبر المصطفى صلى الله عليه وسلم أنها مدة الخلافة وبعدها يكون ملكاً عضوضاً ثم سار إلى معاوية بكتائب كأمثال الجبال وبايعه منهم أربعون ألفاً على الموت، فلما تراءى الجمعان علم أنه لا يغلب أحدهما حتى يقتل الفريق الآخر فنزل له عن الخلافة لا لقلة ولا لذلة بل رحمة للأمة... إلخ).
وفي "منح الروض الأزهر" للقاري، ص٦٨-٦٩: (أول ملوك المسلمين معاوية رضي الله عنه وهو أفضلهم لكنه إنما صار إماماً حقاً لما فوض إليه الحسن بن علي رضي الله عنهما الخلافة، فإنّ الحسن بايعه أهل العراق بعد موت أبيه ثم بعد ستة أشهر فوض الأمر إلى معاوية رضي الله عنه).

4 — "صحيح البخاري"، كتاب الصلح، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم للحسن بن علي رضي الله عنهما: إنّ ابني هذا... إلخ، الحديث: ٢٧٠٤، ج٢، ص٢١٤.

www.dawateislami.net
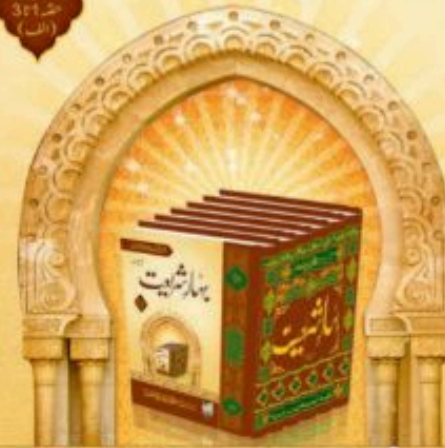
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک بارہ خلیفہ ہونگے اسلام کو غلبہ رہے گا ان خلفاء میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہیں

Ataunnabi.com

امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں:

عن سفینۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلافۃ النبوۃ ثلاثون سنۃ ثم یؤتی اللہ الملک من یشاء قال سعید قال لی سفینۃ امسک علیک ابابکر سنتین وعمر عشرا وعثمان اثنی عشر و علی کذا۔ [1]

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت نبوت تیس سال رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا ملک عطا کرے گا' حضرت سفینہ نے کہا حضرت ابوبکر کے دو سال شمار کرو اور حضرت عمر کے دس سال، حضرت عثمان کے بارہ سال اور حضرت علی کے اتنے سال (یعنی پانچ سال نو ماہ، اور چھ ماہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت رہی)۔

اس حدیث کو امام ترمذیؒ اور امام احمد نے بھی روایت کیا ہے۔ [2]

الجواب ان احادیث میں تعارض نہیں ہے کیونکہ جن احادیث میں بارہ خلفاء تک اسلام کے غلبہ اور خلافت قائم رہنے کا ذکر ہے ان میں مطلقاً خلافت کا ذکر ہے عام ازیں کہ وہ خلافت علی منہاج النبوۃ ہو یا الیی خلافت نہ ہو لیکن اس خلافت میں غلبہ اسلام ہو اور جن احادیث میں تیس سال تک خلافت کا ذکر ہے ان میں خلافت نبوت کی تخصیص ہے، جیسا کہ ہم جامع ترمذی، سنن ابوداؤد اور مسند احمد کے حوالوں سے ذکر کر چکے ہیں۔

بارہ خلفاء کی تفصیل اور تعیین امام مسلم اور دیگر ائمہ حدیث نے اسانید صحیحہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ جب تک بارہ خلیفہ ہوں گے اس وقت تک اسلام کو غلبہ رہے گا، ان بارہ خلفاء سے کون سے خلفاء مراد ہیں اس کی تفصیل اور تعیین میں علامہ ابن حجر ہیتمی مکی لکھتے ہیں:

ان بارہ خلفاء سے وہ خلفاء مراد ہیں جن کے عہد خلافت میں اسلام کو قوت اور شوکت حاصل رہی اور مسلمان متحد رہے اور مجتمع [illegible] اور اجتماع [illegible] ہو [illegible] کر اور [illegible] ان کی حکومت تسلیم کی گئی، وہ بارہ خلفاء یہ ہیں:

حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت معاویہ، یزید بن معاویہ، عبدالملک بن مروان، ولید بن عبدالملک، سلیمان بن عبدالملک، عمر بن عبدالعزیز، یزید بن عبدالملک، اور ولید بن یزید بن عبدالملک۔

ولید بن یزید بن عبدالملک نے چار سال حکومت [illegible] کر دیا گیا، اس کے بعد فتنے برپا ہو گئے اور حالات [illegible] خلفشار ہو گیا اور ولید بن یزید کے بعد کسی ایک خلیفہ پر آج تک پوری امت متفق نہیں ہو سکی، کیونکہ بنو امیہ کے باقی افراد کی طرف سے فتنے شروع ہو گئے تھے اور اندلس میں عباسیوں کے خلاف مروانیوں نے غلبہ حاصل کر لیا تھا حتیٰ کہ خلافت کا صرف نام باقی رہ گیا تھا، جبکہ پہلے مشرق، مغرب، شمال جنوب ہر طرف مسلمانوں کا غلبہ تھا اور خلیفہ کی اجازت کے بغیر کسی جگہ کوئی حاکم نہیں ہو سکتا تھا اور سب جگہ خطبات میں ایک ہی خلیفہ کا نام لیا جاتا تھا۔

---

[1] امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ، سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۲۸۲، مطبوعہ مجتبائی پاکستان لاہور، ۱۴۰۵ھ

[2] امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ، جامع ترمذی ص ۳۲۳، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی۔

[3] امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ، مسند احمد ج ۴ ص ۲۷۳، ج ۵ ص ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۱، ۲۲۱، ۲۰۲، مطبوعہ دار الفکر بیروت

Ataunnabi.com

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اور رسول تم کو جو احکام دیں ان کو قبول کر لو اور جن کاموں سے تم کو منع کریں ان سے باز رہو

شرح صحیح مسلم

(جلد خامس)

اقضیہ، لقطہ، جہاد، امارہ

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

ناشر

فرید بک سٹال، ۳۸ اردو بازار لاہور ۲

WWW.NAFSEISLAM.COM

دعا گو

نعمان عطاری

امام حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کچھ لوگ حضرت معاویہؓ اور حضرت عبد اللہ بن زبیر کو بُرا بھلا کہتے ہیں اور ان پر لعنت کرتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا

ان پر لعنت کرنے والے اللہ کی لعنت کے مستحق ہیں

سند صحیح

كتب إليَّ أَبُو عَبْد اللَّه مُحَمَّد بن أحْمَد بن إبْرَاهيم، أَنَا مُحَمَّد بن أحْمَد السعدي، أَنَا عُبَيْد اللَّه بن مُحَمَّد العكبري قال: قُرِىء على أبي القاسم البغوي، نَا شيبان، نَا أبو هلال، نَا قتادة، عَن الحَسَن قال:

قلت: يا أبا سعيد، إنا ناساً يشهدون على مُعَاوِيَة وذويه أنهم في النار، فقال: لعنهم الله، وما يدريهم انهم في النار؟.

أَنْبَانَا[1] أبو طاهر الحافظ، أَنَا جَعْفَر بن أَحْمَد القارىء، أَنَا أَبُو عَبْد اللَّه الحُسَيْن بن عُمَر بن مُحَمَّد بن أَحْمَد العلاّف المقرىء، أَنَا أَبُو حفص عُمَر بن أَحْمَد بن عُثْمَان بن شاهين المروزُوذي، نَا الحُسَيْن بن أَحْمَد بن بسطام، عَن مُحَمَّد بن عَبْد اللَّه بن أبي الشوارب، نَا بشر ابن المفضل، عَن أبي الأشهب قال:

قيل للحسن: يا أبا سعيد، إنّ ها هنا قوماً يشتمون، أو يلعنون مُعَاوِيَة وابن الزبير، فقال: على أولئك الذين يلعنون لعنة الله[2].

أَنْبَانَا أَبُو مُحَمَّد عَبْد الجبّار بن مُحَمَّد بن أَحْمَد الفقيه.

ح **وحَدَّثَنَا** أَبُو الحَسَن عَلي بن سُلَيْمَان المرادي عنه قال: أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْر أَحْمَد بن

(١) كتب فوقها في «ز»: ملحق.

(٢) كتب بعدها في «ز»: إلى.

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء التاسع والخمسون

معالي - مغيث

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

دعاگو
نعمان عطاری

امام حسن فرماتے ہیں میری رائے یہ ہے کہ تم معاویہ رضی اللہ عنہم پر جمع ہوجاؤ

(۱۶۷۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتُوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَعَهُ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ : إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ يُصْلِحُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

قَالَ سُفْيَانُ قَوْلُهُ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُعْجِبُنَا جِدًّا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَغَيْرِهِ عَنْ سُفْيَانَ. [صحیح]

(۱۶۷۰۹) ابوبکرہ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو دیکھا اور حسن آپ کے پہلو میں تھے۔ کبھی آپ لوگوں کی طرف اور کبھی حسن کی طرف دیکھتے اور فرما رہے تھے: یہ میرا بیٹا سردار ہے، شاید اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں دو مسلمانوں کی بڑی جماعتوں میں صلح کروائے۔

(۱۶۷۱۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَآدَمُ قَالاَ حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ زَادَ آدَمُ قَالَ الْحَسَنُ : فَلَمَّا وَلِيَ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا أُهَرِيقَ فِي سَبَبِهِ مِحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ.

(۱۶۷۱۰) تقدم قبلہ

(۱۶۷۱۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَوْ نَظَرْتُمْ مَا بَيْنَ جَابَرْسَ إِلَى جَابَلْقَ مَا وَجَدْتُمْ رَجُلاً جَدُّهُ نَبِيٌّ غَيْرِي وَغَيْرَ أَخِي وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْتَمِعُوا عَلَى مُعَاوِيَةَ ﴿وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ﴾

قَالَ مَعْمَرٌ : جَابَرْسُ وَجَابَلْقُ الْمَغْرِبُ وَالْمَشْرِقُ. [صحیح]

(۱۶۷۱۱) حسن بن علی ؓ فرماتے ہیں کہ اگر تم مشرق و مغرب کے درمیان کوئی بھی ایسا شخص پاؤ جس کا نانا نبی ہو میرے اور میرے بھائی کے علاوہ تو میری رائے یہ ہے کہ تم معاویہ پر جمع ہو جاؤ: ﴿وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ﴾ [الانبیاء ۱۱۱]

(۱۶۷۱۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ

(ح) قَالَ وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لَمَّا صَالَحَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ. وَقَالَ هُشَيْمٌ : لَمَّا سَلَّمَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الأَمْرَ إِلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِالنُّخَيْلَةِ قُمْ فَتَكَلَّمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَكْيَسَ الْكَيْسِ التُّقَى وَإِنَّ أَعْجَزَ الْعَجْزِ الْفُجُورُ أَلاَ وَإِنَّ
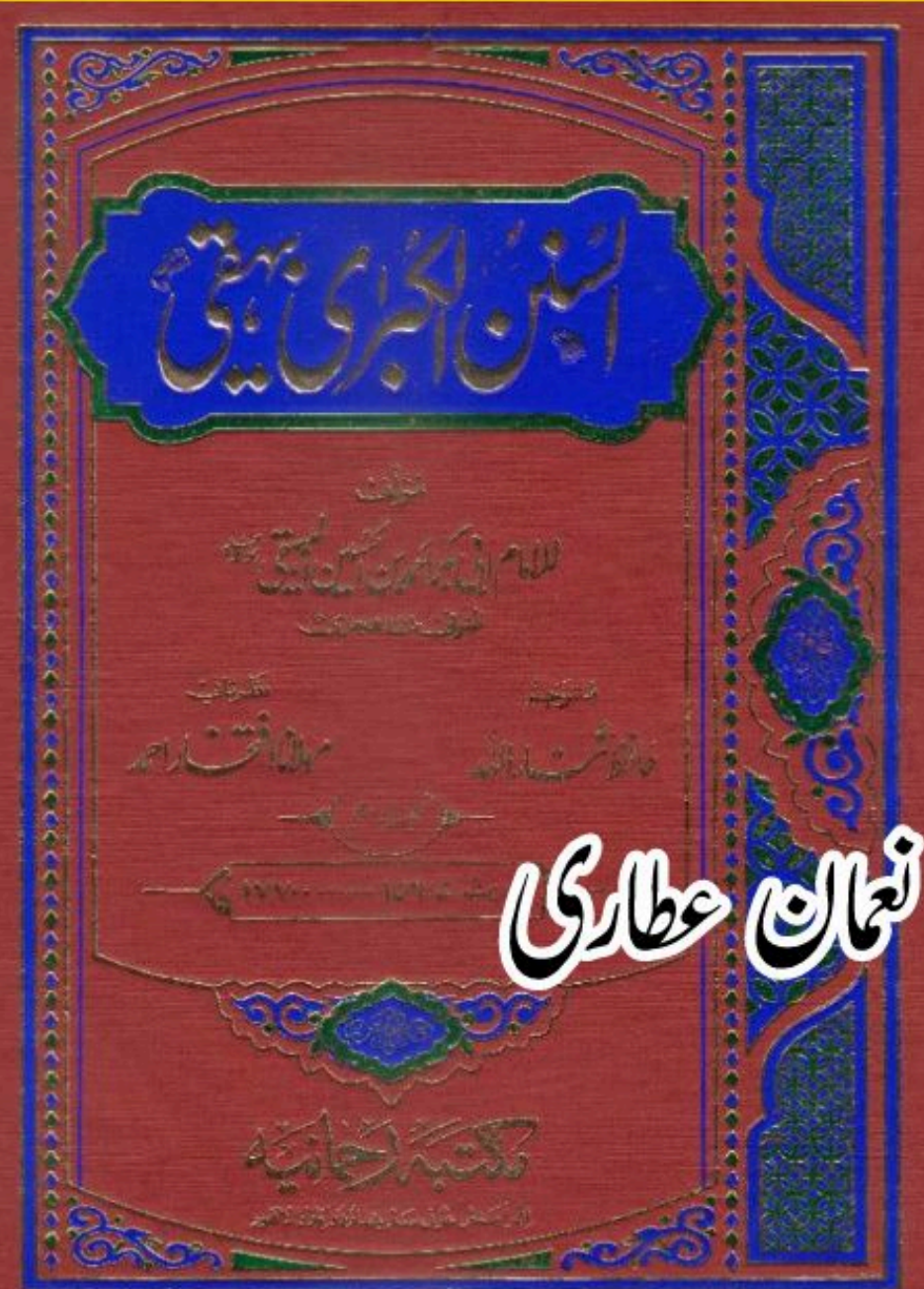
امیر معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بہت گہرے آدمی ہیں۔آپ کی حاضر جوابی نہایت پاکیزہ ہے آپ پر حلم اور بردباری غالب ہے

اہل کوفہ سے گفتگو:

سیفؒ ابو حارثہ اور ابو عثمان ؒ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جب اہل کوفہ امیر معاویہ ؓ کے پاس آئے تو انہوں نے ان لوگوں کو ایک جداگانہ گھر میں ٹھہرایا پھر خلوت میں ان سے گفتگو کیا کرتے تھے اور وہ بھی ان سے باتیں کرتے تھے۔ جب وہ گفتگو کر چکے تو امیر معاویہ ؓ نے فرمایا:

معصیت کی مذمت:

تمہیں صرف حماقت کا حصہ ملا ہے۔ بخدا! مجھے کوئی معقول اور صحیح گفتگو نہیں معلوم ہوئی اور نہ تمہارے کلام میں معقول دلیل ہے' نہ علم و بردباری ہے اور نہ قوت بیان ہے۔ اے صعصعہ! تم پرلے درجے کے احمق ہو۔ تم جو چاہو کرو اور جو چاہو کہو۔ مگر احکام خداوندی کو ترک نہ کرو کیونکہ ہر چیز قابل برداشت ہے۔ مگر اللہ کی نافرمانی (قابل برداشت) نہیں ہے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان جو اختلافات ہیں' تم ان کے بارے میں مختار و مالک ہو"۔

نصیحت کا اثر:

چنانچہ اس کے بعد امیر معاویہ ؓ نے دیکھا کہ وہ نماز میں شریک ہوتے ہیں اور جماعت کے واعظ کی محفل میں بھی شریک ہوتے تھے۔ ایک دن امیر معاویہ ؓ ان کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے کو پڑھا رہے ہیں۔ اس وقت انہوں فرمایا:

جماعت سے وفاداری:

"تم میرے سامنے دور جاہلیت کے تنازعات پیش کرتے رہے۔ تم جہاں چاہو چلے جاؤ۔ بہر حال تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اگر تم مسلمانوں کی جماعتی اکثریت کے ساتھ رہو گے تو تمہیں خوش نصیب ہو گے وہ لوگ نہیں ہوں گے اور اگر تم نے جماعت کو چھوڑ دیا تو تمہی بدنصیب رہو گے وہ لوگ نہیں ہوں گے بلکہ تم کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے"۔

اس پر ان لوگوں نے ان کی تعریف کی اور جزائے خیر کی دعا مانگی۔ پھر امیر معاویہ ؓ نے کہا:

"اے ابن الکنواء! میں کس قسم کا آدمی ہوں؟"۔ وہ بولا:

امیر معاویہ ؓ کی تعریف:

آپ بہت گہرے آدمی ہیں۔ آپ کی سخاوت و فیاضی بہت وسیع ہے۔ آپ کی حاضر جوابی نہایت پاکیزہ ہے آپ پر حلم اور بردباری غالب ہے جو اسلام کا ایک بہت بڑا رکن ہے۔ آپ نے خطرناک سرحدوں کی حفاظت کی ہے۔

اس کے بعد امیر معاویہ ؓ نے دریافت کیا:

"تم مجھے مختلف شہروں کا حال بتاؤ کیونکہ (مجھے) تم اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ عقلمند معلوم ہوتے ہو"۔

مختلف شہریوں کا حال:

وہ بولا:

"ان شہریوں سے میں نے خط و کتابت کی اور انہوں نے بھی مجھ سے خط و کتابت کی وہ مجھے نہیں پہچان سکے مگر میں ان سب کو پہچان گیا ہوں"۔

امیر معاویہ کا جذبہ صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کابس بن ربیعہ حضور ﷺ کے مشابہ تھے ایک دن وہ امیر معاویہ کے پاس آئے تو آپ استقبال کے لیئے کھڑے ہوئے اور ساتھ ان کی پیشانی پر بوسہ دیا اور حضور ﷺ کی مشابہت کی وجہ سے مرغاب کا علاقہ انہیں دے دیا.

اپنے ہاتھ میں لیا اپنی مسند پر لا کر بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھے اور ان سے آمد کی وجہ دریافت کی ان کی تمام ضروریات کو پورا کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدام نبوی سے محبت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر کا وظیفہ تین ہزار اور حضرت اسامہ کا تین ہزار پانچ سو مقرر فرمایا اس پر حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے والد بزرگوار سے عرض کیا کہ انہوں نے کسی جنگ میں مجھ پر سبقت نہیں کی ہے لہٰذا ان کے وظیفہ میں زیادتی کی وجہ کیا ہے اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کے والد کو بارگاہ نبوی میں زیادہ منزلت حاصل تھی اور وہ حضور علیہ السلام کو تمہارے باپ سے زیادہ محبوب تھے اور اسی طرح اسامہ بھی تم سے زیادہ محبوب نبوی تھے یہی وجہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب (اشارہ اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر کی طرف) پر ترجیح دی ہے۔

امیر معاویہ کا جذبہ صادق

کابس بن ربیعہ حضور علیہ السلام کے مشابہ تھے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بات معلوم ہوگئی تھی ایک مرتبہ جناب کابس امیر معاویہ کے پاس تشریف لائے تو امیر معاویہ ان کے استقبال کے لیے کھڑے ہوگئے[1] آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا اور ان کو اپنی مسند پر لا کر بٹھایا۔ ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور حضور علیہ السلام کی شباہت کی وجہ سے مرغاب کا علاقہ انہیں عنایت کیا۔

قرابت نبوی کی وجہ عفو و درگذر

عباسی حاکم جعفر بن سلیمان امام مالک رضی اللہ عنہ پر بہت ناراض ہوا اور آپ کو کوڑوں سے پٹوایا

وصل[2] سے آگے ہے جو نسبت تھی اس کی وجہ سے ان کا پورا اعزاز و اکرام کیا لیکن شریعت کے احکام کے مطابق بغیر حائل کے ان کا ہاتھ ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں نہ لیا۔ ان کا یہ فعل موجودہ دور کے ترقی پسند حضرات کے لیے مشعل راہ ہے۔ نامعتبر دیا اعلیٰ اللہ

[1] امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے استقبال کرنے سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اکابرین کا کھڑے ہو کر استقبال کرنے میں کوئی شرعی قباحت نہیں ورنہ ان صحابہ سے ایسا خلاف شرع فعل صادر نہ ہوتا۔ مترجم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ
امیر معاویہ فرماتے ہیں میں نے قینچی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک تراشے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا: وَلِلْمُقَصِّرِينَ. قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ. قَالُوا: وَلِلْمُقَصِّرِينَ. قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ: وَلِلْمُقَصِّرِينَ

بالکتروانے والوں کی۔ کہا: اے اللہ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگ نے عرض کی: اور بال ترشوانے والوں کی۔ یہ تین دفعہ کہا اور پھر کہا: اور بالکتروانے والوں کی بھی۔

1729 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: حَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ

عبداللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ بن اسماء، نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک منڈایا اور آپ کے صحابہ میں سے ایک جماعت نے بھی جب کہ کچھ نے بال کتروائے۔

1730 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ

ابو عاصم، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے قینچی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک تراشے۔

128 - بَابُ تَقْصِيرِ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ

عمرہ کے بعد تمتع کرنے والوں کا بال کتروانا

1731 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يَحِلُّوا وَيَحْلِقُوا أَوْ يُقَصِّرُوا

محمد بن ابوبکر، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، کریب سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکرم مکہ مکرمہ پہنچے تو اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دیں، سر منڈائیں یا بال کتروائیں۔

129 - بَابُ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

قربانی کے دن زیارت کرنا

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ

ابوالزبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن

1729- راجع الحدیث: 1639

1730- صحیح مسلم: 3012,3011

1731- راجع الحدیث: 1545

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے بعد اختلاف سے بچنا اگر پھر بھی تم نے اتحاد توڑ لیا تو سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس چلے جانا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اتباع پر ابھارا کرتے تھے اور ترغیب دلاتے کہ جب لوگوں میں اختلافات اور فرقت واقع ہو تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس شام کی طرف ہجرت کرنا۔

ابن ابی الدنیا نے اپنی سند کے ساتھ روایت بیان کی ہے کہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ

میرے بعد اختلاف اور اپنا اتحاد توڑنے سے بچنا اگر پھر بھی تم نے اتحاد توڑ دیا تو یاد رکھو معاویہ رضی اللہ عنہ شام میں ہوں گے (ان کے پاس چلے جانا) کیونکہ اگر تم ایک دوسرے کی رائے پر ہی کاربند رہے تو اس فتنہ پر غلبہ کیسے پاؤ گے۔

(تاریخ مدینہ دمشق ذکر من اسمہ معاویہ رضی اللہ عنہ جز:59،ص:124)

مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

میرے پاس "الاصابۃ" کا جو نسخہ موجود ہے اس میں اسی طرح ہی لکھا ہوا تھا۔

روایت پر بحث!

ظاہر ہے کہ لفظ "کیف" اس روایت میں ایسے فعل محذوف کا معمول ہے جس پر سیاق کلام دلالت کر رہا ہے اور "یستبزھا" کی "ھا" ضمیر "فرقۃ" کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اب اس نحوی بحث کو مدنظر رکھتے ہوئے اس روایت کا معنی یوں بنے گا کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس بات پر ابھارا کرتے تھے کہ جب خلفائے راشدین کی وفات کے بعد ایک ایسا فتنہ آئے گا جس سے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جدا جدا ہو جائیں گے تو تم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف ہجرت کرنا اور ان کی عظمت رائے اور حسن تدبیر کی وجہ سے اس فتنے میں معاملہ ان کے سپرد کر دینا۔
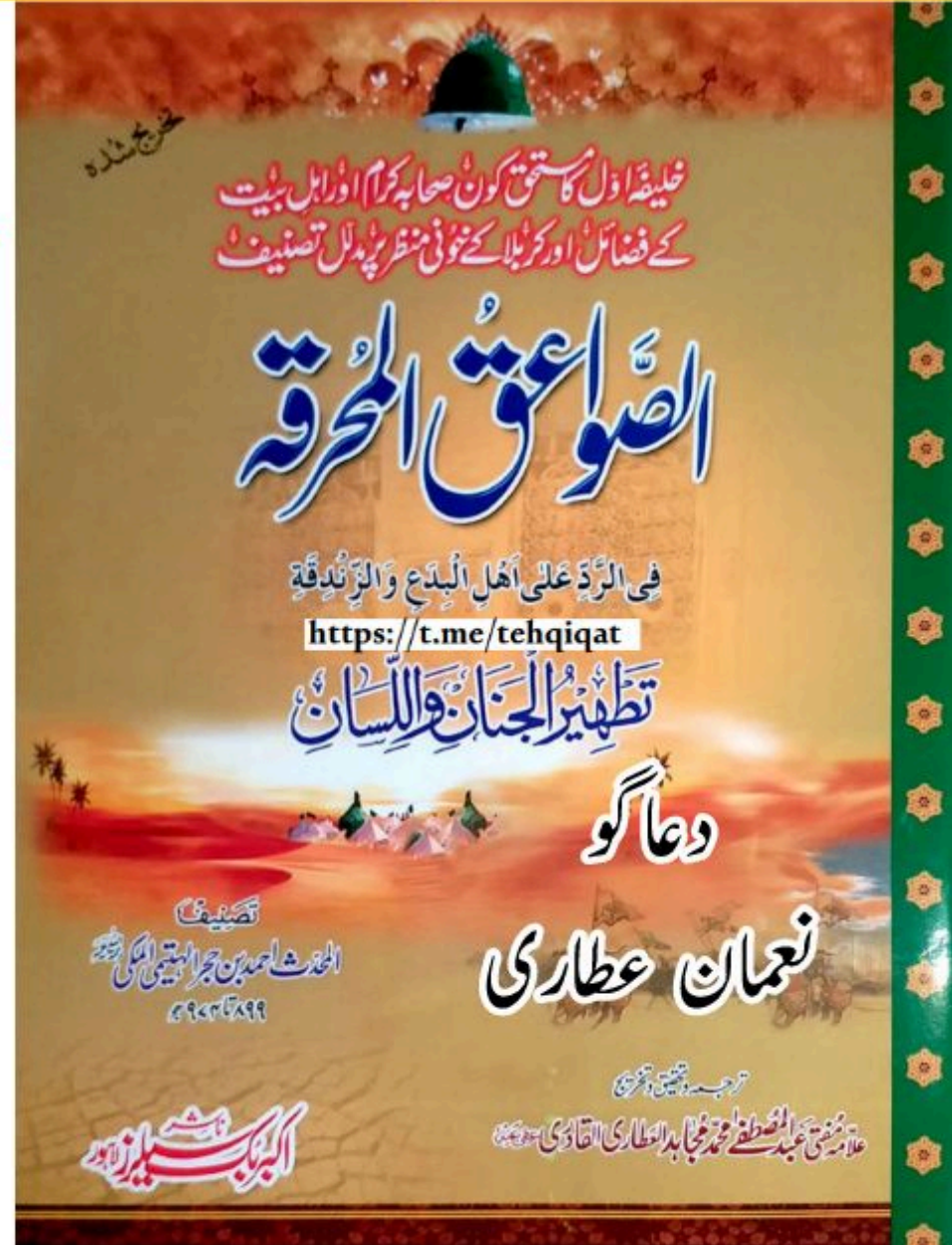
فتاویٰ بریلی شریف میں ہے جو پیر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذاللہ برا کہے وہ خود کافر و جہنمی ہے

ص 273

گئے ہیں اس کی بھنک تک نہ سنیں گے اور وہ اپنی من مانی مرادوں میں ہمیشہ رہیں گے انہیں غم میں نہ ڈالیگی بڑی گھبراہٹ فرشتے ان کی پیشوائی کو آئیں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا سچا اسلامی دل اپنے رب عزوجل کا یہ ارشاد عام سن کر کبھی کسی صحابہ پر نہ سوئے ظن کر سکتا ہے نہ ان کے اعمال کی تفتیش۔

مذکورہ عبارتوں سے صاف ہوگیا کہ سب صحابی جنتی ہیں جو کسی صحابہ کو کافر کہے وہ جنتی کو کافر کہتا ہے اور جو ایسا عقیدہ رکھے خارج از ایمان ہے اور صحابہ کو کافر جانکر خود جہنمی بنتا ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابی رسول ہیں اور صحابی رسول کے بابت اللہ کا فرمان گزرا لہٰذا یہ پیر حضرت امیر معاویہ کو کافر کہہ کر خود کافر اور جہنمی بنا اور حدیث شریف میں ہے بخاری شریف، مسلم شریف، احمد، اور ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا خیر الناس قرنی یعنی میری صدی کے لوگ (صحابہ) سب سے بہتر ہیں اور ترمذی شریف میں ہے: لا تمس النار مسلما رانی او رای من رانی رواہ عن جابر یعنی آگ (جہنم) اس مسلم کو نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے (صحابہ) کو دیکھا، اور صحابہ کرام کو جو گالی دے اس پر اللہ و رسول ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت برستی ہے حدیث شریف میں ہے: من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین اور دوسری حدیث شریف میں ہے: ان اللہ اختارنی واختارلی اصحابا فجعل لی منہم وزراء وانصارا واصھارا فمن سبھم فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا رواہ الطبرانی والحاکم یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میرے صحابہ کو چن لیا اور میرے لئے ان ہی میں سے وزیر اور انصار اور سسرالی رشتہ دار بنائے تو جو شخص ان کو گالی دے اس پر اللہ اور ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے اور اللہ اس کا نہ نفل قبول فرماتا ہے نہ فرض اس
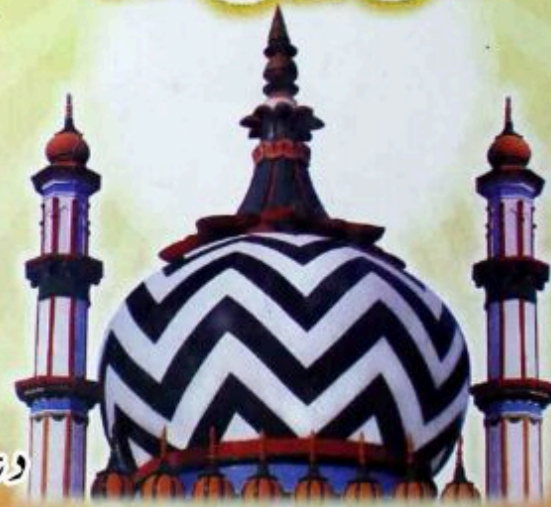
قبیصہ بن جابر فرماتے ہیں کہ میں امیر معاویہ کی صحبت میں رہا ہوں میں نے آپ سے زیادہ حلیم عقیل اور ذی فہم کسی اور شخص کو نہیں پایا۔

حضرت امیر معاویہ کا تحمل:۔

آپ کا تحمل ضرب المثل تھا چنانچہ ابن ابی الدنیا اور ابوبکر بن ابی عاصم نے آپ کے حلم پر ایک کتاب تک لکھی ہے' ابن عون کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ معاویہ تم سیدھے ہو جاؤ ورنہ ہم خود تمہیں سیدھا کر دیں گے آپ نے فرمایا تم مجھے کس چیز سے سیدھا کرو گے اس نے کہا' لکڑی مار مار کر! آپ نے فرمایا اچھا تو اس وقت میں سیدھا ہو جاؤں گا۔

قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی صحبت میں بہت رہا ہوں۔ میں نے آپ سے زیادہ حلیم' عقیل اور ذی فہم کسی اور شخص کو نہیں پایا' آپ جاہلوں سے دیر آمیز تھے اور بڑے با تدبیر تھے۔

جنگ میں شرکت اور امارت:۔

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کی جانب لشکر روانہ فرمایا تو حضرت معاویہ بھی اپنے بھائی یزید ابن ابوسفیان کے ہمراہ ملک شام چلے گئے تھے اور وہیں مقیم رہے جب یزید ابن ابو سفیان کا انتقال ہوگیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت سیدنا ابو وقاص فرماتے ہیں میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے بعد سیدنا معاویہ سے بڑھ کر کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں دیکھا

سند حسن

ح وأنْبَانا أبو طاهر الأصبهاني، أنا نصر بن أحمد بن البطر، قالا: أنا أبو الحسن محمد بن أحمد بن رزقوية[٥]، أنا علي بن محمد بن أحمد المصري، نا بكر بن سهل، نا عبد الله بن يوسف، نا ليث[٦]، نا بكير، عن بُسْر[٧] بن سعيد.

---

(١) من طريقه في البداية والنهاية ٨/ ١٤٢.
(٢) تاريخ خليفة بن خياط ص٢٠٧ (ت. العمري).
(٣) تاريخ خليفة ص٢١٨.
(٤) ورد في تاريخ الطبري ٦/ ١٦١ حج بالناس سنة إحدى وخمسين يزيد بن معاوية، وقال بعضهم حج يزيد سنة خمسين، وقال بعضهم الآخر حج معاوية.
(٥) في «ز»: زرقويه.
(٦) من طريقه في البداية والنهاية ٨/ ١٤٢ وسير الأعلام ٣/ ١٥٠ وتاريخ الإسلام ص٣١٣.
(٧) تحرفت في «ز»، والبداية والنهاية إلى: بشر.

أن سعد بن أبي وقاص قال: ما رأيت أحداً بعد عثمان أقضى بحق من صاحب هذا الباب - يعني مُعَاوِيَة -.

أخْبَرَنَا أبو بكر اللفتواني، أنا أبو عمرو بن مندة، أنا أبو محمد بن يوة، أنا اللنباني[١]، نا ابن أبي الدنيا، نا أبو بكر التميمي، والحسن بن يحيى، قالا: نا عبد الرزاق[٢]، أنا معمر، عن الزهري، عن حميد بن عبد الرحمن، نا المسور بن مخرمة.

أنه وفد على مُعَاوِيَة، فلما دخلتُ عليه - حسبت أنه قال: سلمت عليه - فقال: ما فعل طعنك على الأئمة يا مِسْوَر، قال: قلت: أرفضنا من هذا، وأحسن فيما قدمنا له، قال: لتكلمني بذات نفسك، قال: فلم أدع شيئاً أعيبه عليه إلاّ أخبرته به، فقال: لا تبرأ من الذنوب، فهل لك من ذنوب تخاف أن تهلكك إنح لم يغفرها الله لك؟ قال: قلت: نعم، يعني قال: فما يجعلك أحق بأن ترجو المغفرة مني، فوالله لما إليّ من الصلاح[٣] بين الناس، وإقامة الحدود، والجهاد في سبيل الله، والأمور العظام التي نحصيها والتي لا نحصيها أكثر مما نلي، وإني لعلى دين يقبل الله فيه الحسنات ويعفو عن السيئات، ووالله على ذلك ما كنت لأخير بين الله وغيره إلاّ اخترت الله على ما سواه، قال: ففكرت حين[٤] قال لي ما قال،

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩هـ - ٥٧١هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء التاسع والخمسون

معالي - مغيث

نعمان عطاری

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک وتر پڑھا تو لوگوں نے اس عمل کو ناپسند کیا جب یہ. سوال ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا معاویہ نے سنت پر عمل کیا ہے

(٦٨٧٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ، فَسُـ
ابْنُ عَبَّاسٍ ؟ فَقَالَ :أَصَابَ السُّنَّةَ.

(۶۸۷۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت وتر پڑھے تو لوگوں نے ان کے اس عمل کو ناپسند کیا۔ ا
بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے سنت پر عمل کیا۔

(٦٨٧٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :سَمَرَ ابْنُ مَسْعُودٍ ،وَحُذَيْفَةُ عِـ

بْنِ عُقْبَةَ ، ثُمَّ خَرَجَا فَتَقَاوَمَا ، فَلَمَّا أَصْبَحَا رَكَعَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا رَكْعَةً.

حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما نے ولید بن عقبہ کے پاس رات کو گفتگو
پس میں باتیں کرتے ہوئے باہر آئے، جب صبح ہوگئی تو ان میں سے ہر ایک نے ایک رکعت ادا کی۔

دَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً ، أُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، إِنْ شِئْتَ.

ضرت جریر بن حازم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ کیا میں ایک رکعت وتر پڑھ سکتا ہوں؟
مایا کہ ہاں اگر تم چاہو۔
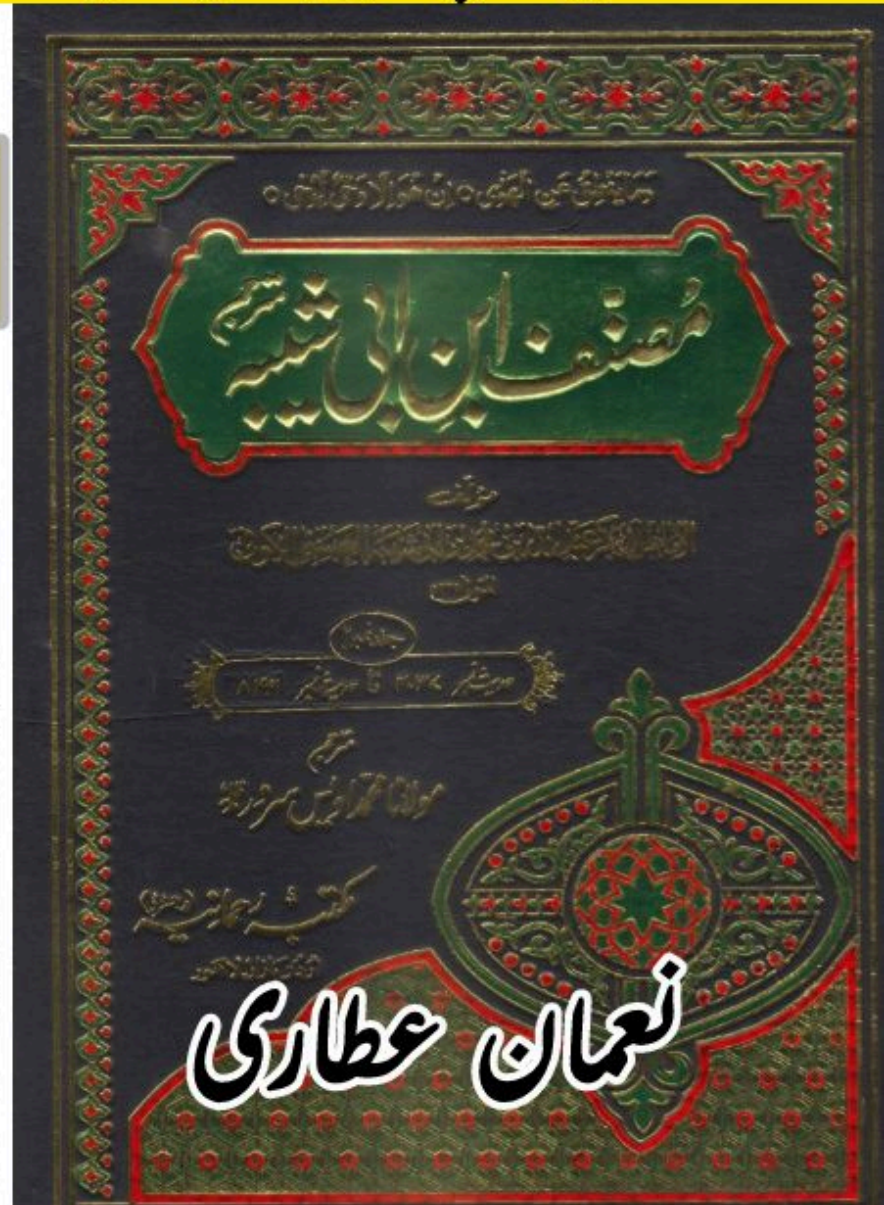
امام محمد بن شہاب زہری کا فرمان

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں
سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے سالہا سال سیدنا عمر فاروق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی سیرت پر عمل یوں کیا کہ اس
میں زرا برابر بھی کوتاہی نہیں کی

دعاگو
نعمان عطاری

(السنہ لابی بکر بن خلال 683 وسند صحیح)

1

سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہنا

اتنا بڑا جرم ہے جتنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو

برا کہنا ہے

(صواعق محرقہ ص۱۰۲)

2

حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسلامی حکومت کے بہت بڑے سردار تھے

(صواعق محرقہ ص۱۰۵)

دعاگو

نعمان عطاری

بشارت فتح شام بزبان خیرالانام ﷺ

حضور ﷺ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ تشریف

لے جارہے تھے آپ ﷺ سے ملک شام کا ذکر کیا گیا صحابی

نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم ملک شام کیسے فتح کرسکتے

ہیں وہ تو روم میں ہے آپ ﷺ نے اپنا مبارک عصا حضرت سیدنا

امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے کندھے پر رکھتے ہوئے فرمایا اللہ عزوجل اس

(یعنی امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ)

کے زریعے کافی ہوگا

(تاریخ ابن عساکر معاویہ بن ابی سفیان ج۵۹ص۹۲

سیر اعلام النبلاء معاویہ بن ابی سفیان ج٤ص۲۹۰)

دعاگو

نعمان عطاری

سمعت عَلي بن جميل[١] قال: سمعت عَبْد اللّه بن المبارك يقول:

مُعَاوِيَة عندنا محنة، فمن رأيناه ينظر إلى مُعَاوِيَة شزراً، اتهمناه على القوم، أعني على أصحاب مُحَمّد ﷺ[٢].

قال: وأنا عَبْد اللّه، نَا مَحْمُود بن أَحْمَد بن الفرج، نَا إِسْمَاعيل بن عَمْرو البجلي، نَا أصحابنا، عَن سفيان قال:

جاءه رجل فقال: ما تقول في شتم مُعَاوِيَة؟ فقال: متى عهدك بشتيمة فرعون، قال: ما خطر ببالي قال: ففرعون أولى بالشتم.

أَنْبَانَا أَبُو مُحَمّد عَبْد الجبّار بن مُحَمّد، وحَدّثنا أَبُو الحَسَن المرادي عنه، أَنَا أَبُو بَكْر البيهقي ـ إجازة ـ أنا أَبُو بكر بن الحارث الأصبهاني، أَنَا أَبُو مُحَمّد بن حيّان، نَا الحَسَن بن عَلي الطوسي قال: سمعت أبا سعيد الدارمي قال: سمعت أبا توبة الحلبي يقول:

مُعَاوِيَة ستر لأصحاب النبي ﷺ، فإذا كشف الرجل الستر اجترأ على ما وراءه[٣].

أَخْبَرَنَا أَبُو الحَسَن عَلي بن أَحْمَد المالكي، نَا ـ وأَبُو منصور مُحَمّد بن عَبْد الملك، أَنَا أَبُو بكر الحافظ[٤]، أَنَا مُحَمّد بن أَحْمَد بن رزق البزاز[٥]، نَا أَبُو إِسْحَاق إِبْرَاهيم بن مُحَمّد بن يَحْيَىٰ النيسابوري، نَا أَبُو عَمْرو أَحْمَد بن مُحَمّد بن أَحْمَد الحيري ـ قراءة عليه ـ نا عُثْمَان بن سعيد قال: سمعت الربيع بن نافع يقول:

مُعَاوِيَة بن أَبي سُفْيَان ستر أصحاب النبي[٦] ﷺ، فإذا كشف الرجل الستر اجترأ على ما وراءه.

أَخْبَرَنَا أَبُو القَاسِم بن السَّمَرْقَنْدي، أَنَا أَبُو الحُسَيْن بن النَّقُّور، أَنَا أَبُو طاهر المخلّص، نَا عَبْد اللّه بن مُحَمّد بن زياد ـ إملاء ـ قال: سمعت عَبْد الملك بن عَبْد الحميد بن عَبْد الحميد[٧] بن ميمون بن مهران[٨] يقول: قال لي أَحْمَد بن حنبل: يا أبا الحَسَن إذا رأيت رجلاً يذكر أحداً من أصحاب رَسُول الله ﷺ بسوء فاتّهمه على الإسلام.

---

(١) كذا رسمها بالأصل، وفي «ز»: حميد.
(٢) البداية والنهاية ٨/ ١٤٨.
(٣) من طريق أبي توبة الربيع بن نافع الحلبي رواه ابن كثير في البداية والنهاية ٨/ ١٤٨.
(٤) رواه أبو بكر الخطيب في تاريخ بغداد ١/ ٢٠٩.
(٥) كذا بالأصل و«ز»، وفي تاريخ بغداد: البزار.
(٦) في تاريخ [illegible] الله.
(٧) فوقها ضبة بالأصل و«ز».
(٨) ترجمته في تهذيب الكمال ١٢/ ٥٢.

دعا گو

نعمان عطاری

امام حلبی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے

امیر معاویہ اصحاب النبی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے لیے پردہ

ہیں جب کوئی آدمی پردہ اٹھاتا ہے تو

وہ پس پردہ چیز پر دلیر ہوجاتا ہے

(تاریخ دمشق ج۵۹ ص۲۰۹ صحیح)

حضرت ابودردا نے فرمایا میں نے نبی کریم علیہ السلام کے بعد آپ سے زیادہ مشابہت رکھنے والی نماز پڑھنے والا یعنی امیر معاویہ سے زیادہ کوئی نہیں دیکھا

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ص۱۳۵ رجالہ ثقات

عمرو بن يحيى بن سعيد الأموي عن جده ، قال : دخل معاوية على عُمر ، وعليه حُلَّةٌ خضراء . فنظرَ إليها الصحابة . قال : فوثبَ إليه عُمر بالدِّرَّة ، [illegible] الله الله يا أميرَ المؤمنين ، فيم فيمَ ؟ فلم يكلِّمْهُ حتى [illegible] ما في قومك مثله ؟ قال : ما رأيتُ وما بلغني إلا خيراً ، ولكنه رأيته ، وأشار بيده ، فأحببتُ أنْ أضَعَ منه[1] .

135 / 567

قال أحمدُ بنُ حنبل : فُتِحت قَيْسارِيَّةُ سنةَ تسع عشرة وأميرُها معاوية[2] .

وقال يزيد بن عَبيدة: غزا معاويةُ قبرص سنةَ خمسٍ وعشرين[3] .

وقال الزُّهري : نزَعَ عثمانُ عُمير بنَ سعد ، وجمَعَ الشامَ لمعاوية .

وعن الزُّهري قال : لم يَنْفَرِدْ مُعاويةُ بالشام حتى استُخلِفَ عُثمان .

سعيد بن عبد العزيز : عن إسماعيل بن عُبيد الله ، عن قيس بن الحارث ، عن الصُّنابحي ، عن أبي الدرداء ، قال : ما رأيتُ أشبهَ صلاةً برسول الله ﷺ من أميركم هذا ، يعني معاوية[4] .

وكيع : عن الأعمش ، عن أبي صالح قال : كان الحادي يحدو بعثمان :

---

(١) ذكره ابن كثير ٨ / ١٢٥ ، وزاد في آخره : ما شمخ .

(٢) « تاريخ دمشق » لأبي زرعة ١ / ١٧٩ .

(٣) أخرجه أبو زرعة ١ / ١٨٤ في « تاريخ دمشق » من طريق الوليد بن عتبة ، عن الوليد بن مُسْلم ، عن عثمان بن حصن بن علاق ، عن يزيد بن عبيدة . .

(٤) رجاله ثقات . وقد تحرف في المطبوع « عبيد » . إلى « عبد » ، والصُّنابحي ـ وقد تصحف في المطبوع إلى « الصُّنابحي » ـ : هو عبد الرحمن بن عُسيلة المرادي أبو عبد الله ثقة من كبار التابعين ، قدم المدينة بعد موت النبي ﷺ بخمسة أيام ، مات في خلافة عبد الملك .

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى
٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء الثالث

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه

شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء

محمد نعيم العرقسوسي و مأمون صاغرجي

مؤسسة الرسالة

دعاگو

نعمان عطاری

فرمایا۔ اگر وہ تقوے کی نیت سے نہیں کھاتی تو بہتر ہے ورنہ وہ رافضی فقہ کی
پیرو شمار ہوگی۔ پھر فرمایا۔ ایک بزرگ تھا جو خرگوش کا گوشت نہیں کھاتا تھا۔ کسی نے
پوچھا کہ یہ پرہیز کس لیے ہے؟ بزرگ نے کہا جس چیز کو بزرگانِ دین میں سے ایک نے
بھی حرام قرار دیا ہو [illegible] سے اجتناب بہتر ہے، چنانچہ خرگوش کی حرمت کے بارے
[illegible] عرض کیا۔ بعض سادات
حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں اچھا عقیدہ نہیں رکھتے اور انہیں حضرت علیؓ کے دشمنوں میں
شمار کرتے ہیں۔ فرمایا —— جب تک تمام صحابہ کرام کے بارے میں اعتقاد درست
[illegible] تک ایمان کامل نہیں ہوتا۔ حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ اہلِ جنت مزیّن تختوں
[illegible] سامنے بیٹھے ہوں گے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔
[illegible] اور زبیرؓ بہشت کے تختوں میں آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ پس اس
سے معلوم ہوا کہ مذکورہ تینوں حضرات میں کوئی عداوت نہ تھی کیونکہ اگر کسی قسم کی مخالفت ہوتی
تو حضرت علی انہیں اس طرح اپنے ساتھ شریکِ مرتبہ ظاہر نہ کرتے۔

بعد ازاں، فرمایا۔ جب اہلِ اسلام کے دونوں فرقوں میں جنگ چھڑ گئی تو طلحہؓ اور
زبیرؓ نے امیر معاویہؓ کے ساتھ مل کر حضرت علیؓ کے خلاف لڑائی کی۔ حضرت علیؓ کے
لشکریوں میں سے ایک آدمی نے حضرت زبیرؓ کا سر کاٹ کر حضرت علیؓ کو پیش کیا۔
آپ نے فرمایا۔ صد افسوس تو نے کتنا بُرا کیا، میں تو اسے قطعاً دشمن نہیں سمجھتا تھا۔

بعد ازاں، فرمایا۔ ایک مرتبہ امام محمد باقرؓ سے پوچھا گیا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت
عمر فاروقؓ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ انھوں نے کہا میں انھیں اپنا دوست سمجھتا
ہوں اور خلیفۂ وقت تسلیم کرتا ہوں۔ لوگوں نے کہا آپ یہ باتیں تقیہ کے طور پر کرتے ہیں۔
انھوں نے کہا اگر میں تقیہ کرتا تو سلطانِ وقت کو بھی نیک کہہ دیتا جو دین کا مخالف ہے۔

بعد ازاں، احمد خان بلوچ کا ذکر چلا۔ فرمایا۔ ابتدا میں وہ شیعہ مذہب میں
[illegible]
خدمت میں آیا، اسی صحبت میں اس کے دل سے باطل اعتقاد رفع ہوگیا اور کامل الیقین

marfat.com

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں

پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے پیر صاحب کا فرمان

اردو ترجمہ

مرآت العاشقین

مرتب سید محمد سعید

سیرت فاؤنڈیشن ۔ لاہور
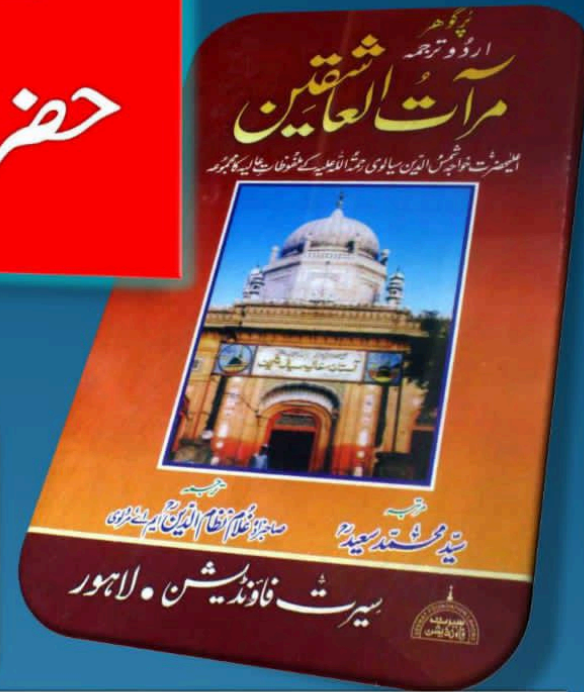
فرمایا ۔ اپنی اس سارنگی پر غلاف چڑھادو ، اگر کچھ کہنا ہے تو سازوں کے بغیر کہو۔

بعد ازاں ، فرمایا ۔ مدراج النبوہ میں لکھا ہے کہ جعفر طیار رض ، امیر معاویہ رض مقداد و طاؤس کی قسم کے سات جلیل القدر صحابہ رض نے سارنگی کی آواز سنی ہے

مولوی نور اللہ پینوی نے عرض کیا کہ بعض لوگ آیت "لہو الحدیث" کو سماع کی حرمت کی دلیل قرار دیتے ہیں ۔ فرمایا ۔ اس آیت سے سماع مراد نہیں ہے ۔ اس [illegible]

[illegible] تو رستم و اسفندیار کے قصے یاد کرکے واپس آتے ۔ اور جب آنحضرت ص قرآن کا وعظ فرماتے تو [illegible] دیوں کی مذمت کے لئے یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

www.facebook.com/Fikr.E.Raza.page1
www.fikreraza.in

علیہ الرحمہ — رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

محدث ابن عساکر فرماتے ہیں حضرت معاویہ جن کے ساتھ شام میں صحابہ و تابعین تھے۔وہ خوف خدا رکھتے تھے اور فرائض ادا کرنے میں محافظ اور دین میں افقہ تھے

البزار، نا أحمد بن محمد بن يونس اليَمَامي، نا عَبْد الرَّزَّاق، قال: سَمعت مَعْمَراً يقول: دخلت مسجد حمص فإذا أنا بقوم لهم رُواء، فظننت بهم الخير فجلستُ إليهم. فإذا هم ينتقصُون عليّ بن أبي طالب، ويقعون فيه. فقمت من عندهم، فإذا شيخ يُصَلّي، ظننت به خيراً فجلست إليه، فلما حسّ بي جلس وسَلّم. فقلت له: يا عبد اللّه، مَا ترى هَؤلاء القوم يشتمون عليّ بن أبي طالب وينتقصُونه، وجعلت أحدّثه بمناقب علي بن أبي طالب، وأنه زوج فاطمة بنت رَسُول الله ﷺ وأبو الحسَن والحسَين، وَابْن عم رَسُول الله ﷺ فقال: يا عبد اللّه ما لقي الناس من الناس؟ لَو أن أحداً نجا من الناس لنجا منهم أبو محمد رحمه الله، هوذا يَشتم وينتقص قلت: ومن أبو محمد؟ قال: الحجاج بن يوسف رحمه الله وجعل يبكي فقمت عنه، وقلت: لا استحل أن أبيت بهَا[1] فخرجت من يومي.

وهذا اليَمَامي ضعيف.

أخْبَرَنا أبو القاسم بن السَمَرْقَنْدِي، أنا أبُو القاسم بن مَسْعَدة، أنا أبو القاسم السهمي، أنا أبو أحمد بن عَدي، أخبرَني إسحاق بن إبرَاهيم، قال: ذكرت اليمامي هذا لعُبَيد الكشوري فقال: هو فينا كالوَاقدي فيكم وَسَيأتي ذكره في هذا الكتاب وذكر من ضعّفه.

وأما ما يحكيه العَامة من تأخير معاوية صَلاة الجمعة إلى يوم السبت، وَرِضَا أهل الشام بذلك فأمر مختلق لا أصْل له، ومعاوية ومن كان معه في عصره بالشام من الصَحابة والتابعين أتقى لله وأشد محافظة على أدَاء فريضة[2]، وأفقه في دينه من أن يخفى عنهم أن ذلك لا يجوز.

وَلم أجد لذلك أصلاً في شيء من الروايات، وَإنما يُحكى بإسناد منقطع: أن بعض مغفلي أهل الشام امتحن بذكر ذلك في العرَاق في زمن الحجاج، فلعَل بعض الناس بَلغه ذلك فعزاه إلى أهْل الشام وانتشر عنه.

وذلك فيما قرأته عَلى أبي محمد عبد الكريم بن حمزة السّلمي، عن أبي بكر

(١) في المطبوعة: هنا.

(٢) في المطبوعة: «فرائضه» وفي خع ومختصر ابن منظور كالأصل.

نعمان علی عطاری

تاريخ مدينة دمشق

الجزء الأول

امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا جو علی و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے درمیان ہوا آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

فرمایا میں سوائے اچھی بات کے کچھ نہیں کہتا اللہ کی ان دنوں پر رحمت ہو

اسناد صحیح

عن معاوية بن صالح(1)، عن يونس بن سيف(2)، عن الحارث بن زياد أن رسول الله ﷺ دعا لمعاوية فقال: «اللهم علمه الكتاب والحساب وقه العذاب»(3).

ذكر صفين والجمل
وذكر من شهد ذلك ومن لم يشهد

٧١٣ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال: قيل لأبي عبد الله ونحن بالعسكر وقد جاء بعض رسل الخليفة وهو يعقوب فقال: يا أبا عبد الله ما تقول فيما كان من علي ومعاوية رحمهما الله؟ فقال أبو عبد الله: ما أقول فيها إلا الحسنى رحمهم الله أجمعين (4).

٧١٤ ـ أخبرنا محمد بن المنذر بن عبد العزيز (5) قال: ثنا أحمد بن الحسن الترمذي قال: سألت أبا عبد الله قلت: ما تقول فيما كان من أمر

٧١٣ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال: قيل لأبي عبد الله ونحن بالعسكر وقد جاء بعض رسل الخليفة وهو يعقوب فقال: يا أبا عبد الله ما تقول فيما كان من علي ومعاوية رحمهما الله؟ فقال أبو عبد الله: ما أقول فيها إلا الحسنى رحمهم الله أجمعين (4).

(3) إسناده ضعيف، وتقدم (٦٩٥). وفيه متابعة ليث بن سعد لعبد الرحمن بن مهدي في الرواية عن معاوية.

(4) إسناده صحيح. وهذا هو مذهب السلف وإحسان القول فيهم والسكوت عما شجر بينهم قال ابن تيمية: وأهل السنة تحسن القول فيهم وتترحم عليهم وتستغفر لهم لكن لا يعتقدون العصمة من الإقرار على الذنوب وعلى الخطأ في الاجتهاد إلا لرسول الله ﷺ ومن سواه فيجوز عليه الإقرار على الذنب والخطأ وهم كما قال تعالى فيهم ﴿أولئك نتقبل عنهم أحسن ما عملوا ونتجاوز عن سيئاتهم﴾ الآية، فتاوى ٤/٤٣٤.

(5) لم أتوصل إلى معرفته.

(6) في إسناده: محمد بن المنذر لم أجد ترجمته.

لأبي بكر أحمد بن محمد ابن هارون بن يزيد الخلال المتوفى سنة ٣١١هـ

دعاگو

نعمان عطاری

دراسة وتحقيق

الدكتور عطية الزهراني

دار الراية للنشر والتوزيع

علیہ الرحمہ — رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام اعمش فرماتے ہیں اگر تم معاویہ کا زمانہ دیکھ لیتے تو تمھیں معلوم ہوتا حکمرانی اور انصاف کیا چیز ہے لوگوں نے پوچھا ان کے حلم کی بات کررہے ہیں

بلکہ خدا کی قسم ان کے عدل کی بات کررہا ہوں

النبي ﷺ فقال : أبو بكر وعمر وعثمان قلت : إن عندنا إنساناً (١) يقول وعلي وعمر بن عبد العزيز فقال أبو معمر ما قال بهذا أحد ويحك من هذا؟ لم تصحبون مثل هذا؟ لم يخطأ معاوية ؟ أصحاب محمد عليه السلام خير الناس بعد رسول الله ، لو جاء من بعدهم بأمثال الجبال من الأعمال لكانوا أفضل منه لقول النبي ﷺ : /«ولو أن أحدكم أنفق [٦٧/ب] مثل أحد ذهباً ما بلغ مد أحدهم ولا نصيفه» (٢) ، ولو أن رجلاً في قلبه على أصحاب محمد ﷺ لكان كافراً (٣) لأن الله عز وجل يقول : ﴿ أَخْرَجَ شَطْـَٔهُۥ فَـَٔازَرَهُۥ فَٱسْتَغْلَظَ فَٱسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِۦ يُعْجِبُ ٱلزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ ٱلْكُفَّارَ ﴾ (٤) فمن كان في قلبه غيظ فهو كافر (٥) .

٦٦٧ ـ أخبرنا محمد بن علي قال : ثنا أبو بكر الأثرم (٦) قال : حدثنا أحمد بن جواس أبو عاصم الحنفي (٧) قال : ثنا أبو هريرة المكتب حباب (٨) قال : كنا عند الأعمش فذكروا عمر بن عبد العزيز وعدله ، فقال الأعمش : فكيف لو أدركتم معاوية ؟ قالوا : يا أبا محمد يعني في حلمه ؟ قال : لا والله ، ألا بل في عدله (٩) .

٦٦٨ ـ أخبرنا محمد بن علي قال : ثنا أبو بكر الأثرم قال : ثنا عمر بن جبلة (٨) قال : ثنا محمد ....

(١) في الأصل : ان عندنا إنسان ، الصواب ما أثبتناه .
(٢) أخرجه البخاري بلفظ : «لا تسبوا أصحابي فلو أن أحدكم أنفق . . .» كتاب فضائل الصحابة ، باب : قول النبي «لو كنت متخذاً خليلاً» حديث (٣٦٧٣) فتح الباري ٢١/٧ .
(٣) في الأصل : لكان كافر ، والصواب ما أثبتناه .
(٤) سورة الفتح آية : ٢٩ .
(٥) في إسناده : محمد بن يزيد النهرواني ، مجهول الحال .
(٦) أحمد بن هاني .
(٧) الكوفي .
(٨) لم أجد ترجمته .
(٩) في إسناده أبو هريرة المكتب (حباب) لم أجد ترجمته .

دعاگو **نعمان علی عطاری**

لأبي بكر أحمد بن محمد
ابن هارون بن يزيد الخلال
المتوفى سنة ٣١١هـ

دراسة وتحقيق
الدكتور عطية الزهراني

دار الراية
للنشر والتوزيع

رضی اللہ تعالٰی عنہ
حضرت علی فرماتے ہیں جنگ صفین میں ہماری طرف سے قتل ہونے والے اور اُن کی طرف سے قتل ہونے والوں کے متعلق
فرماتے ہیں جو اللہ کی رضا کی خاطر قتل ہوا وہ جنتی ہے

یہ روایت صحیح ہے

٢٩٦٨ — حدثنا سعيد قال: نا صالح بن موسى قال: نا معاوية عن

(١) في ص "اربعت فيه" خطأ.
(٢) في ص "تمر به" و عند الحميدي ما أثبت.
(٣) كذا عند الحميدي و في ص "فاسقيني".
(٤) هذا هو القياس و كذا في ظ من مسند الحميدي و في باقي نسخة و كذا في ص فلم نرغوا - او ترغوا.
(٥) أخرجه الحميدي عن سفيان (٢/٣٦٥) و مسلم من طريق إسماعيل بن ابراهيم عن أيوب (٢/٤٤).

نعيم بن أبي هند عن عمه قال: كنت مع علي بصفين فحضرت الصلاة فأذّنا و أذّنوا، و أقمنا فأقاموا، فصلّينا و صلّوا[1] فالتفتُّ فإذا القتلى بيننا و بينهم، فقلت لعليّ حين انصرف ما تقول في قتلانا و قتلاهم؟ فقال من قُتل منا و منهم يريد وجه الله و الدار الآخرة، دخل الجنة.

٢٩٦٩ — حدثنا سعيد قال: نا صالح بن موسى قال: نا الأعمش عن شقيق بن سلمة عن سهل بن حنيف أنه قال يوم صِفّين و كان مع علي: يا أيها الناس اجموا[1] رأيكم فوالله ما وضعنا سيوفنا على عواتقنا الا أسهلن بنا إلى أمر نعرفه غير أمركم هذا، فاتهموا رأيكم و غمد سيفه، و انصرف إلى أهله[2].

٢٩٧٠ — حدثنا سعيد قال: نا سفيان عن عمرو بن دينار قال: سألت الحسن بن محمد - و ما رأيت أحدا كان أعلم باختلاف الناس منه - قلت: بايع طلحة و الزبير عليًّا؟ قال: صعدا إلى عليّ في مشربة له، فلما نزلا قال الناس بايعا بايعا.

دعا کا طالب
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نعمان عطاری

اسناد صحیح

كتاب السنن

تأليف
الامام الحافظ سعيد بن منصور بن شعبه الخراساني المكي
المتوفى سنة ٢٢٧

القسم الثاني من المجلد الثالث

حققه و علق عليه
الأستاذ المحدث الشيخ
حبيب الرحمن الأعظمي

٥٩٥- حدثنا محمد بن يحيى، ثنا أحمد بن خالد، ثنا محمد بن راشد، عن مكحول أن أصحاب عليّ سألوه عن من قتل [ق ١٢٧/أ] من أصحاب معاوية ما هم؟ قال: هم المؤمنون(١).

٥٩٦- حدثنا محمد بن يحيى، ثنا أحمد بن خالد، ثنا عبدالعزيز ابن [عبدالله] بن أبي سلمة، عن عبدالواحد بن [أبي] عون قال: مرَّ عليٌّ وهـو متكيء على الأشتر على قتلى صفين، فإذا حابس اليماني مقتول، فقال الأشتر: إنا لله وإنا إليه راجعون، حابس اليماني معهم يا أمير المؤمنين! عليه علامة معاوية، أما والله لقد عهدته مؤمناً، فقال عليٌّ: والآن هو مؤمن، قال: وكان حابس رجلاً من أهل اليمن، من أهل العبادة والاجتهاد(٢).

٥٩٧- حدثنا محمد بن يحيى، ثنا محمد بن عبيد، ثنا مختار بن نافع، عن أبي مطر، قال: قال عليّ: متى ينبعث أشقاها؟ ... فضربه ابن ملجم ... المسلمون بقتله، قال: ... وح قصاص، وإن متُّ

... ؤلف (٣/٦١) وعبدالعزيز هو ابن الماجشون، والزيادة في اسمه من التهذيب، والزيادة الأخرى في اسم شيخه من المنهاج والتهذيب.

صفحة 1

نعمان علی عطاری

تعظيم قدر الصلاة

للإمام محمد بن نصر المروزي

رضی اللہ عنہم اجمعین
مولا علی کہتے ہیں اصحاب معاویہ جنتی ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں اگر لوگ حضرت عثمان کے قصاص کا مطالبہ نہ کرتے تو ڈر تھا کہ آسمان سے پتھروں کی بارش نہ ہوجائے

https://ataunnabi.blogspot.com/

نعمان علی

يلبَسها في جاهلية ولا إسلام، وقال: إني رأيت رسول الله ﷺ البارحة في المنام رأيت أبا[1] بكر وعمر [وإنهم][2] قالوا لي: اصبر. فإنك تُفطِرُ عندنا القابلة. ثم دعا بمصحف فنَشَرَهُ بين يديه، فقُتل وهو بين يديه.

رواه عبد الله وأبو يعلى في الكبير ورجالهما ثقات.

وقد تقدمت لهذا طرق في الفتن.

١٤٥٦٤ - وعن قتادة قال:

صلى الزبير على عثمان ودفنه، وكان أوصى إليه.

رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح إلا أن قتادة لم يدرك القصة.

١٤٥٦٥ - وعن زهدم الجرمي قال: خطبنا ابن عباس فقال:

لو أن الناس لم يطلبوا بدم عثمان لرجموا بالحجارة من السماء.

رواه الطبراني في الكبير والأوسط ورجال الكبير رجال الصحيح.

رجال صحیح

١٤٥٦٦ - وعن عبد الله بن سعيد، عن أبيه قال:

كنا جلوساً عند علي بن أبي طالب وعن يمينه عمار بن ياسر، وعن يساره محمد بن أبي بكر إذ جاء غراب بن فلان الصُّدائي[1] فقال: يا أمير المؤمنين، ما تقول ... بعد إيمانه ونافق؟!

... قالا،

... يامه،

... جل:

١٤٥٦٥ - وعن زهدم الجرمي قال: خطبنا ابن عباس فقال:

لو أن الناس لم يطلبوا بدم عثمان لرجموا بالحجارة من السماء.

رواه الطبراني في الكبير والأوسط ورجال الكبير رجال الصحيح.

١٤٥٦٥ - رواه الطبراني في الكبير رقم (١٢٢).

١٤٥٦٦ - ١ - في الكبير رقم (١١١): الصيدني.

بُغْيَةُ الرَّائِد

فِي تَحْقِيقِ

مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ وَمَنْبَعِ الفَوَائِدِ

لِلحَافِظِ نُورِ الدِّينِ عَلِيِّ بنِ أَبِي بَكرٍ الهَيثَمِيِّ

المتوفى ٨٠٧هـ

تحقيق

عبد الله محمد الدرويش

الجزء التاسع

دار ... للطباعة والنشر والتوزيع

Click For More Books

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین   علیہ الرحمہ

امام قاضی عیاض مالکی فرماتے ہیں اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کے ساتھ حسن ظن رکھا جائے اور جو ان کے آپسی معاملات تھے اس میں پڑنے سے بچا جائے

ويتوجه فى هذا الحديث الكلام فى دماء الصحابة وقتالهم . وللناس فى ذلك غلو وإسراف ، واضطراب من المقالات واختلاف . والذى عليه جماعة أهل السنة والحق :

(١) أبو داود ، ك الفتن ، ب النهى عن القتال فى الفتنة برقم (٤٢٤٨) .
(٢) من ح .   (٣) البخارى ، ك الديات ، ب قول الله ﴿ وَمَنْ أَحْيَاهَا ﴾ ٩ / ٥ .
(٤) من ح .   (٥) الأنعام : ٧٩ .
(٦) سبق فى ك الإيمان ، الأحاديث من (٢٠٣ ــ ٢٠٨) .

قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا القَاتِلُ ، فَمَا بَالُ المَقْتُولِ ؟ قَالَ : « إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ » .

حسن الظن بهم والإمساك عما شجر بينهم ، وطلب أحسن التأويل لفعلهم ، وأنهم مجتهدون غير قاصدين للمعصية [والمجاهرة][1] بذلك ، وطلب سحق[2] للدنيا ، بل كل عمل على شاكلته ، وبحسب ما أداه إليه اجتهاده ، لكن منهم المخطئ فى اجتهاده ومنهم المصيب ، وقد رفع الله [الحصر][3] الحرج عن المجتهد المخطئ فى فروع الدين ، وضعف الأجر للمصيب . وقد وقف الطبرى وغيره عن تعيين المحق منهم .

وعند الجمهور أن عليا وأتباعه مصيبون فى ذبهم عن الإمامة ، وقتالهم من نازعهم فيها، إذ كان أحق الناس بها وأفضل من على وجه الدنيا حينئذ وغيره تأول وجوب القيام بتغيير المنكر فى طلبه قتلة عثمان الذين فى عسكر على ، وأنهم لا يقطعون [4]بيعة ولا يعتقدون[5] إمامة ، نقضوا ذلك ولم يطلبوا سوى ذلك ، ولم ير هو دفعهم ، إذ الحكم فيهم للإمام وكانت الأمور لم تستقر استقرارها ، ولا اجتمعت الكلمة بعد وفيهم عدد ، ولهم شوكة ومنعة ، ولو أظهروا تسليمهم أولا والقصاص منهم لاضطرب الأمر ، وانبت الحبل، ومنهم جماعة لم يروا الدخول فى شىء من ذلك ، محتجين بنهى النبى ﷺ عن التلبس بالفتن ، والنهى عن قتال أهل الدعوة ، كما احتج به أبو بكرة فى كتاب مسلم فى هذا الحديث على الأحنف ، وعذروا الطائفتين بتأويلهم ، ولم يروا إحداهما باغية فيقاتلوها. وأما غير أهل الحق فلهم فى ذلك مقالات بشعة شنيعة يستغنى عن ذكرها .

شرح صحيح مسلم للقاضي عياض
المسمّى
إكمال المعلم بفوائد مسلم
للإمام الحافظ أبي الفضل عياض بن موسى بن عياض اليحصبي
ت ٥٤٤ هـ

تحقيق
الدكتور يحيى إسماعيل

الجزء الثامن

دعاگو
نعمان عطاری

علیہ الرحمہ

امام نسائی فرماتے ہیں جو حضرت معاویہ پر طعن کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا اصل مقصد صحابہ پر طعن کرنا ہے

رضوان اللہ علیہم اجمعین

ثم روى بإسناده عن أبي الحسن عليِّ بن محمد القابِسيِّ، قال: سمعت أبا عليٍّ الحسن بن أبي هلال يقول: سُئِلَ أبو عبد الرحمان النَّسائيّ عن معاوية بن أبي سُفيان صاحب رسول الله ﷺ، فقال: إنما الإسلام كدارٍ لها باب، فبابُ الإسلام الصحابَةُ، فمن آذى الصحابةَ إنما أراد الإسلام، كمن نقر الباب إنما يُريد دخول الدار، قال: فمن

(١) في حواشي النسخ قول للمؤلف: «يعني في جنبيه». قال بشار: وفي معجمات اللغة: ما دون الإبط إلى الكشح. وفي «تذكرة الحفاظ» للذهبي (٢/ ٧٠٠): خصيه. وفي الوافي للصفدي (٦/ ٤١٧): خصيتيه، وذكر المحقق أنها بغير إعجام في أصل المخطوط. وفي طبقات السبكي (٣/ ١٦) وشذرات ابن العماد (٢/ ٢٤٠): خصيتيه. والظاهر أن المحققين أبدلوها لأنها وردت بغير إعجام كما أشاروا في التعليق. وقال ابن خلكان في «الوفيات» ١/ ٧٧: «فما زالوا يدفعون في حِضْنه حتى أخرجوه من المسجد. وفي رواية أخرى: يدفعون في خُصْيَيْه وداسوه».

(٢) يعني ابن عساكر حافظ الشام.

(٣) في «د»: عن.

أراد معاوية فإنما أراد الصحابة[1].

دعاگو

مؤسسة الرسالة

رضی اللہ عنہم اجمعین

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں تحت (بین فیئتین من المسلمین) کہ اس میں رد ہے خوارج کا جو علی و معاویہ اور ان کے ساتھیوں کی تکفیر کرتے تھے۔ لیکن شہادت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ دونوں کے دونوں مسلمان ہیں

والصلت من شيوخ مسلم ، وقد استشعر ابن التين خطأ الباجى فقال : قال الداودى الحسن مع قربه من النبى صلى الله عليه وسلم بحيث توفى النبى صلى الله عليه وسلم وهو ابن سبع سنين لا يشك فى سماعه منه وله مع ذلك صحبة . قال ابن التين : الذى فى البخارى إنما أراد سماع الحسن بن أبى الحسن البصرى من أبى بكرة .
قلت : ولعل الداودى إنما أراد رد توهم من يتوهم أنه الحسن بن على فدفعه بما ذكر وهو ظاهر وإنما قال ابن المدينى ذلك لأن الحسن كان يرسل كثيراً عمن لم يلقهم بصيغة « عن » فخشى أن تكون روايته عن أبى بكرة مرسلة فلما جاءت هذه الرواية مصرحة بسماعه من أبى بكرة ثبت عنده أنه سمعه منه ، ولم أر ما نقله الباجى عن الدارقطنى من أن الحسن هنا هو ابن على فى شىء من تصانيفه ، وإنما قال فى « التتبع لما فى الصحيحين » : أخرج ... وى عن الأحنف عن أبى بكرة ، و... تكلم فى مراسيل الحسن ... يحملونه

... بن فضالة « رأيت ... وفى رواية على ابن زيد « فضمه ...

قوله (ولعل الله ... به) كذا استعمل « لعل » استعمال عسى لاشتراكهما فى الرجاء ، والأشهر فى خبر « لعل » بغير « ... » كقوله تعالى ﴿ لعل الله يحدث ﴾ .

قوله (بين فئتين من المسلمين) زاد عبد الله بن محمد فى روايته « عظيمتين » وكذا فى رواية مبارك ابن فضالة وفى رواية على بن زيد كلاهما عن الحسن عند البيهقى ، وأخرج من طريق أشعث بن عبد الملك عن

حقن دماء المسلمين ، فراعى أمر الدين ومصلحة الأمة . وفيها رد على الخوارج الذين كانوا يكفرون علياً ومن معه ومعاوية ومن معه بشهادة النبى صلى الله عليه وسلم للطائفتين بأنهم من المسلمين ، ومن ثم كان سفيان

حقن دماء المسلمين ، فراعى أمر الدين ومصلحة الأمة . وفيها رد على الخوارج الذين كانوا يكفرون علياً ومن معه ومعاوية ومن معه بشهادة النبى صلى الله عليه وسلم للطائفتين بأنهم من المسلمين ، ومن ثم كان سفيان

نعمان علی عطاری

فتح الباري
بشرح صحيح الإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري
برواية أبي ذر الهروي
عن مشايخه الثلاثة السرخسي والمستملي والكشميهني
للإمام الحافظ
أحمد بن علي بن حجر
العسقلاني
(٧٧٣ - ٨٥٢ هـ)

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

مولا علی کے بھائی جعفر طیار کے پوتے اور امام حسن کے بھتیجے کا نام معاویہ تھا! (الملل والنحل ج1،ص168)

بن علی بن ابی طالب تھیں۔

جعفر بن محمد ان کی والدہ ام ہاشم بنت جعفر بن جعفر بن جعدہ بن ہبیرہ بن ابی وہب ابن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں۔

معاویہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن جعفر بن ابی طالب بن عبدالمطلب ان کی والدہ ام ولد تھیں۔ پھر معاویہ جن کا کوئی بقیہ نہ تھا' اور محمد' ان سب کی والدہ ام عون بنت عون ابن العباس بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب تھیں۔ سلیمان بن معاویہ ایک ام ولد سے تھے۔ حسن و یزید و صالح و حمادہ و ابیہ' ان سب کی والدہ فاطمہ بنت حسن بن حسین ابن علی بن ابی طالب تھیں۔ علی بن معاویہ جن کو عامر بن ضبارہ نے قتل کر دیا' ان کی والدہ ایک ام ولد تھیں۔ یزید بن عبداللہ بن الہاد نے معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے روایت کی ہے۔

اسماعیل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن جعفر بن ابی طالب ان کی والدہ ام ولد تھیں۔ ... کی والدہ ایک ام ولد تھیں۔ ام کلثوم و جعفر ایک ام ولد سے۔ زید ایک ام ولد سے تھے۔ اسماعیل نے اپنے والد سے روایت کی ہے' اور ان سے عبداللہ بن مصعب ابن ثابت نے روایت کی۔

عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

ابن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس ان کی والدہ ام عاصم بنت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب بن نفیل بنی عدی بن کعب میں سے تھیں۔ عمر رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابو حفص تھی۔

عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں عبداللہ و بکر و ام عمار پیدا ہوئیں' ان تینوں کی والدہ لمیس بنت علی بن الحارث بن عبداللہ بن الحصین ذی الغصہ بن یزید بن شداد ابن قنان الحارثی تھیں۔

ابراہیم بن عمر' ان کی والدہ ام عثمان بنت شعیب بن زبان بن الاصبغ بن عمرو ابن ثعلبہ بن الحارث بن حصن بن ضمضم بن عدی بن جناب تھیں۔ اسحاق بن عمر و یعقوب و موسیٰ جو لاولد مر گئے' ان سب کی والدہ فاطمہ بنت عبدالملک بن مروان تھیں۔ عبدالملک بن عمر و ولید و عاصم و یزید و عبداللہ و عبدالعزیز و زبان و امینہ و ام عبداللہ ان سب کی والدہ ایک ام ولد تھیں۔ لوگوں نے کہا کہ عمر کی ولادت ۶۳ھ میں ہوئی جس سال کہ میمونہ زوجۂ نبی ﷺ کی وفات ہوئی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آرزو:

نافع سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاش اپنی اولاد میں سے مجھے وہ شاندار شخص معلوم ہوتا جو زمین کو اسی طرح عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوگی۔
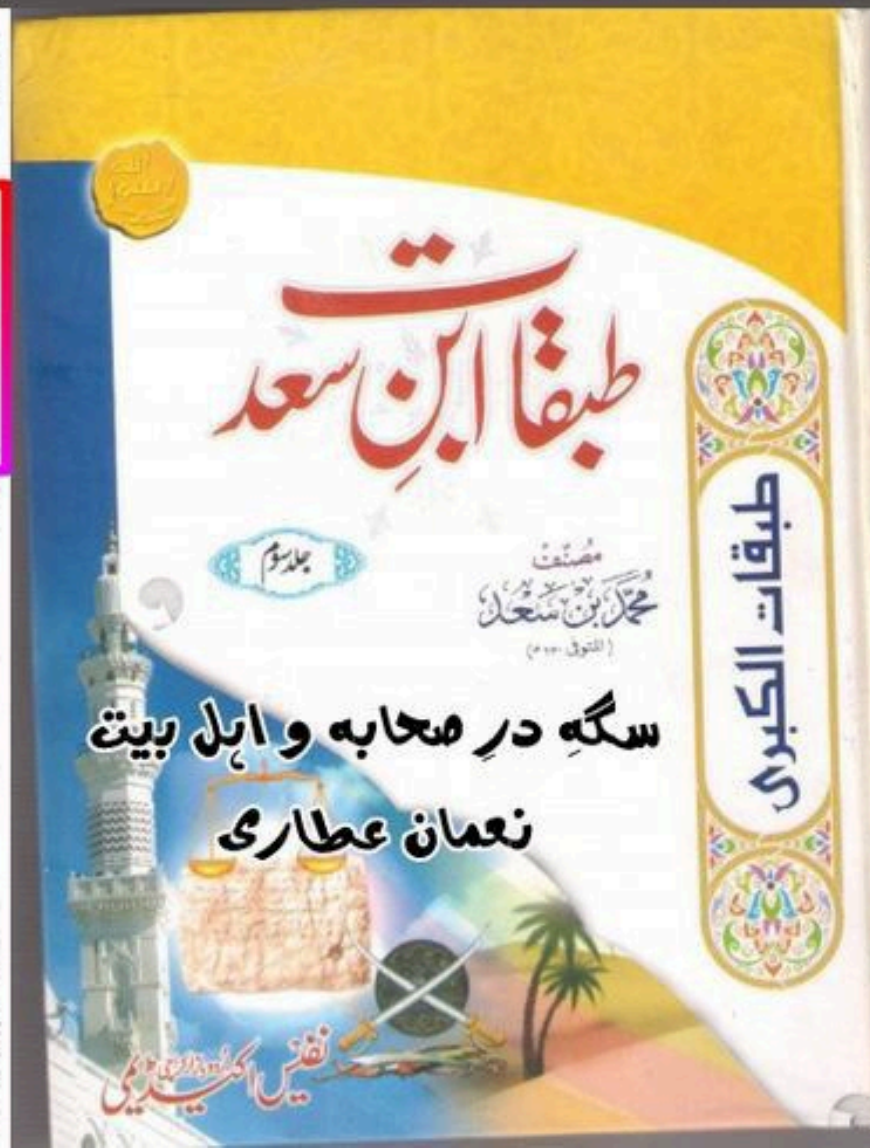
حضرت عثمانؓ کا قصاص حضرت امیر معاویہؓ نے لیا

حضرت امیر معاویہؓ نے ایک جیل بنائی تھی بس یہاں قاتلین عثمان رضی کو رکھا جاتا تھا جب جرم ثابت ہو جاتا تو اس کو وہیں پر قتل کر دیا جاتا

سُلالة هـذا الخلق من ظهر واحـد،
وللكـلّ شربٌ من قُـوى ذلك الـظهر

٣٢٠٤ ـ جُلَيْجـلُ: تصغير جلجـل: منزل في طريق البرّيّة من دمشق دون القريتين، بينه وبين دمشق مـرحلتان لمن يقصـد الشرق، بـه خان رأيته غير مرة.

٣٢٠٥ ـ جِلِّيقِيَّةُ: بكسـرتين، والـلام مشددة، وياء ساكـنـة، وقاف مكسـورة، وياء مشـددة، وهاء: ناحية قرب سـاحل البحـر المحيط من نـاحية شمـالي الأنـدلس في أقصـاه من جهـة الغرب، وصل إليـه موسى بن نصيـر لما فتح الأنـدلس، وهي بلاد لا يـطيب سكناهـا لغير أهلها[1]. وقال ابن ماكولا: الجلّيقي نسبة إلى بلدة من بلاد الروم المتاخمة للأندلس يقال لها جلّيقية؛ منها عبد الرحمن بن مـروان الجلّيقي من الخارجين بالأندلس في أيام بني أميّة، وقد صُنّف في أخباره تاريخ.

٣٢٠٦ ـ الجليـلُ: بـالفتح ثم الكسـر، ويـاء ساكنة، ولام أخرى، جبل الجليل: في ساحل الشـام ممتدٌ إلى قـرب حمص. كان معـاوية يحبس في موضع منه من يظفر به ممن يُنْبَزُ بقتل عثمـان بن عفـان، رضي الله عنـه؛ منهـم مُحمد بن أبي حذيفة وكُرَيب بن أبرهة، وهناك قتل عبد الرحمن بن عُدَيس البلوي، قتله بعض الأعراب لما اعترف عنده بقتل عثمان؛ كذا قال أبو بكر بن موسى؛ وقال ابن الفقيه: وكان منزل نوح، عليه السلام، في جبل الجليل بالقرب من حمص في قرية تدعى سحر ويقال إن بها فارَ التنّورُ، قال: وجبل الجليل بالقرب من دمشق أيضاً، يقال إن عيسى، عليه السلام، دعا لهذا الجبل أن لا يعدو سبُعُهُ ولا يجدب زرعُهُ، وهو جبل يقبل من الحجاز، فما كان بفلسطين منه فهو جبل الحمل، وما كان بالأُرْدن فهو جبل الجليل، وهو بدمشق لُبنان وبحمص سنير؛ وقال يابوقيس بن الأسلت:

فـلولا ربُّـنـا كـنـا يـهـوداً،
ومـا ديـن اليـهـود بـذي شُكـول
ولـولا ربـنـا كـنـا نـصـارى
مـع الـرهبـان في جبـل الجليـل
ولـكـنـا خُـلِقنـا، إذ خُـلِقنـا،
حـنـيفٌ ديـنـنـا عـن كـل جيـل

وقـال الحـافظ أبـو القـاسم الـدمشقي: واصـل بن جميل أبـو بكر الـسلاماني من بني سلامان الجليلي من جبـل الجليل من أعمـال صيداء وبيروت من ساحل دمشق، حدّث عن مجـاهد ومكحـول وعـطاء وطـاوس والحسن البصـري، روى عنـه الأوزاعي وعـمـر بن مـوسى بن وجيـه الـوجيهي، وقـال يحـيى بن معين: واصل بن جميل مستقيم الحديث، ولما هـرب الأوزاعي من عبـد الله بن عـلي بن عبد الله بن العباس اختبأ عنده، وكان الأوزاعي يحمد ضيافته ويقول: ما تهنّأت بضيـافة أحـد مثلما تهنّأت بضيافتي عنده، وكـان خبأني في

[1] الجلالقة من ولد يافث بن نوح عليه السلام وهو الأصغر من ولـد نـوح، وبلدهم جليقيـة. وهي تلي الغرب وتنحرف إلى الجوف وأهلها أهل غدر ودناءة أخلاق لا يتنظفون ولا يغتسلون في العام إلا مرة أو مرتين بالماء البارد، ولا يغسلون ثيابهم منذ يلبسونها إلى أن تنقطع عليهم، ويزعمون أن الوضر الذي يعلوها من عرقهم به تنعم أجسامهم وتصلح أبدانهم، وثيابهم أضيق الثياب وهي مفرّجة يبدو من تفاريجها أكثر أبدانهم. وفيهم بأس شديد. لا يرون الفرار عند اللقاء ويرون الموت دونه.

الروض المعطار / ١٦٩

ياقوت الحموي
معجم البلدان
تحقيق
فريد عبد العزيز الجندي
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

Imagitor
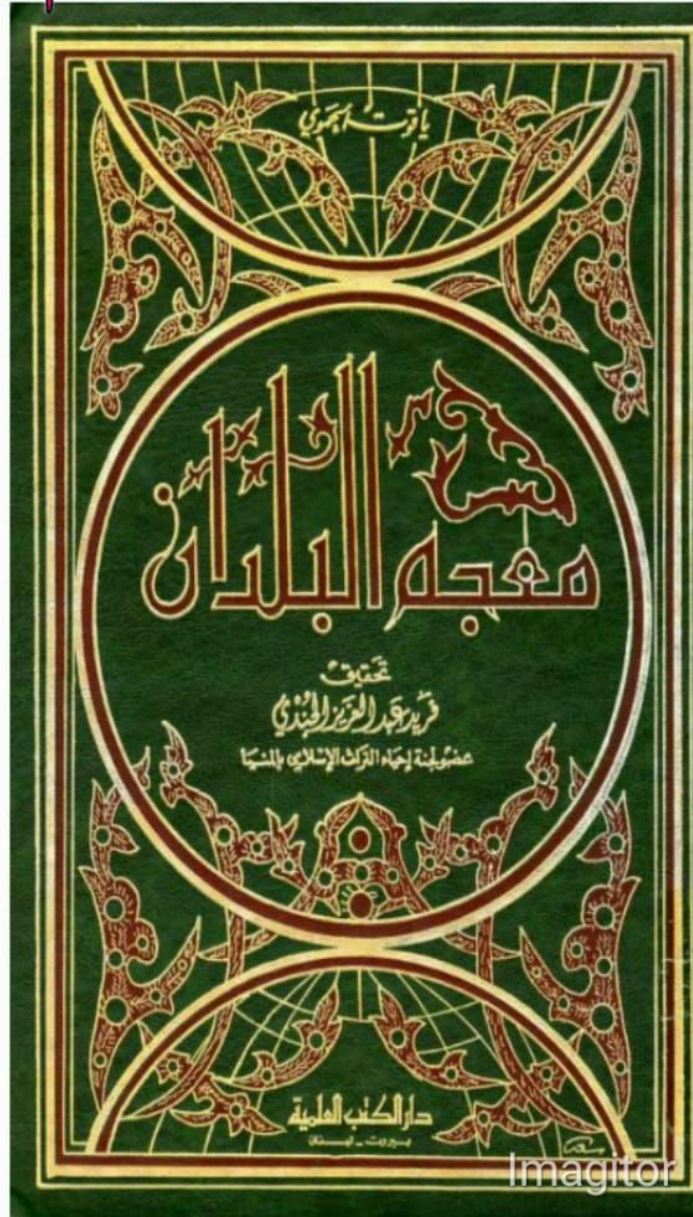
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے 41ھ کو عبداللہ بن الحوساء قتل کیا جو قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ میں تھا پھر خارجیوں کے سربراہ حوثرہ بن زراع اور اس کے لشکر کو قتل کیا

خروج ابن أبي الحوساء على معاوية

«ودخل الكوفة فخرج عليه عبد الله بن أبي الحوساء بالنخيلة، فبعث إليه معاوية خالد بن عرفطة العذري حليف بني زهرة في جمع من أهل الكوفة، فقتل ابن أبي الحوساء في جمادى سنة

عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلین کو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتل کروانا

خروج ابن أبي الحوساء على معاوية

«ودخل الكوفة فخرج عليه عبد الله بن أبي الحوساء بالنخيلة، فبعث إليه معاوية خالد بن عرفطة العذري حليف بني زهرة في جمع من أهل الكوفة، فقتل ابن أبي الحوساء في جمادى سنة

قال أبو عبيدة وأبو الحسن: لما قتل ابن أبي الحوساء خرج حوثرة بن ذراع [بن مسعود الأسدي][٢]، فسرّح إليه معاوية عبد الله بن عوف بن أحمر في ألف[٣]، فقتل حوثرة في جمادى الآخرة سنة إحدى وأربعين[٤].

عمرو ـ أفريقية، فانتهى إلى لوبية[٨] ومراقية[٩] فأطاعوا ثم كفروا، فغزاهم في سنته فقتل وسبى.

وفيها ولّى عبد الله بن عامر بن كريز البصرة، ومروان بن الحكم المدينة»[١٠].

وعبد الرحمن بن خالد بن العاص بن هشام بن المغيرة مكة، ويقال: بل الحارث بن

Bibliotheca Alexandrina

عثمان رضي الله عنه حيث ترك معاونته، وجعل قتلته خواصه وبطانته، فاجتمع الفريقان بصفين، وهي قرية خراب من قرى الروم على غلوة من الفرات، ودامت الحرب بينهم شهورًا، فسمي ذلك حرب صفين. والذي اتفق عليه أهل الحق أن المصيب في جميع ذلك عليّ رضي الله عنه لما ثبت من إمامته ببيعة أهل الحل والعقد وظهر من تفاوت إما بينه وبين المخالفين سيما معاوية وأحزابه، وتكاثر من الأخبار في كون الحق معه، وما وقع عليه الاتفاق حتى من الأعداء إلى أنه أفضل زمانه. وأنه لا أحق بالإمامة منه. والمخالفون بغاة لخروجهم على الإمام الحق بشبهة هي تركه القصاص من قتلة عثمان رضي الله عنه ولقوله ﷺ لعمار: «تقتلك الفئة الباغية»[1] وقد قتل يوم صفين على يد أهل

الشام. ولقول عليّ رضي الله تعالى عنه: إخواننا بغوا علينا، وليسوا كفارًا ولا فسقة ولا

الشام. ولقول عليّ رضي الله تعالى عنه: إخواننا بغوا علينا، وليسوا كفارًا ولا فسقة ولا ظلمة لما لهم من التأويل. وإن كان باطلًا فغاية الأمر أنهم اخطأوا في الاجتهاد. وذلك لا يوجب التفسيق، فضلًا عن التكفير. ولهذا منع عليّ رضي الله عنه أصحابه من لعن أهل الشام، وقال: إخواننا بغوا علينا. كيف وقد صح ندم طلحة والزبير رضي الله عنهما خوفا من القصاص، وقصد عائشة رضي الله عنها لم يكن إلا إصلاح الطائفتين وتسكين الفتنة، فوقعت في الحرب.

شرح المقاصد

تأليف

الإمام العلامة مسعود بن عمر بن عبد الله
الشهير بسعد الدين التفتازاني

محتوى:
المقصد الخامس: في الإلهيات
المقصد السادس: في السمعيات

امام تفتازانی فرماتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کی جماعت کے لوگ) نہ کافر تھے اور نہ ہی فاسق تھے اور نہ ظالم تھے، اسلئے کہ ان کے پاس کوئی نہ کوئی تاویل (یعنی کوئی نہ کوئی وجہ) تھی اگرچہ ان کی تاویل باطل تھی لیکن زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ ان کی اجتہادی خطا تھی اجتہادی خطاء (پر ثواب ہوتا ہے) سے فسق بھی لازم نہیں آتا چہ جائیکہ کفر لازم آئے اس وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو اہل شام پر لعنت کرنے سے منع فرمادیا تھا کہ وہ ہمارے بھائی ہی تو ہیں جنہوں نے ہم پر زیادتی کردی۔

اہل سنت والجماعت کے عقائد

بیان السنۃ

المعروف بہ

للامام حجۃ الاسلام حافظ الحدیث ابی جعفر احمد بن محمد بن سلامہ
الازدی المصری الطحاوی [۲۲۹ھ۔۳۲۱ھ]

ترجمہ

از احقر عبدالحمید سواتی خادم مدرسہ نصرۃ العلوم
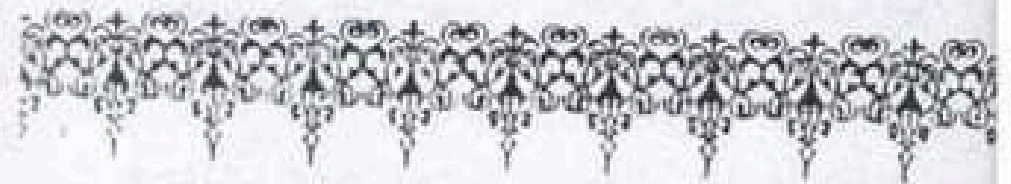
ناشر ادارہ نشرواشاعت ○ مدرسہ نصرۃ العلوم ○ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ الشیخُ الامامُ الفقیہ علم الانام حجۃُ الاسلام ابوجعفر الوراقُ الطحاوی والمصری رحمہ اللہ هذا ذکرُ بیانِ عقیدۃِ اهل السُنۃ والجماعۃِ علی مذهبِ فقهاءِ الملۃِ ابی حنیفۃ النعمان بن الثابت الکوفی وابی یوسف یعقوب بن ابراهیم الانصاری وابی عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی رضوان اللہ علیهم اجمعین وَمَا یعتقدونَ مِنْ اصولِ الدین ویدینونَ اللہ بہ لِربِّ العالمِینَ ۝

حضرت امام ابوجعفر طحاویؒ نے فرمایا ہے کہ اس کتابچہ میں جو کچھ لکھا گیا ہے، یہ اہل سنت والجماعت کے اُس عقیدہ کا بیان ہے جو فقہاءِ ملت ائمہ احناف حضرت امام ابو حنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے مذہب کے مطابق ہے۔

نیز اس میں وہ اصول دین بھی ذکر کئے گئے ہیں جن پر یہ ائمہ اعتقاد رکھتے ہیں، اور ان کے مطابق اللہ رب العالمین کی اطاعت کرتے ہیں۔

دعاگو: اسعد الطحاوی

البداية والنهاية

للحافظ عماد الدين أبي الفداء إسماعيل
ابن عمر بن كثير القرشي الدمشقي

٧٠١ - ٧٧٤ هـ

تحقيق

الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

بالتعاون مع

مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية

بدار هجر

الجزء الرابع

ويُشْبِهُ أن يكونَ قولُه: الخندق. وَهْمًا، أو أنّه قال له ذلك في بناءِ المسجدِ وفي حفرِ الخندقِ. واللهُ أعلمُ.

قلتُ: حملُ اللَّبِنِ في حفرِ الخندقِ لا معنى له، والظاهرُ أنّه اشتبه على النّاقلِ. واللهُ أعلمُ. وهذا الحديثُ مِن دلائلِ النبوةِ؛ حيثُ أخبر، صلواتُ اللهِ وسلامُه عليه، عن عمارٍ، أنّه تقتلُه الفئةُ الباغيةُ، وقد قتله أهلُ الشامِ في وقعةِ صفّين، وعمارٌ مع عليٍّ وأهلِ العراقِ، كما سيأتي بيانُه وتفصيلُه في موضعه.

وقد كان عليٌّ أحقَّ بالأمرِ مِن معاويةَ، ولا يَلْزَمُ مِن تسميةِ أصحابِ معاويةَ بُغاةً تكفيرُهم، كما يُحاوِلُه جهلةُ الفِرْقةِ الضالّةِ مِن الشيعةِ وغيرِهم؛ لأنّهم وإن كانوا بُغاةً في نفسِ الأمرِ، فإنّهم كانوا مُجتهِدين فيما تعاطَوْه مِن القتالِ، وليس كلُّ مُجتهِدٍ مُصيبًا، بل المُصيبُ له أجران، والمخطئُ له أجرٌ، ومَن زادَ

نقل مِن طريقٍ [illegible]. واللهُ أعلمُ. وأما قولُه: «يدعوهم إلى الجنةِ ويدعونه إلى النارِ». فإنّ عمارًا وأصحابَه يدعون أهلَ الشامِ إلى الأُلفةِ واجتماعِ الكلمةِ، وأهلَ الشامِ يُريدون أن يستأثروا بالأمرِ دونَ مَن هو أحقُّ به، وأن يكونَ الناسُ أوزاعًا[2]، على كلِّ قُطرٍ إمامٌ برأسِه، وهذا يؤدّي إلى افتراقِ الكلمةِ واختلافِ الأُمّةِ، فهو لازمُ مذهبِهم، وناشئٌ عن مسلكِهم، وإن كانوا لا يقصِدونه. واللهُ أعلمُ. وسيأتي تقريرُ هذه المباحثِ إذا انتهينا إلى وقعةِ صفّين مِن كتابِنا

(١) سقط من: م.
(٢) الأوزاع: الفِرَق من الناس، يقال: أتيتهم وهم أوزاع. أي متفرقون. اللسان (و ز ع).

اور یہ کہ اس سے معاویہؓ اور انکے اصحاب کا تکفیری طور پر باغی ہونا لازم نہیں آتا جیسا کہ شیعہ کا جاہل اور گمراہ فرقہ سمجھتا ہے اگر وہ اس مسئلے میں باغی تھے تو وہ مجتہدین میں سے بھی تھے۔ جس (امر) میں انہوں نے لڑائی کی اور ہر مجتہد صحیح (اجتہاد پر) نہیں ہوتا اگر مجتہد صحیح (اجتہاد) پر ہو تو اسکو دو اجر ملتے ہیں اور اگر خطاء پر ہو تو اسکو ایک اجر ملتا ہے

عقیدۃ الطحاوی

للامام حجۃ الاسلام حافظ الحدیث ابی جعفر احمد بن محمد بن سلامہ
الازدی المصری الطحاوی [۲۲۹ھ-۳۲۱ھ]

ونحب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نفرط في حب احد منهم ولا نتبرأ من احد منهم ونبغض من يبغضهم وبغير الحق يذكرهم ولا نذكرهم الا بالخير وحبهم دين وايمان واحسان وبغضهم كفر ونفاق وطغيان ونثبت الخلافة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم اولاً لابي بكر الصديق

(اور ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت کرتے ہیں اور کسی ایک کی محبت میں غلو اور زیادتی نہیں کرتے اور نہ ان میں سے کسی سے بیزاری اور تبری کرتے ہیں۔ اور ہم اُن لوگوں سے بغض رکھتے ہیں جو حضرات صحابہ کرام سے بغض رکھتے ہیں اور ان کا برائی کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور ہم حضرات صحابہ کرام کا سوائے نیکی کے ذکر نہیں کرتے۔

رضي الله عنه تفضيلاً له وتقديماً على جميع الامة ثم لعمر بن الخطاب رضي الله عنه ثم لعثمان رضي الله عنه ثم لعلي بن ابي طالب رضي الله عنه وهم الخلفاء الراشدون والائمة المهديون وان العشرة الذين سماهم رسول الله صلى الله عليه وسلم نشهد لهم بالجنة على ما شهد لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقوله الحق، وهم ابو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد وسعيد وعبد الرحمن ابن عوف وابو عبيدة ابن الجراح، وهم امناء هذه الامة رضي الله عنهم اجمعين۔

حضرات صحابہؓ سے محبت دین، ایمان اور احسان (اعلیٰ درجہ کی نیکی) ہے اور حضرات صحابہ کرام سے بغض، کفر نفاق اور سرکشی ہے۔

اور ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام حضرات صحابہ کرام پر فضیلت دیتے ہوئے اور تمام امت پر مقدم سمجھتے ہوئے سب سے پہلے خلافت کا اثبات حضرت ابوبکر صدیقؓ کے لئے کرتے ہیں، پھر ان کے بعد حضرت عمر بن الخطابؓ کے لئے پھر حضرت عثمانؓ کے لئے اور پھر حضرت علی بن ابی طالبؓ کے لئے اور یہ چاروں حضرات خلفاء راشدین ہیں اور ہدایت یافتہ ائمہ اور پیشوا ہیں۔

ومن احسن القول في اصحاب

اور بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ دس حضرات صحابہ کرامؓ جن کا حضو

علیہ الرحمہ

امام ابونعیم اصفہانی فرماتے ہیں اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں مسلمانوں پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدح میں جو کچھ فرمایا ہے اور ان کے اچھے افعال و کارناموں کی جو تعریفات کی ہیں انہیں بیان کیا جائے

فالواجب على المسلمين في أصحاب رسول الله ﷺ: إظهار ما مدحهم الله تعالى به وشكرهم عليه من جميل أفعالهم وجميل سوابقهم وأن يغضوا عما كان منهم في حال الغضب والإغفال وفرط منهم عند استزلال الشيطان إياهم.

ونأخذ في ذكرهم بما أخبر الله تعالى به فقال تعالى: ﴿والذين جاءوا

(١) يعني - قذفهم لعائشة رضي الله عنها في قصة حديث الإفك وهو ما سبقت الإشارة إليه حاشية رقم (٥) ص ٣٤٠.

(٢) كالمخزومية صحيح البخاري / الحدود / باب كراهية الشفاعة في الحد إذا رفع إلى السلطان فتح الباري ٨٧/١٢ ح ٦٧٨٨.

(٣) البخاري / الحدود /باب المحصن... فتح الباري ١١٧/١٢ ح ٦٨١٤ وباب لا يرجم المجنون/ فتح الباري ١٢٠/٩٢ ح ١٥٦٨.

(٤) أورده البخاري في كتاب الوكالة/ باب الوكالة في الحدود، فتح الباري ٤٩٢/٤ ح ٢٣١٦ قال ابن حجر في شرح الحديث.... وهو النعيمان بن عمرو بن رفاعة بن الحارث بن سواد.... الأنصاري ممن شهد بدراً وكان مزاحاً، وفي الحدود/ باب من أمر بضرب الحد في البيت، فتح الباري ١٦٤/١٢ ح ٦٧٧٤ وفيه أن النبي ﷺ جيء بنعيمان أو بابن النعيمان شارباً، وباب الضرب بالجريد والنعال ٦٥ ح ٦٧٧٥ وفيه أن النبي ﷺ أتي بنعيمان أو بابن نعيمان وهو فشق عليه... الحديث.

(٥) لأن الرسول ﷺ قال لعمر كما في قصة حاطب بن أبي بلتعة. البخاري/فتح الباري ٦٣٣/٨ ح ٤٨٩٠ حين قال عمر: دعني أضرب عنقه فقال: إنه شهد بدراً، وما يدريك لعل الله عزّ وجل اطلع على أهل بدر فقال: ﴿اعملوا ما شئتم فقد غفرت لكم﴾ والنعيمان من أهل بدر.

(٦) الأحقاف/ ١٦.

من بعدهم يقولون ربنا اغفر لنا ولإخواننا الذين سبقونا بالإيمان﴾[1] الآية فإن الهفوة والزلل والغضب والحدة والإفراط لا يخلو منه أحد، وهو لهم غفور؟، ولا يوجب ذلك البراءة منهم، ولا العداوة لهم، ولكن يحب على السابقة الحميدة ويتولى للمنقبة الشريفة.

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں اختلاف خلافت کے لئے نہیں تھا۔ امام شعرانی

رافضی ذاکروں کی طرف سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی شیر خدا سے خلافت کے لئے جنگ کی تھی معاذ اللہ اور اس کے لئے رافضی موضوع من گھڑت روایات کو لاتے ہیں جب اہل سنت کا موقف کیا ہے وہ ہم آپ کو بتاتے ہیں حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ایک صوفی بھی ہیں فرماتے ہیں" حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان جو اختلاف ہوا وہ خلافت کا جھگڑا نہیں ہے جیسا کہ بعض کو وہم ہوا ہے۔ جھگڑا تو صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو آپ کے سپرد کرنے کے سبب سے تھا تاکہ وہاں سے قصاص لے سکیں۔ کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے تھی کہ انہیں سپرد کرنے کو موخر کرنا زیادہ درست ہے۔ کیونکہ ان کے رشتہ داروں کی کثرت اور لشکر میں ان کے شامل ہونے کی بنا پر جلد قاتل ہو امامت عامہ کے امر میں اضطراب پیدا کرنے کا باعث ہوتا۔ کیونکہ ان کے بعض نے امام علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کرنے اور آپ کو قتل کرنے کا عزم کر رکھا تھا۔ کیونکہ جمل کے دن آپ نے اعلان کیا تھا کہ قاتلین عثمان نکل جائیں۔ جبکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ ان سے قصاص لینے کے لئے انہیں سپرد کرنے میں جلدی کرنا چاہیے۔ پس دونوں ہی مجتہد ہیں ماجور ہیں پس یہ ہے فیصلہ ان کے مابین اختلاف کی۔ الیواقیت والجواہر مترجم صفحہ 516

حضرت امام شعرانی نے تمام رافضی ذاکروں کے منہ ہی کو کالا کر دیا اور جو لوگ بعض قاتلین کا حوالہ دیتے ہیں ان کے تعلق سے یہ لکھ بھی دیا کہ ان سے وہم ہوا ہے کہ انہوں نے یہ سمجھا کہ حضرت مولی علی رضی اللہ عنہ کا اختلاف اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اختلاف خلافت کے لئے تھا اللہ تعالی امام شعرانی کے درجات بلند فرمائے بہت ہی لاجواب آپ نے رافضی ذاکروں کو دے دیا ہے اگر رافضی ذاکروں میں تھوڑی سی بھی غیرت ہے تو ایسے اعتراضات پھر کبھی نہیں کریں گے۔ تمہارے ہر اعتراض کا جواب رکھتے ہیں۔۔۔ الحمد للہ ہم سنی مزاج رکھتے ہیں

حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان اختلاف کی حقیقت

الیواقیت والجواہر

https://www.facebook.com/Fikr.E.Raza.page/

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا امیر معاویہ کی گستاخی کرنے والا کافر ہے

شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی

حضرت امیر معاویہ مخلص صحابی تھے

مسئولہ: مظہر ادیب، سری، چھپرہ (بہار) ۵؍صفر ۱۴۱۹ھ

حضرت امیر معاویہ کے مکمل صاحب ایمان ہونے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ مدلل تحریر فرمائیں۔

الجواب

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مخلص صادق الایمان تھے اور ان کے صدق وخلوص پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پورا اطمینان تھا اس لیے طائف کی مہم کے بعد جب مقام جعرانہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ فرمایا تو احرام سے باہر ہونے کے لیے حضرت امیر معاویہ کو بال مونڈنے کا حکم دیا۔ کتنی خطرناک بات تھی اگر ان کو ذرا بھی شبہہ ہوتا تو ان سے یہ خدمت نہ لیتے۔ علاوہ ازیں ان کو کاتب وحی بنایا، اگر ان کو اعتماد کلی نہ ہوتا تو کاتب وحی کیسے بناتے۔ ان کی پوری تاریخ موجود ہے۔ ان سے کوئی ایسا قول یا فعل نہیں سرزد ہوا جو ان کے ایمان کے مشکوک ہونے کی دلیل ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت معاویہ کو جہنمی کہنا کیسا ہے؟

جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جہنمی اور ملعون کہے اس کا کیا حکم ہے دلائل کی روشنی میں واضح فرمایا جائے۔

الجواب

جو شخص حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جہنمی اور ملعون کہے وہ اہل سنت سے خارج گمراہ بددین ہے اس کا یہ قول منجر الی الکفر ہے بلکہ جمہور فقہا کے طور پر کفر، ان کا مسلمان اور صحابی ہونا ثابت اور انھیں جہنمی اور ملعون کہنے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ یہ شخص انھیں مسلمان نہیں جانتا اور حدیث میں ہے:

من قال لاخیہ یا کافر فقد باء بھا احدھما، اس پر توبہ تجدید ایمان ونکاح لازم ہے درر غرر وغیرہ میں ہے وما فیہ خلاف یومر با لتوبہ والاستغفار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ (القرآن الحکیم)
تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمھیں علم ہو۔ (کنز الایمان)

المواھب الالٰھیۃ فی الفتاوی الشریفیۃ

المعروف بہ

فتاویٰ شارح بخاری

جلد دوم

تصنیف لطیف

شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی قدس
سابق صدر شعبۂ افتا الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم

ترتیب

مولانا مفتی محمد نسیم مصباحی استاذ

ناشر

دائرۃ البرکات گھوسی ضلع مئو

رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ابن قیم صاحب فرماتے ہیں امیر معاویہ کی برائی میں جتنی بھی احادیث آئی ہیں وہ سب جھوٹی ہیں

ومن ذلك: ما وَضعه الكذابون في مناقب أبي حنيفة، والشافعي، على التَّنصيص على اسمهما، وما وضعه الكذابون أيضًا في ذَمّهما عن رسول الله ﷺ[٣]. وما يُروى من ذلك كله [كذب][٤].

ومن ذلك: الأحاديث في ذَمّ مُعاوية. وكل حديث في ذَمّه فهو كذب[٥].

= ثم حكم بوضعها، وذكر الحافظ في فتح الباري (٧/ ٨١) أن ابن أبي عاصم، وغلام ثعلب، وأبو بكر النقاش قد صنفوا في فضائل معاوية، قال: «لكن ليس فيها ما يصح من طريق الإسناد».

(١) في الفوائد المجموعة (ص ٤٠٧): «وقال الحاكم: سمعت أبا العباس محمد بن يعقوب بن يوسف يقول: سمعت إسحاق، فذكره».

(٢) في الأصل: «عندي»، والأقرب ما أثبته، وهو كذلك في نسخة المعلمي.

(٣) رواه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد (١٣/ ٣٣٥)، والجورقاني في الأباطيل والمناكير (١/ ٢٨٣)، ومن طريقهما ابن الجوزي في الموضوعات (٢/ ٣٠٤، ٣٠٥)، والحاكم في المدخل إلى كتاب الإكليل كما في الموضوعات لابن الجوزي (٢/ ٣٠٥)، وابن عدي في الكامل (١/ ١٨٢)، وهذه الأحاديث موضوعة. وانظر: المجروحين (٣/ ٤٦)، لسان الميزان (٥/ ٧)، اللآلىء المصنوعة (١/ ٤٥٧)، تنزيه الشريعة (٢/ ٣٠)، الفوائد المجموعة (ص ٤٢٠).

(٤) ليست في الأصل، وهي من نسخة المعلمي.

(٥) انظر على سبيل المثال: المجروحين (١/ ٢٥٠)، الكامل لابن عدي (٢/ =

وكل حديث في ذَمّ عَمرو بن العاص [٢/٣١] فهو كذب[١].

وكل حديث في ذَمّ بني أُمية فهو كذب[٢].

وكل حديث في مَدح المنصور، والسفّاح، [والرشيد][٣]، فهو كذب[٤].

وكل حديث في مَدح بغداد ودِجْلتها، والبصرة، والكوفة، ومَرو، وقَزوين، وعَسقلان، والإسكندرية، ونَصيبين، وأنطاكية، فهو

رضی اللہ تعالی عنہم

حضرت مولا علی و معاویہ کے لشکر کے مقتولین جنت میں خوبصورت گنبدوں والے محلوں میں آرام فرما رہے ہیں. کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو وسیع رحمت والا پایا

اور ظلم کیا۔

(٣٨٩٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ رِيَاحٍ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : لاَ تَقُولُوا : كَفَرَ أَهْلُ الشَّامِ وَلَكِنْ قُولُوا : فَسَقُوا ظَلَمُوا.

(۳۸۹۹۸) حضرت ریاح فرماتے ہیں کہ حضرت عمار نے فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ اہل شام نے کفر کیا بلکہ یوں کہو کہ انہوں نے فسق کیا اور ظلم کیا۔

(٣٨٩٩٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : رَأَى فِي الْمَنَامِ أَبُو الْمَيْسَرَةِ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ ، وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ كَأَنِّي أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ ، فَرَأَيْتُ قِبَابًا مَضْرُوبَةً ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هَذِهِ ؟ فَقِيلَ : هَذِهِ لِذِي الْكَلاَعِ وَحَوْشَبٍ ، وَكَانَا مِمَّنْ قُتِلَ مَعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ صِفِّينَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيْنَ عَمَّارٌ وَأَصْحَابُهُ ، قَالُوا : أَمَامَكَ قُلْتُ : وَكَيْفَ وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، قَالَ : قِيلَ : إِنَّهُمْ لَقُوا اللَّهَ فَوَجَدُوهُ وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : فَمَا فَعَلَ أَهْلُ النَّهْرِ ، قَالَ : فَقِيلَ : لَقُوا بَرْحًا.

(ابن سعد ۲۶۳۔ نعیم ۱۳۳)

(۳۸۹۹۹) ابو وائل کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے ایک قریبی ساتھی ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا اور میں نے دیکھا کہ ایک بہت خوبصورت گنبد والا محل ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ ذوالکلاع اور حوشب کا ہے۔ یہ دونوں جنگ صفین میں حضرت معاویہ کی معیت میں تھے اور شہید ہوئے تھے۔ میں نے کہا عمار اور ان کے ساتھی کہاں ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ وہ آپ کے سامنے ہیں۔ میں نے کہا کہ ان لوگوں نے تو ایک دوسرے کو قتل کیا تھا پھر سب جنت میں کیسے آ گئے۔ مجھے بتایا گیا کہ جب وہ اللہ سے ملے تو اللہ کو انہوں نے وسیع رحمت والا پایا۔ میں نے کہا کہ اہل نہر کا کیا بنا؟ مجھے بتایا گیا کہ انہیں شدت کا سامنا ہوا۔

(٣٩٠٠٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَسْوَدُ بْنُ مَسْعُودٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ خُوَيْلِدٍ الْعَصَرِيِّ ، قَالَ : إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلاَنِ يَخْتَصِمَانِ فِي رَأْسِ عَمَّارٍ ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ : أَنَا قَتَلْتُهُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو : لِيَطِبْ بِهِ أَحَدُكُمَا نَفْسًا لِصَاحِبِهِ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : أَلاَ تُغْنِي عَنَّا مَجْنُونَكَ يَا عَمْرُو ، فَمَا بَالُكَ مَعَنَا ، قَالَ : إِنِّي مَعَكُمْ وَلَسْتُ أُقَاتِلُ ، إِنَّ أَبِي شَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَطِعْ أَبَاكَ مَا دَامَ حَيًّا وَلاَ تَعْصِهِ ، فَأَنَا مَعَكُمْ ، وَلَسْتُ أُقَاتِلُ.

(نسائی ۸۵۳۹۔ احمد ۱۶۴)

(۳۹۰۰۰) حضرت حنظلہ بن خویلد عنزی کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے پاس دو آدمی حضرت

حدیث صحیح مسلم اور لفظ سب
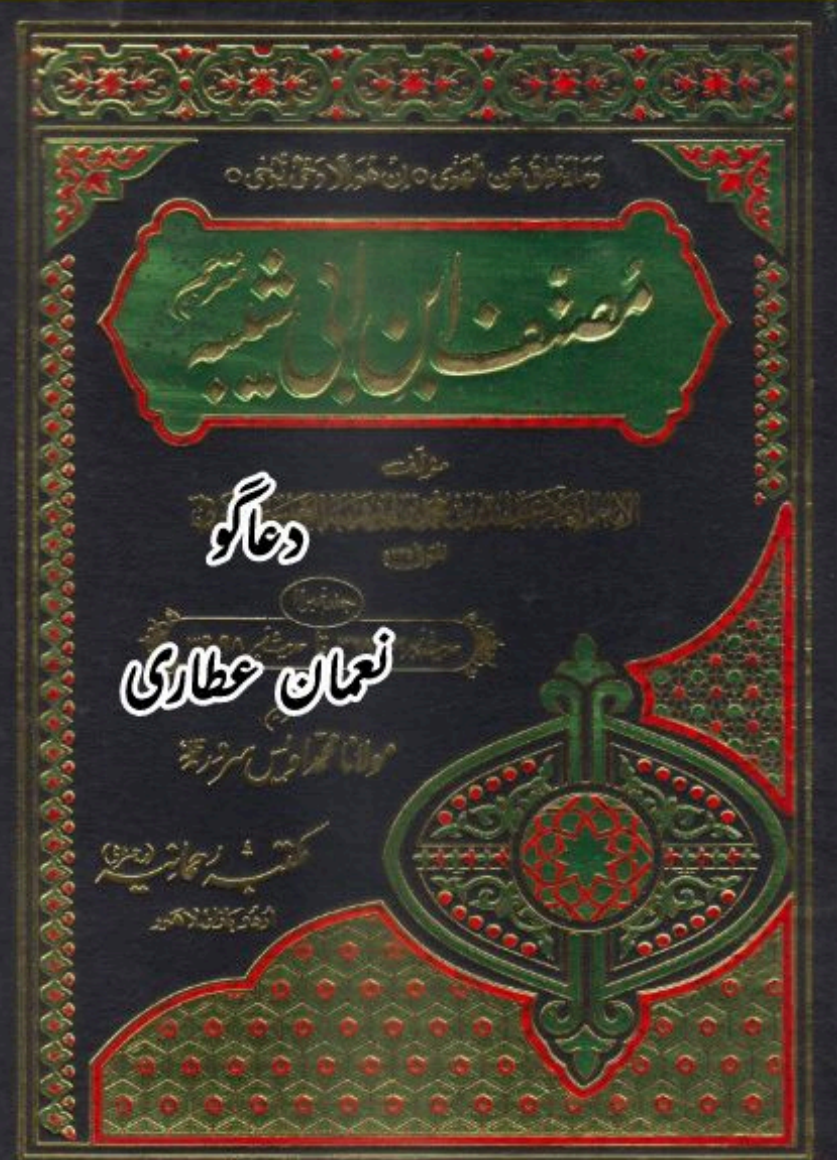
شیخ طاہر پٹنی لکھتے ہیں لکھتے ہیں یہ اس بات کو مستلزم

نہیں ہے کہ امیر معاویہ نے سب کرنے کا حکم دیا ہو آگے لکھتے ہیں یا معنیٰ یہ ہے لوگوں کے سامنے ان کے اجتہاد کی خطا کو بیان کرنے اور ہمارے اجتہاد کی درستگی کا اظہار کرنے سے کونسی چیز نے تمھے روکا ہے

أطول منه ، لأن عمر لما استسقى أخذ العباس إليه و قال : اللهم ! إنا نتوسل إليك بعم نبيك ! و كان إلى جانبه فرآه الراوى و قد طاله أى كان أطول منه . غ : "سبيب" الفرس ناصيته . نه : و فيه : "سباب" المسلم فسوق و قتاله كفر ، السب الشتم ، وحمل على من سبب١ أو قاتل مسلما من غير تأويل و على التغليظ ، لا أنه يخرجه إلى الفسق والكفر . ك : هو بكسر مهملة و خفة موحدة أى شتمه أو تشاتمهما ، و قتاله أى مقاتلته كفر ، فكيف يحكم بتصويب المرجئة فى أن مرتكب الكبيرة غير فاسق . نه : لا تمشين أمام أبيك ولا تجلس قبله ولا تدعه باسمه و لا "تستسب" له ، أى لا تعرضه للسب و تجره إليه بأن تسب غيرك٢ فيسب أباك مجازاة لك . و منه : لا "تسبوا" الإبل فان فيها رقوء الدم . ك : "السبابة" ما تلى الإبهام لأنه يشار بها عند الشتم . و فيه : "لاتسبوا" الأموات ، أى المسلمين ، فانهم قد أفضوا ـ بفتح همزة وضاد ـ أى وصلوا إلى ما قدموا من خير أو شر فيجازى كل بعمله ، و يجوز ذكر مساوى الكفار و الفساق للتحذير ، و قد أجمعوا على جواز جرح المجروحين من الرواة . و منه : "أسُبّ" حسان ، أى بسبب موافقته أهل الإفك . و ح : "فاستب" على و ابن عباس ، لم يكن السب من قبيل قذف و محرم . و ح : ايما مسلم "سببته" أى من غير استحقاق فاجعله قربة . و فيه : "بسبب" إلى السماء ، أى بحبل إلى سقف البيت . ن : و أرى "سببا" و أصلا إلى السماء ، أى

فى زمن عمر ، هو افتعلا من السب الشتم . ن : و منه : ما منعك أن "تسب" أبا تراب ، هذا لا يستلزم أمر معاوية بالسب بل سؤال عن سبب امتناعه عنه أنه تورع أو إجلال أو غير ذلك ، أو المعنى ما منعك أن تخطئه فى اجتهاده٣ و تظهر للناس حسن اجتهادنا . و فيه : أمروا أن يستغفروا للصحابة "فسبوا" قالته حين سمعت أهل مصر يقولون فى عائشة ما قالوا و أهل الشام فى على ما قالوا مع أنهم أمروا بالاستغفار بقوله تعالى «و الذين يقولون ربنا اغفرلنا و لاخواننا الذين سبقونا» . و فيه :

(١) كذا ، و فى النهاية : «سب» .
(٢) كذا ، و فى النهاية : «أبا غيرك» . (٣) فى نسخة : اجتهاده .

بسم الله الرحمن الرحيم

نعمان عطاری

حرف السين

بابه مع الهمزة

[سأب]نه : فى ح المبعث : فأخذ جبرئيل بحلقى "فسأبنى" حتى أجهشت بالبكاء ، السأب العصر فى الحلق كالخنق .

[سؤر] فيه : إذا شربتم "فأسئروا" أى أبقوا منه بقية ، و الاسم السؤر . و منه ح الفضل : لا أوثر "بسؤرك" أحدا ، أى لا أتركه لغيرى . و ح : فما "أسأروا" منه شيئا ، ويستعمل فى الطعام و الشراب وغيرهما . و ح : فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على "سائر" الطعام ، أى باقيه ، ويستعملونه بمعنى الجميع وليس بصحيح بل كلما استعمل فيه فهو بمعنى الباقى . و تبالك "سائر" اليوم ! أى جميع الأيام ، و من فسره ببقيته فليس بمصيب ، وفيه نظر لما مر فى النهاية ، ومصدقٌ بتشديد ياء . وفيه : يتوضأ بفضل طهور المرأة أو "بسؤرها١" هو بالهمزة شك من الراوى ، و النهى عن التوضى بفضله للتنزيه . و فيه : فأكل صلى الله عليه و سلم و ترك "سؤرا" و فى أخرى : انظر هل نقص منه شيء ، والجمع أنهم كانوا يتناولونه منه

(١) فى النسخة الفتنية : السؤر عند الفقهاء لعاب الحيوان و رطوبة فمه ، و مذهبنا أن سؤر جميع الحيوان سباعا أو غيره طاهر غير مكروه إلا الكلب و الخنزير .

امام عون الدین یحییٰ بن ہبیرہ الشیبانی لکھتے ہیں شاید
یہ بات بعید نہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھرانے کے نوجوانوں
کو سیدنا سعد کے زریعے مولا علی کا ادب سکھانا چاہتے تھے

يَا رَسُولَ اللَّهِ ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ والصِّبْيَانِ ؟ . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ (١١٢ / ب) مِنْ مُوسَى ؟ إِلَّا أَنَّهُ لا نُبُوَّةَ بَعْدِي » .

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ : « لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ » ، قال : فَتَطَاوَلْنَا ، فَقَالَ : « ادْعُوا لِي عَلِيًّا » فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ الرَّايَةَ ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ .

وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿ . . نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ ﴾ [43] دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ : « اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي » [44]] .

• في هذا الحديث ما يدل على أن معاوية أثار ما عند سعد بقوله : « ما منعك - يعني : أيُّ شيءٍ صدَّك - عن أن تسبَّ أبا تراب »؟ فهو سائل له ، ويدلّل على هذا أنَّ [illegible] أن يذكر فضائل عليٍّ ما يُنكر عليه معاوية ، وأنَّ سعداً قال كل شيء من ذلك قولَ تمكُّنٍ وشَرْحِ حالٍ عن غير جمجمة ، ولعلّه لا يبعد أن يكون قد أراد معاويةُ أن يؤدِّب بقول سعدٍ بعضَ أحداث الأسنان من أهله أو أتباعه بما يذكره سعد في حق عليٍّ ، وإنه قد رُوِيَ لنا أنه كان يثني عليه ويقول : كان رسول الله ﷺ يغرُّه بالعلم غرًّا ، ويرد الفتاوى عنه إليه في حالة اشتداد ما بينهما ، ولم يكن منكِراً فضلَ عليٍّ رضي الله عنهما ، وإنما كان القتال مستندًا إلى اجتهادٍ في فرع ، أخطأ فيه معاوية وأصاب عليٌّ ، وليس ذلك بمُخْرِج له من الإيمان .

وقول سعد في الأولى : إنَّ رسول الله ﷺ قال : « أمَا ترضى أن تكون منّي بمنزلة هارون من موسى ؟ » ، فقد سبق شرحه .

---

(٤٣) سورة آل عمران : الآية ٦١ .

(٤٤) مسلم ٤ : ١٨٧١ رقم ٢٤٠٤ في فضائل الصحابة ، باب من فضائل علي بن أبي طالب ، رضي الله عنه ، جامع الأصول ٨ : ٦٥٠ رقم ٦٤٩١ في فضائل علي بن أبي طالب كرم الله وجهه .

الإفصاح عن معاني الصحاح

للوزير العالم ابن هبيرة

(المتوفى سنة ٥٦٠ هـ)

وهو شرح للجمع بين الصحيحين لأبي عبد الله الحميدي الأندلسي

المتوفى ٤٨٨ هـ

الجزء الأول

شرح مسانيد العشرة المشهود لهم بالجنة

حققه وخرج أحاديثه

الدكتور فؤاد عبد المنعم أحمد

نعمان عطاری

امام ابوبکر اسماعیلی لکھتے ہیں
آئمہ حدیث صحابہ کرام کے بارے میں اپنی زبان بند رکھتے ہیں
اور بُری باتیں ان پر نہیں تھوپتے

صحابہ کے بارے میں اپنی زبان بند رکھو

اعتقاد أئمة الحديث

أبو بكر الإسماعيلي

دعاگو
نعمان عطاری

الرازق الله

وإن الله تعالى يرزق كل حي مخلوق رزق الغذاء الذي به قوام الحياة ، وهو يضمنه الله لمن أبقاه من خلقه ، وهو الذي رزقه من حلال أو من حرام ، وكذلك رزق الزينة الفاضل عما يحيا به .

الله خالق الشياطين ووساوسهم

ويؤمنون بأن الله تعالى خلق الشياطين توسوس للآدميين ويخدعونهم ويغرونهم ، وأن الشيطان يتخبط الإنسان .[1]

السحر والسحرة

وأن في الدنيا سحرا وسحرة ، وأن السحر واستعماله كفر من فاعله ، معتقدا له ، نافعا ضارا بغير إذن الله .

مجانبة البدعة

ويرون مجانبة البدعة والآثام ، والفخر ، والتكبر ، والعجب ، والخيانة ، والدغل ،[2] والسعاية ،[3] ويرون كف الأذى وترك الغيبة إلا لمن أظهر بدعة وهو يدعو إليها ، فالقول فيه ليس بغيبة عندهم .

تعلم العلم

ويرون تعلم العلم وطلبه من مظانه ، والجد في تعلم القرآن وعلومه وتفسيره ، وسماع سنن الرسول ﷺ وجمعها والتفقه فيها ، وطلب آثار الصحابة .

الكف عن الصحابة

والكف عن الوقيعة فيهم ، وتأول القبيح عليهم ، ويكلونهم فيما جرى بينهم على التأويل إلى الله عزّ وجل .

(١) كما قال تعالى : الذين يأكلون الربا لا يقومون إلا كما يقوم الذي يتخبطه الشيطان من المس البقرة ٢٧٥ .
(٢) الدغل : هو الذي يبغي الشر ، انظر تهذيب اللغة ٨ / ٧١ .
(٣) الوشاية والنميمة بين الناس .

امام ابوالحسن اشعری لکھتے ہیں 324ھ

رہا وہ کچھ جو علی.زبیر اور عائشہ کے درمیان ہوا تو وہ اجتہاد و تاویل سے تھا۔امام علی تھے اور یہ سب اہل اجتہاد میں سے تھے اسی طرح معاویہ و علی کے درمیان جو ہوا وہ اجتہاد کی بدولت تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

کیا گیا ہے۔

۱۲: ...... شریح بن نعمان از حشرج بن نباتہ از سعید بن جمہان از سفینہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

((الخلافة فی ثلاثین سنة ،ثم ملك بعدذلك)) ثم قال لی سفینة: أمسك خلافة ابی بکر، [ثم قال] [وخلافة عمر وخلافة عثمان ثم [قال]أمسك خلافة علی بن ابی طالب، قال :[وجدتها] ثلاثین سنة))

"میری امت میں خلافت تیس سال ہوگی ، پھر اس کے بعد ملوکیت ہوگی ،راوی کہتے ہیں: مجھے سفینہ نے کہا: ابوبکر کی خلافت شمار کرو پھر عمر عثمان اور علی کی بھی کرو۔ کہتے ہیں: میں نے شمار کی تو یہ (چار خلافتیں) تیس سال بنیں"[1]

یہ حدیث آئمہ اربعہ کی امامت پر دلالت کرتی ہے۔

رہا وہ کچھ جو علی ،زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کے درمیان ہوا تو وہ اجتہاد وتاویل سے تھا۔ امام علی رضی اللہ عنہ تھے اور یہ سب اہل اجتہاد میں سے تھے۔ نبی ﷺ نے ان کے لیے جنت کی شہادت دی تھی اور یہ شہادت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اپنے اپنے اجتہاد میں برحق تھے۔[2]

اسی طرح جو معاویہ ،علی رضی اللہ عنہما کے درمیان ہوا وہ بھی تاویل اجتہاد کی بدولت تھا۔ تمام صحابہ مامون اور غیر متهم فی الدین ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول نے ان سب کی مدح کی ہے اور ہمیں ان کی توقیر، تعظیم ،موالات اور ہر اس شخص سے اظہار براءت کا مکلف کیا ہے جو ان کی تنقیص کرے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اور اقرار کے متعلق ہم پہلے بات کر چکے ہیں۔ والحمد للہ اولا وآخرا۔

[1] سنن ابی داود (٤٦٤٩) سنن الترمذی (٢٢٢٩) صحیح ابن حبان (١٥٣٤) نیز دیکھیے شرح عقیدہ طحاویہ (ص:٥٧٠_٥٧١)

[2] دیکھیے شرح عقیدہ طحاویہ (ص:٥٤٥_٥٥٢)

دعاگو

نعمان عطاری

خوارج سیدنا ابوبکر صدیق عمر فاروق عثمان غنی مولا علی امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو برا کہتے تھے معاذاللہ

۳۔ غیر مسلم اقلیتوں کے قتل کو حلال سمجھیں گے۔[۱]

۴۔ عبادت میں بہت متشدد اور غلو کرنے والے (extremist) ہوں گے۔[۲]

۵۔ گناہِ کبیرہ کے مرتکب کو دائمی جہنمی اور اس کا خون اور مال حلال قرار دیں گے۔

۶۔ جس نے اپنے عمل اور غیر صائب رائے سے قرآن کی نافرمانی کی وہ کافر ہے۔

۷۔ ظالم اور فاسق حکومت کے خلاف مسلح بغاوت اور خروج کو فرض قرار دیں گے۔[۳]

ابتدائی تاریخ سے ہی یہ امر مترشح ہوتا ہے کہ خوارج اپنے عقائد و نظریات اور بدعات میں اِس قدر انتہاء پسند تھے کہ اکابر صحابہ کرام ﷺ کو بھی (نعوذ باللہ) کافر خیال کرتے اور ان پر کفر کے فتوے لگانے سے نہ ہچکچاتے۔ امام شہرستانی نے المِلَل والنحل میں لکھا ہے کہ زیاد بن اُمیہ نے عروہ بن ادیہ/ اذینہ نامی خارجی سے پوچھا کہ حضرت ابو بکر ﷺ اور حضرت عمر ﷺ کا کیا حال تھا؟ اُس نے کہا: اچھے تھے۔ پھر حضرت عثمان ﷺ کا حال دریافت کیا؟ اُس نے کہا: ابتدا کے چھ سال تک اُن کو میں بہت دوست رکھتا تھا، پھر جب انہوں نے نئی نئی باتیں اور بدعتیں شروع کیں تو ان سے علیحدہ ہوگیا اس لئے کہ وہ آخر میں کافر ہوگئے تھے۔ پھر حضرت علی ﷺ کا حال پوچھا تو اُس نے کہا: وہ بھی اوائل میں اچھے تھے، جب اُنہوں نے حَکَم (arbitrator) بنایا تو (نعوذ باللہ) کافر ہو گئے۔ اس لئے ان سے بھی علیحدہ ہوگیا۔ پھر حضرت معاویہ ﷺ کا حال دریافت کیا تو اُس نے اُن کو سخت گالی دی۔[۴] (العیاذ باللہ۔)

فتنۂ خوارج

(تاریخی، نفسیاتی، علمی اور شرعی جائزہ)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

پیشکش

نعمان عطاری

کرم اللہ وجہہ الکریم

جب مولا علی نے جنگ صفین کے موقع پر تحکیم کی صورت
کو اپنایا تھا (صحیح)۔ خوارج مولا علی کے لشکر میں لڑنے کے لیے پیش پیش تھے لیکن جب مسئلہ ثالثی کا آیا تو وہ مولا علی
کے لشکر سے نکل گئے

فتنۂ خوارج
(تاریخی، نفسیاتی، علمی اور شرعی جائزہ)
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
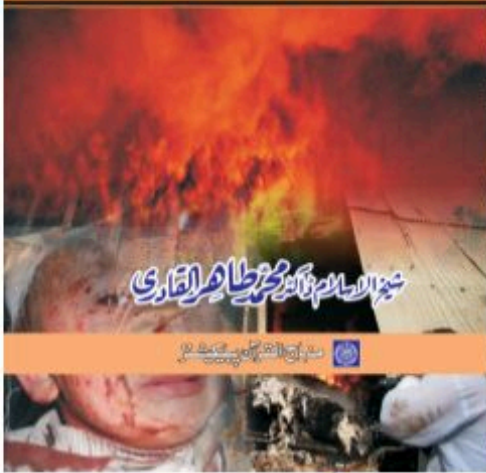
لوگ بدعتی کہلائے، یہی وہ فتنہ پرور، متعصب اور اِنتہا پسند
ؓ کے دور میں جنگِ صفین کے بعد خارجی گروہ کی باقاعدہ

۵۔ عہدِ علوی میں خوارج کا تحریکی آغا

فتنہ خوارج کے علم برداروں کے پیشِ نظر دی
destabilize کرنا اور اس کی نظریاتی بنیادوں کو کھوکھلا ک
وقت کے خلاف مسلح جد و جہد اور بغاوت کے ذریعے دہشت
اور مساجد و عبادت گاہوں، گھروں، تعلیمی اداروں، مارکیٹو
شہریوں کا خون بہاتے ہیں۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ
خوارج کا احتجاج مذاکرات (dialogue) اور پُر اَمن مصالحت (peaceful settlement of dispute) کے خلاف تھا جسے سیدنا علی المرتضیٰ ؓ نے جنگِ صفین کے موقع پر ''تحکیم'' کی صورت میں اپنایا تھا۔ جب تک فضا جنگ جاری رہنے کے حق میں تھی خوارج حضرت علی ؓ کے لشکر میں لڑنے کے لئے پیش پیش تھے۔ جونہی آپ ؓ نے خون خرابے سے بچنے کے لئے تحکیم یعنی ثالثی (arbitration) کے راستے کو اپنایا تو وہ پُر اَمن مصالحت اور ثالثی کے عمل کو رَد کرتے ہوئے سیدنا علی ؓ کے لشکر سے نکل گئے۔ آپ ؓ کو معاذ اللہ کافر کہنے لگے اور واضح طور پر باغی اور دہشت گرد گروہ تیار کر کے نام نہاد جہاد کے نام پر حضرت علی ؓ اور اُمّتِ مسلمہ کے خلاف برسرِ پیکار ہوگئے۔
اپنے منظّم ظہور کے وقت انہوں نے یہ نعرہ لگایا تھا:

سنیوں کو پہچاننے کے امور

1جو مولا علی یا کسی غیر نبی کو نبیوں سے افضل بتائے (کافر) 2جمل و صفین میں حق پر مولا تھے دوسرے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی خطائے اجتہادی جس کی وجہ سے کسی صحابی پر طعن سخت حرام ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

اُمور عشرین تصدیق طلب از جناب مولانا مولوی احمد علی شاہ صاحب مرزاپوری

(۱) سید احمد خاں علی گڑھ اور اس کے متبعین سب کفار ہیں۔

(۲) رافضی کہ قرآن عظیم کو ناقص کہے یا مولٰی علی کرم اللہ وجہہ یا کسی غیر نبی کو انبیاء سابقین علیہم السلام میں سے کسی سے افضل بتائے کافر و مرتد ہے۔

(۳) رافضی تبرائی فقہاء کے نزدیک کافر ہے اور اس کے گمراہ، بد عتی، جہنمی ہونے پر اجماع ہے۔

(۴) جو مولٰی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما پر قربِ الٰہی میں تفضیل دے وہ گمراہ مخالفِ سنت ہے۔

(۵) جنگِ جمل و صفین میں حق بدست حق پرست امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ تھا۔ مگر حضرات صحابہ کرام مخالفین کی خطا خطائے اجتہادی تھی جس کی وجہ سے ان پر طعن سخت حرام، ان کی نسبت کوئی کلمہ اس سے زائد گستاخی کا نکالنا بے شک رفض ہے اور خروج از دائرہ اہلسنت جو کسی صحابی کی شان میں کلمہ طعن و توہین کہے، انہیں بُرا جانے، فاسق مانے، ان میں سے کسی سے بغض رکھے مطلقًا رافضی ہے۔

(۶) صدہا سال سے درجہ اجتہاد مطلق تک کوئی واصل نہیں ہے بے وصول درجہ اجتہاد تقلید فرض، غیر مقلدین گمراہ بددین ہیں۔

(۷) اہلسنت صدہا سال سے چار گروہ میں منحصر ہیں جو ان سے خارج ہے بد عتی ناری ہے۔

(۸) وہابیہ کا معلّم اول ابن عبدالوہاب نجدی اور معلم ثانی اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان دونوں سخت گمراہ بددین تھے۔

(۹) تقویۃ الایمان و صراطِ مستقیم و رسالہ یکروزی و تنویر العینین تصانیف اسمٰعیل دہلوی صریح ضلالتوں، گمراہیوں اور کلماتِ کفریہ پر مشتمل ہیں۔

(۱۰) مایہ مسائل مولوی اسحٰق دہلوی غلط و مردود مسائل و مخالفاتِ اہل سنّت و مخالفات جمہور سے پُر ہیں۔

مشاجرات صحابہ تفصیل ڈسکرپشن میں

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیک بلند مرتبہ اور فاضل صحابی ہیں۔

Ataunnabi.com

دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، شعبی نے کہا وہ اصحاب بیعت رضوان ہیں، عطاء اور محمد بن کعب نے کہا وہ اہل بدر ہیں۔

قاضی عیاض نے کہا ہے کہ علامہ ابن عبد البر اور ایک جماعت کا یہ نظریہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات میں جو صحابہ فوت ہو گئے وہ بعد میں زندہ رہنے والے صحابہ سے افضل ہیں، لیکن علی الاطلاق یہ قول ناپسندیدہ اور مردود ہے، نیز علماء کا اس میں بھی اختلاف ہے کہ افضلیت کی یہ ترتیب قطعی ہے یا نہیں، اور آیا یہ ترتیب ظاہر اور باطن کے اعتبار سے ہے یا صرف ظاہر کے اعتبار سے ہے، اسی طرح حضرت عائشہ اور خدیجہ رضی اللہ عنہما کی افضلیت میں بھی اختلاف ہے اور حضرت عائشہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کی افضلیت میں بھی اختلاف ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت بالاجماع صحیح ہے، وہ مظلوماً شہید کیے گئے اور ان کے قاتل فساق ہیں، کیونکہ قتل کرنے کے اسباب معلوم اور منضبط ہیں، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں قتل کا کوئی سبب نہیں تھا، حضرت عثمان کے قتل میں کوئی صحابی شریک نہیں تھا۔ چند آدمیوں نے اچانک حملہ کر کے ان کو شہید کر دیا وہ اس وقت علیہ برحق تھے۔

صحابہ کرام کی باہمی جنگوں کے متعلق اہل سنت کا نظریہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نیک، بلند مرتبہ اور فاضل صحابی ہیں، صحابہ کرام میں جو جنگیں ہوئی ان میں ہر فریق کو کوئی شبہ لاحق تھا اور ہر فریق کا اعتقاد یہ تھا کہ وہ صحت اور صواب پر ہے اور تمام صحابہ نیک اور عادل ہیں، جنگ اور دوسرے نزاعی معاملات میں ہر فریق کی ایک تاویل تھی، اور اس اختلاف کی وجہ سے کوئی صحابی عدالت اور نیکی سے خارج نہیں ہوتا کیونکہ وہ سب مجتہد تھے اور ان کا مسائل میں اجتہادی اختلاف تھا، جس طرح ان کے بعد کے مجتہدین کا قصاص اور دیت کے مسائل میں اجتہادی اختلاف ہے اس سے کسی فریق کی تنقیص لازم نہیں آتی، ان جنگوں کا سبب یہ تھا کہ بعض معاملات ان پر مشتبہ ہو گئے تھے، اور شدت اشتباہ کی وجہ سے ان کا اجتہاد مختلف ہو گیا تھا، اس لحاظ سے صحابہ کی تین قسمیں ہیں (۱) بعض صحابہ پر اجتہاد سے یہ منکشف ہوا کہ وہ حق پر ہیں اور ان کا مخالف باغی ہے، اس لیے ان پر اپنی جماعت کی نصرت اور اپنے مخالف سے جنگ کرنا واجب تھا، سو انہوں نے ایسا ہی کیا، (۲) بعض صحابہ پر اجتہاد سے اس کے برعکس ظاہر ہوا، یعنی حق دوسری جانب ہے، اس لیے ان پر اس جماعت کی موافقت کرنا اور باغیوں سے قتال کرنا واجب تھا، (۳) بعض صحابہ پر یہ معاملات مشتبہ ہو گئے اور وہ حیران رہے اور کسی جانب کو ترجیح نہ دے سکے اس لیے وہ دونوں فریقوں سے الگ رہے اور ان کے حق میں الگ رہنا واجب تھا، کیونکہ اس وقت تک کسی مسلمان سے جنگ کرنا جائز نہیں ہے جب تک کہ کسی دلیل سے یہ ظاہر نہ ہو جائے کہ وہ قتل کیے جانے کا مستحق ہے، اگر کسی فریق کی ترجیح ان پر ظاہر ہو جاتی تو ان پر اس کی حمایت میں ان کے مخالفین سے قتال کرنا واجب تھا، سو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم معذور ہیں، اسی وجہ سے اہل حق اور قابل ذکر لوگوں کا اس پر اجماع ہے کہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم عدالت میں کامل ہیں، اور ان کی شہادت اور روایت کو قبول کرنا واجب ہے۔ [1]

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۲ ص ۲۷۲، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، ۱۳۷۵ھ

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

اور رسول تم کو جو احکام دیں ان کو قبول کرو اور جن کاموں سے تم کو منع کریں ان سے باز رہو۔

شرح صحیح مسلم

جلد سادس

الصید والذبائح، الاضاحی، الاشربۃ، اللباس والزینۃ، الآداب، السلام، قتل الحیات وغیرہا، الشعر، الرؤیا، الفضائل

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

۳۸۔ اردو بازار لاہور

دعاگو
نعمان عطاری

علیہ الرحمہ — رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

امام قاضی عیاض مالکی فرماتے ہیں اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کے ساتھ حسن ظن رکھا جائے اور جو ان کے آپسی معاملات تھے اس میں پڑنے سے بچا جائے

ويتوجه فى هذا الحديث الكلام فى دماء الصحابة وقتالهم . وللناس فى ذلك غلو وإسراف ، واضطراب من المقالات واختلاف . والذى عليه جماعة أهل السنة والحق :

(١) أبو داود ، ك الفتن ، ب النهى عن القتال فى الفتنة برقم (٤٢٤٨) .
(٢) من ح . (٣) البخارى ، ك الديات ، ب قول الله ﴿ وَمَنْ أَحْيَاهَا ﴾ ٩ / ٥ .
(٤) من ح . (٥) الأنعام : ٧٩ .
(٦) سبق فى ك الإيمان ، الأحاديث من (٢٠٣ ـ ٢٠٨) .

قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا القَاتِلُ ، فَمَا بَالُ المَقْتُولِ ؟ قَالَ : « إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ » .

حسن الظن بهم والإمساك عما شجر بينهم ، وطلب أحسن التأويل لفعلهم ، وأنهم مجتهدون غير قاصدين للمعصية [والمجاهرة][١] بذلك ، وطلب سحق[٢] للدنيا ، بل كل عمل على شاكلته ، وبحسب ما أداه إليه اجتهاده ، لكن منهم المخطئ فى اجتهاده ومنهم المصيب ، وقد رفع الله [الحجر][٣] الحرج عن المجتهد المخطئ فى فروع الدين ، وضعف الأجر للمصيب . وقد وقف الطبرى وغيره عن تعيين المحق منهم .

وعند الجمهور أن عليا وأتباعه مصيبون فى ذبهم عن الإمامة ، وقتالهم من نازعهم فيها، إذ كان أحق الناس بها وأفضل من على وجه الدنيا حينئذ وغيره تأول وجوب القيام بتغيير المنكر فى طلبه قتلة عثمان الذين فى عسكر على ، وأنهم لا يقطعون[٤] بيعة ولا يعتقدون[٥] إمامة ، نقضوا ذلك ولم يطلبوا سوى ذلك ، ولم ير هو دفعهم ، إذ الحكم فيهم للإمام وكانت الأمور لم تستقر استقرارها ، ولا اجتمعت الكلمة بعد وفيهم عدد ، ولهم شوكة ومنعة ، ولو أظهروا تسليمهم أولا والقصاص منهم لاضطرب الأمر ، وانبت الحبل، ومنهم جماعة لم يروا الدخول فى شىء من ذلك ، محتجين بنهى النبى ﷺ عن التلبس بالفتن ، والنهى عن قتال أهل الدعوة ، كما احتج به أبو بكرة فى كتاب مسلم فى هذا الحديث على الأحنف ، وعذروا الطائفتين بتأويلهم ، ولم يروا إحداهما باغية فيقاتلوها. وأما غير أهل الحق فلهم فى ذلك مقالات بشعة شنيعة يستغنى عن ذكرها .

شرح صحيح مسلم للقاضي عياض

المسمّى

إكمال المعلم بفوائد مسلم

للإمام الحافظ أبي الفضل عياض بن موسى بن عياض اليحصبي

ت ٥٤٤ هـ

تحقيق

الدكتور يحيى إسماعيل

الجزء الثامن

دعاگو

نعمان عطاری

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میرے صحابہ کے متعلق خوش عقیدہ رکھا وہ میرے حوض پر آئے گا. رضی اللہ عنہم اجمعین

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

1025 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: نَا حَبِيبٌ كَاتِبُ مَالِكٍ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي وَرَدَ عَلَيَّ حَوْضِي، وَمَنْ لَمْ يَحْفَظْنِي فِي أَصْحَابِي لَمْ يَرَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مِنْ بَعِيدٍ

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کے متعلق خوش عقیدہ رکھا' وہ میرے حوض پر آئے گا اور جس نے میرے صحابہ کے متعلق اچھا عقیدہ نہ رکھا تو وہ قیامت کے دن مجھے دور سے ہی دیکھے گا۔

1026 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: نَا ثَوْبَانُ قَالَ: نَا سَعِيدُ بْنُ عُرْوَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَ: نَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا إِذَا اسْتَفْتَحْنَا الصَّلَاةَ أَنْ نَقُولَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ . وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ . وَكَانَ عُمَرُ يُعَلِّمُنَا وَيَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو سکھاتے تھے کہ جب ہم نماز شروع کریں گے تو یہ پڑھیں: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ"۔ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہم کو ایسے ہی سکھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی پڑھایا ہے۔

1027 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: نَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب میں سے کسی کو الوداع کرتے تو یہ

1025- انظر: مجمع الزوائد جلد10صفحه19-20 .

1026- انظر: مجمع الزوائد جلد2صفحه109 .

1027- أخرجه الترمذي في الدعوات جلد5صفحه499 رقم الحديث: 3442 (بلفظ أستودع الله دينك وأمانتك ...... الخ)' وابن ماجة في الجهاد جلد2صفحه943 رقم الحديث: 2826' وأبو داؤد في الجهاد جلد3صفحه34 رقم الحديث: 2600' وأحمد في المسند جلد2صفحه11 رقم الحديث: 4523 .

امام طبرانی کی شہرہ آفاق کتاب المعجم الاوسط کی احادیث کا فقہی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اردو ترجمہ مع تخریج

المعجم الاوسط

جلد اوّل

تالیف: الامام الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

مترجم: غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی

پروگریسو بکس

دعا گو

نعمان عطاری

رحمت اللہ علیہ

امام ہمام فرماتے ہیں

رضی اللہ عنہم اجمعین

حضرت علی و معاویہ کے مابین معاملہ اجتہاد پر تھا اور حضرت معاویہ کی طرف سے کوئی منازعت نہ تھی

ابغضهم ومن آذاهم فقد آذانى ومن آذانى فقد آذى الله ومن آذى الله يوشك

أن يأخذه أخرجه الترمذى ولنا على هذا الحديث كتابة مختصرة (وماجرى بين

معاوية وعلى رضى الله عنهما) من الحروب بسبب طلب تسليم قتلة عثمان رضى

(الاصل الثامن وماجرى بين معاوية وعلى رضى الله عنهما الخ) جواب عما

عساه أن يقال

- ١٥٨ -

سگِ درِ صحابہ و اہلِ بیت

﴿نعمان عطاری﴾

الله عنه لمعاوية ومن معه لما بينهما من بنوة العمومة (كان مبنيا على الاجتهاد)

من كل منهما (لا منازعة من معاوية) رضى الله عنه (فى الامامة اذ ظن على)

رضى الله عنه (أن تسليم قتلة عثمان) على الفور (مع كثرة عشائرهم واختلاطهم

بالعسكر يؤدى الى اضطراب أمر الامامة) العظمى التى بها انتظام كلمة أهل الاسلام

(خصوصا فى بدايتها) قبل استحكام الامر فيها (فرأى التأخير) أى تأخير

تسليمهم (أصوب الى أن يتحقق التمكن) منه (ويلتقطهم) أولا فأولا (فان بعضهم

عزم على الخروج على على وقتله لما نادى يوم الجمل بأن يخرج عنه قتلة عثمان

على ما نقل فى القصة من كلام الاشتر النخعى ان صح) ذلك (والله أعلم) أصحيح

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین
اہلسنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کے باہمی
اختلافات کی بنا پر کسی بھی صحابی پر طعن کرنا حرام ہے

جمهور الصحابة والتابعين إلى وجوب نصر الحق وقتال الباغين ، وحمل هؤلاء الأحاديث الواردة فى ذلك على من ضعف عن القتال أو قصر نظره عن معرفة صاحب الحق ، واتفق أهل السنة على وجوب منع الطعن على أحد من الصحابة بسبب ماوقع لهم من ذلك ولو عرف المحق منهم لأنهم لم يقاتلوا فى تلك الحروب الا عن اجتهاد وقد عفا الله تعالى عن المخطىء فى الاجتهاد ، بل ثبت أنه يؤجر أجرا واحداً وأن المصيب يؤجر أجرين كما سيأتى بيانه فى كتاب الأحكام ، وحمل هؤلاء الوعيد المذكور فى الحديث على من قاتل بغير تأويل سائغ بل بمجرد طلب الملك ، ولا يرد على ذلك منع أبى بكرة الأحنف من القتال مع على لأن ذلك وقع عن اجتهاد من أبى بكرة أداه إلى الامتناع والمنع احتياطا لنفسه ولمن نصحه ، وسيأتى فى الباب الذى بعده مزيد بيان لذلك ان شاء الله تعالى . قال الطبرى : لو كان الواجب فى كل اختلاف يقع بين المسلمين الهرب منه بلزوم المنازل وكسر السيوف لما أقيم حد ولا أبطل باطل ، ولوجد أهل الفسوق سبيلا الى ارتكاب المحرمات من أخذ الأموال وسفك الدماء وسبى الحريم بأن يحاربوهم ويكف المسلمون أيديهم عنهم بأن يقولوا هذه فتنة وقد نهينا عن القتال فيها وهذا مخالف للأمر بالأخذ

دعا کا طالب
نعمان عطاری

فتح البارى

بشرح صحيح الإمام أبى عبد الله محمد بن إسمعيل البخارى

للإمام الحافظ

أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ — ٨٥٢

تمام صحابہ کرام مجتہد تھے اس لیئے
ان جنہوں نے اجتہاد پر غلطی کی ان کو ایک اجر ملے گا

٣٤ ٩٢ ـ كتاب الفتن

جمهور الصحابة والتابعين إلى وجوب نصر الحق وقتال الباغين ، وحمل هؤلاء الأحاديث الواردة فى ذلك على من ضعف عن القتال أو قصر نظره عن معرفة صاحب الحق ، واتفق أهل السنة على وجوب منع الطعن على أحد من الصحابة بسبب ماوقع لهم من ذلك ولو عرف المحق منهم لأنهم لم يقاتلوا فى تلك الحروب الا عن اجتهاد وقد عفا الله تعالى عن المخطىء فى الاجتهاد ، بل ثبت أنه يؤجر أجرا واحداً وأن المصيب يؤجر أجرين كما سيأتى بيانه فى

فأخرج الطبرى بسند صحيح عن حصين بن عبد الرحمن عن عمرو بن جاوان قال ، قلت له أرأيت اعتزال الأحنف ما كان ؟ قال : سمعت الأحنف قال : حججنا فاذا الناس مجتمعون فى وسط المسجد ـ يعنى النبوى ـ وفيهم على والزبير وطلحة وسعد إذ جاء عثمان ، فذكر قصة مناشدته لهم فى ذكر مناقبه ، قال الأحنف : فلقيت طلحة والزبير فقلت انى لا أرى هذا الرجل ـ يعنى عثمان ـ إلا مقتولا ، فن تأمرانى به ؟ قالا : على ، فقدمنا مكة فلقيت عائشة و

المكتبة السلفية

امام بدرالدین عینی فرماتے ہیں برحق نظر جس پر اہلسنت قائم ہیں وہ یہ ہیں کہ صحابہ کرام کے مابین ہونے والے اختلافات کے بارے میں خاموشی اختیار کی جائے ان کے بارے میں حسن ظن رکھا جائے اور یہ عقیدہ رکھا جائے کہ وہ مجتھد تھے

بيان المعاني والأحكام: قوله: «أنصر هذا الرجل» يعني: علي بن أبي طالب، رضي الله عنه، ووقع في رواية الإسماعيلي يعني: علياً، ووقع للبخاري في الفتن: «أريد نصرة ابن عم رسول الله ﷺ». وقال الكرماني: وقيل: يعني عثمان، رضي الله عنه، قلت: هذا بعيد، ويرده ما في الصحيح. قوله: «إذا التقى المسلمان بسيفيهما» وفي الرواية الأخرى: «إذا توجه المسلمان»، أي: إذا ضرب كل واحد منهما وجه صاحبه، أي: ذاته وجملته. قوله: «فالقاتل والمقتول في النار» قال عياض وغيره: معناه إن جازاهما الله تعالى وعاقبهما كما

وقال هؤلاء: لا يقاتل، وإن دخلوا عليه وطلبوا قتله، و... يجوز له المدافعة عن نفسه لأن الطالب متأول، وهذا مذهب أبي بكرة وغيره. وفي (طبقات) ابن سعد مثله عن أبي سعيد

عقیدہ اہلسنت صحابہ کرام کے درمیان جو معاملات ہوئے اجتہاد پر مبنی تھے

قال الأولون لظهر الفساد واستطالوا، والحق الذي عليه أهل السنة الإمساك عما شجر بين الصحابة، وحسن الظن بهم، والتأويل لهم، وأنهم مجتهدون متأولون لم يقصدوا معصية ولا محض الدنيا، فمنهم المخطىء في اجتهاده والمصيب، وقد رفع الله الحرج عن المجتهد المخطىء في الفروع، وضعف أجر المصيب، وتوقف الطبري وغيره في تعيين المحق منهم، وصرح به الجمهور وقالوا: إن علياً، رضي الله عنه، وأشياعه كانوا مصيبين إذ كان أحق الناس بها، وأفضل من علي وجه الدنيا حينئذ.

بها، وأفضل من علي وجه الدنيا حينئذ.

عمدة القاري

شرح

صحيح البخاري

للإمام العلامة بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني

المتوفى سنة ٨٥٥ هـ

ضبطه وصححه

عبد الله محمود محمد عمر

طبعة جديدة مرقمة الكتب والأبواب والأحاديث حسب ترقيم المعجم المفهرس لألفاظ الحديث النبوي الشريف

دعا کا طالب

نعمان عطاری

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ابن خلدون لکھتے ہیں حضرت علی و معاویہ کے درمیان جو معاملہ ہوا اس میں ان کا طریقہ اجتہاد تھا اور ان میں سے کوئی بھی باطل پر نہیں تھا

دعا کا طالب
نعمان عطاری

علیہم الرضوان
تمام صحابہ کرام عادل ہیں

مقدمہ ابن خلدون

فلسفہ تاریخ تمدن، موارض تمدن پر جامع بحث اور بصیرت افروز تاریخ نکات کا بیان

رئیس المورخین علامہ

نفیس اکیڈمی

دُنیا کی کثرت اسراف کی حیثیت سے قابل مذمت ہے: اگر چہ دنیا کی کثرت قابل مذمت ہے لیکن یہ اسی وقت ہے جبکہ اسراف ہو اور انسان درمیانی راہ سے ہٹ جائے اور اگر لوگ درمیانی راہ پر ہوں اور ان کے مصارف حق کی راہ میں اور صحیح طریقوں پر ہوں تو ان کے لیے بھی دنیا کی کثرت راہ حق پر اور آخرت کے حاصل کرنے پر مددگار ثابت ہوگی پھر جب رفتہ رفتہ ...

فتنہ کے زمانے میں صحابہ کا طریقہ حق و اجتہاد تھا: جب حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان فتنہ نے سر اٹھایا جو عصبیت کا لازمی نتیجہ تھا تو اس میں بھی صحابہ کرام کا طریقہ حق و اجتہاد تھا ان کی باہمی جنگ کسی دنیوی غرض سے یا باطل کو ترجیح دینے کے لیے یا کینہ و عداوت کی وجہ سے نہ تھی جیسا کہ بے ادب اور وہمی حضرات گمان کرتے ہیں اور بے دین و ملحد یہی رائے قائم کر لیتے ہیں لیکن حقیقت میں بات یہی تھی کہ حق میں ان کا اجتہاد مختلف تھا اور اپنے اپنے اجتہاد کے مطابق ہر ایک دوسرے کو غلطی پر سمجھتا تھا اور وہ حق ہی کے لیے لڑتے تھے اگر چہ حضرت علیؓ کا اجتہاد صحیح تھا اور حضرت معاویہؓ کا اجتہاد غلط تھا۔ تاہم جنگ پر حضرت معاویہؓ باطل کے ارادے سے قائم نہ تھے بلکہ حق کے ارادے سے قائم تھے۔ یہی حال اس زمانہ کے تمام مسلمانوں کا تھا کہ اپنی اپنی رائے کے مطابق سب حق پر قائم تھے باطل کی طرف کوئی بھی جھکا ہوا نہ تھا فرق اتنا تھا کہ کسی کا اجتہاد صحیح تھا اور کسی کا غلط اور مجتہد کو غلطی پر بھی ثواب ملتا ہے۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں امیر معاویہ اول ملوک اسلام ہیں کیونکہ اس کا اشارہ تورات مقدس میں موجود ہے اور ان کی
سلطنت رسول اللہ ﷺ کی سلطنت ہے ان سے دشمنی رسول اللہ
سے دشمنی ہے ان کو ایذا دینا اللہ تعالیٰ کو ایذا دینا ہے.

حضرت امیر معاویہ تو اول ملوک اسلام اور سلطنتِ محمدیہ کے پہلے بادشاہ ہیں اسی کی طرف تورۃ مقدس میں اشارہ ہے کہ:

مولدہ بمکۃ ومھاجرہ طیبۃ وملکہ بالشام۔

وہ نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔

(تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی) وغیرہم رضوان اللہ تعالٰی علیہم الی یوم الدین کو خارج کردیا اور تمہارے کان میں (اللہ کے رسول نے چپ چاپ) کہہ دیا کہ اصحابی سے ہماری مراد اور آیت میں ضمیر ھم کے مصداق ان لوگوں کے سوا (اور دوسرے صحابہ) ہیں جو تم ان کے اے خوارج (اور اے روافض) دشمن ہوگئے۔ اور عیاذًا باللہ (انہیں) لعن طعن سے یاد کرنے لگے (اور شومئی بخت سے) نہ یہ جانا کہ یہ دشمنی، درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے دشمنی ہے اور ان کی ایذاء حق تبارک وتعالٰی کی ایذاء (اور جہنم کا دائمی عذاب جس کی سزا، مگر اے اللہ! تیری برکت والی رحمت اور ہمیشگی والی عنایت اس پاک فرقہ اہل سنت وجماعت پر، جس نے تیرے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سب ہم نشینوں اور گلستانِ صحبت کے گل چینوں کو (ہمیشہ ہمیش کسی استثناء کے بغیر) انکو تعظیم واجلال (اور نظرِ تکریم وتوقیر) سے دیکھنا اپنا شعار ودثار (اپنی علامت ونشان) کرلیا اور سب کو چرخ ہدایت کے ستارے اور فلک عزت کے

حضرت امیر معاویہ تو اول ملوک اسلام اور سلطنتِ محمدیہ کے پہلے بادشاہ ہیں اسی کی طرف تورۃ مقدس میں اشارہ ہے کہ:
مولدہ بمکۃ ومھاجرہ طیبۃ وملکہ بالشام۔
وہ نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔
(تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی) وغیرہم رضوان اللہ
تعالٰی علیہم الی یوم الدین کو خارج کردیا اور تمہارے کان میں (اللہ کے رسول نے چپ چاپ) کہہ دیا کہ اصحابی سے ہماری مراد
اور آیت میں ضمیر ھم کے مصداق ان لوگوں کے سوا (اور دوسرے صحابہ) ہیں جو تم ان کے اے خوارج (اور اے روافض)
دشمن ہوگئے۔ اور عیاذًا باللہ (انہیں) لعن طعن سے یاد کرنے لگے (اور شومئی بخت سے) نہ یہ جانا کہ یہ دشمنی، درحقیقت
رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے دشمنی ہے اور ان کی ایذاء حق تبارک وتعالٰی کی ایذاء (اور جہنم کا دائمی عذاب جس کی سزا،

صحیح البخاری کتاب مناقب اصحاب النبی ... قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۱۸، صحیح مسلم کتاب الفضائل باب تحریم سب الصحابۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۳۱۰، سنن ابن ماجۃ فضل اہل بدر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۵، سنن ابی داود کتاب السنۃ باب فی النھی عن سب اصحاب رسول اللہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۸۳

فتاوٰی رضویّہ
مع تخریج وترجمہ عربی عبارات
امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ
۲۹
رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور
پاکستان (۵۴۰۰۰)

دعا کا طالب
نعمان عطاری

علیہ الرحمہ

امام نسائی فرماتے ہیں جو حضرت معاویہ پر طعن کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا اصل مقصد صحابہ پر طعن کرنا ہے

رضوان اللہ علیہم اجمعین

ثم روى بإسناده عن أبي الحسن عليٍّ بن محمد القابسيِّ، قال: سمعت أبا عليٍّ الحسن بن أبي هلال يقول: سُئِلَ أبو عبد الرحمان النَّسائيّ عن معاوية بن أبي سُفيان صاحب رسول الله ﷺ، فقال: إنما الإسلام كدارٍ لها باب، فبابُ الإسلام الصحابَةُ، فمن آذى الصحابةَ إنما أراد الإسلام، كمن نقر الباب إنما يُريد دخول الدار، قال: فمن

(١) في حواشي النسخ قول للمؤلف: «يعني في جنبيه». قال بشار: وفي معجمات اللغة: ما دون الإبط إلى الكشح. وفي «تذكرة الحفاظ» للذهبي (٢/ ٧٠٠): خصييه. وفي الوافي للصفدي (٦/ ٤١٧): خصيتيه، وذكر المحقق أنها بغير إعجام في أصل المخطوط. وفي طبقات السبكي (٣/ ١٦) وشذرات ابن العماد (٢/ ٢٤٠): خصيتيه. والظاهر أن المحققين أبدلوها لأنها وردت بغير إعجام كما أشاروا في التعليق. وقال ابن خلكان في «الوفيات» ١/ ٧٧: «فما زالوا يدفعون في حِضْنه حتى أخرجوه من المسجد. وفي رواية أخرى: يدفعون في خُصْيَيْهِ وداسوه».

(٢) يعني ابن عساكر حافظ الشام.

(٣) في «د»: عن.

أراد معاوية فإنما أراد الصحابة[1].

المجلد الأول

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دعا گو

ذو رئيس قسم التاريخ بكلية الآداب
جامعة بغداد

مؤسسة الرسالة

امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول میں تصریح نہیں ہے کہ انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہنے کا حکم دیا تھا بلکہ ان سے برا نہ کہنے کا سبب دریافت کیا تھا

Ataunnabi.com

مقدم کرنے میں صحابہ نے غلطی کی لیکن وہ کافر نہیں ہیں۔ اس حدیث میں روافض اور امامیہ کی کوئی دلیل نہیں ہے، البتہ اس میں حضرت علی کی ایک فضیلت کا بیان ہے اور خلفاء ثلاثہ کے ان سے افضل ہونے کی نفی نہیں ہے، اور نہ ہی اس حدیث میں حضرت علی کے خلیفہ ہونے کی دلیل ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں جاتے وقت ان کو مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا، نہ کہ وصال کے وقت تمام عالم اسلام میں مسلمانوں کا خلیفہ بنایا تھا، نیز اس حدیث میں حضرت علی کو ——— حضرت ہارون سے تشبیہ دی ہے اور حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے بعد خلیفہ نہیں بنے تھے بلکہ حضرت ہارون کا حضرت موسیٰ کی زندگی میں حضرت موسیٰ کی وفات سے چالیس سال پہلے میدان تیہ میں انتقال ہو گیا تھا۔ لہ

مصنف کے نزدیک یہ حدیث شیعہ کے موقف کے برعکس نتیجہ پر دلالت کرتی ہے کیونکہ حضرت ہارون حضرت

Ataunnabi.com

نعمان علی عطاری

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اور رسول تم کو جو احکام دیں اُن کو قبول کرو اور جن کاموں سے تم کو منع کریں ان سے باز رہو۔

شرح صحیح مسلم 7

الصید والذبائح ... الآداب السلام قتل ...

علامہ ...

شیخ الحدیث ...

فرید بک سٹال

...unnat Kitab Ghar

حضرت معاویہ کا حضرت سعد سے حضرت علی کو بُرا نہ کہنے کی وجہ دریافت کرنا

حدیث نمبر ۶۰۹۸ میں ہے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تمہیں ابوتراب کو بُرا کہنے سے کیا چیز مانع ہے؟ علامہ نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

علماء نے کہا ہے کہ اس قسم کی احادیث کی تاویل کرنا واجب ہے، حضرت معاویہ کے اس قول میں یہ تصریح نہیں ہے کہ انھوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو حضرت علی کو بُرا کہنے کا حکم دیا تھا، بلکہ ان سے بُرا نہ کہنے کا سبب دریافت کیا تھا، کہ آیا تم ان کو تقویٰ اور پرہیزگاری کی وجہ سے برا نہیں کہتے یا اس کا کوئی اور سبب ہے، اگر تم ان کو تقویٰ اور پرہیزگاری کی وجہ سے برا نہیں کہتے تو تم حق پر ہو اور تمہارا نظریہ درست ہے اور اگر اس کا کوئی اور سبب ہے تو اس کو بیان کرو، غالباً حضرت سعد کا تعلق اس جماعت سے تھا جو حضرت علی کو بُرا کہتی تھی اس کے باوجود وہ حضرت علی کو بُرا نہیں کہتے تھے، اس وجہ سے حضرت معاویہ نے یہ سوال کیا، اس حدیث کی دوسری تاویل یہ ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت سعد سے یہ دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ تم حضرت علی کی رائے کو خطاء نہیں کہتے اور لوگوں سے نہیں کہتے کہ ہماری رائے اور اجتہاد صحیح ہے اور حضرت علی کی رائے اور اجتہاد غلط تھا۔ ؎

امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جمہور اہلسنت کا مؤقف

ہے کہ مولا علی حق پر تھے اور دوسرے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی خطاء اجتہادی تھی اسی وجہ سے ان پر طعن سخت حرام ہے

جاننا چاہئے کہ پیغمبر علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات کے اصحاب سب بزرگ ہیں لہٰذا تمام (صحابہ) کو بزرگی سے یاد کرنا چاہئے ـــــــ خطیب بغدادیؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَلِیْ اَصْحَابًا وَاخْتَارَلِیْ مِنْهُمْ اَصْهَارًا وَّاَنْصَارًا فَمَنْ حَفِظَنِیْ فِیْهِمْ حَفِظَهُ اللّٰهُ وَمَنْ اٰذَانِیْ فِیْهِمْ اٰذَاهُ اللّٰهُ (تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب کو پسند کیا اور ان میں سے بعض کو میرے لئے قرابت دار اور مددگار پسند کیا پس جس شخص نے ان کے حق میں مجھے محفوظ رکھا اس کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا اور جس نے ان کے حق میں مجھے ایذا دی اس کو اللہ تعالیٰ نے ایذا دی) ـــــــ اور طبرانی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (جس نے میرے اصحاب کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام آدمیوں کی طرف سے لعنت ہے) ـــــــ اور ابن عدی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اِنَّ اَشْرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَأُهُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ (میری امت کے بدترین وہ لوگ ہیں جو میرے اصحاب پر دلیر ہیں) ـــــــ

اور ان لڑائی جھگڑوں کو جو ان کے درمیان واقع ہوئے ہیں نیک نیتی پر محمول کرنا چاہئے اور ہوا و تعصب سے دور سمجھنا چاہئے کیونکہ ان کی مخالفتیں اجتہاد و تاویل پر مبنی تھیں نہ کہ ہوا و ہوس پر، جیسا کہ جمہور اہل سنت کا موقف ہے ـــــــ لیکن جاننا چاہئے کہ حضرت امیر کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے خلاف لڑنے والے خطا پر تھے اور "حق" حضرت امیرؓ کی جانب تھا۔ لیکن چونکہ یہ خطا خطائے اجتہادی ہے اس لئے ملامت سے دور اور مواخذہ سے بری ہے، جیسا کہ شارح مواقف آمدی

٤٧٨٠ ــ حدثني أبي قال: حدثنا إسماعيل بن علية عن عبد الرحمن بن إسحاق قال ابن علية: وهو عتاب[١] بن إسحاق.

٤٧٨١ ــ حدثني أبي قال: حدثنا اسماعيل قال حدثنا ابن عون عن عمير بن اسحاق قال: كان مروان أميراً علينا ست سنين فكان يسبّ علياً كل جمعة ثم عزل ثم استعمل سعيد بن العاص سنتين فكان لا يسبّه ثم أعيد مروان فكان يسبّه[٢].

٤٧٨٢ ــ حدثني أبي قال: سألت إسماعيل بن علية هل رأيت أحداً من أصحابكم يرفع يديه في القنوت في الوتر؟ قال: لا ،قلت: ولا يونس[٣]؟ ولا أيوب؟ قال: لا.

٤٧٨٣ ...
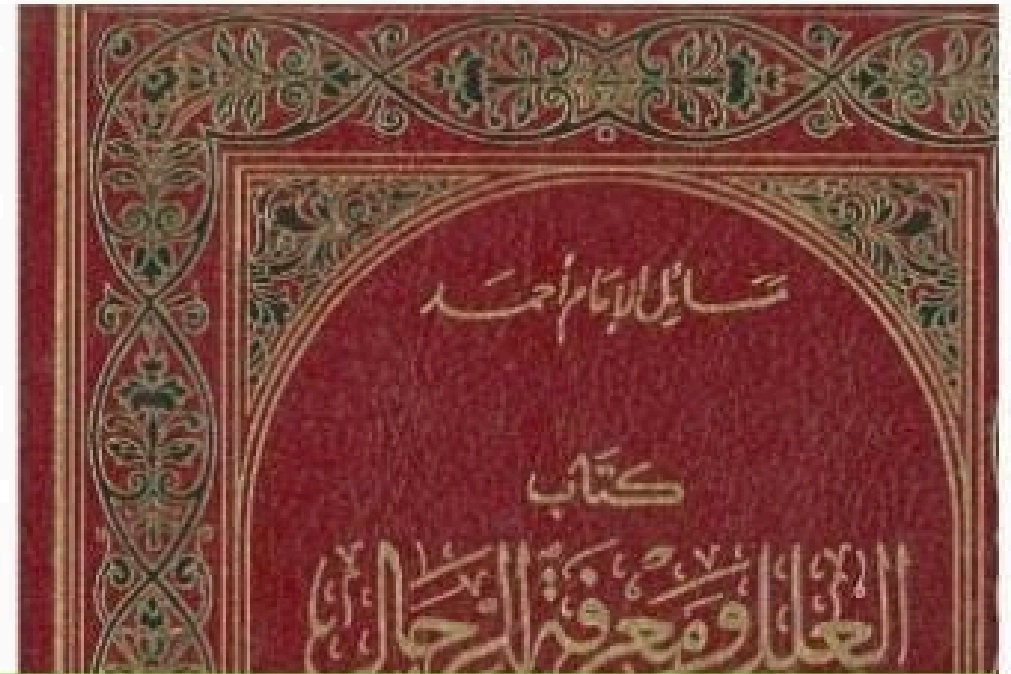
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو سب کرنے کی وجہ سے مروان کو دو مرتبہ گورنری سے معزول کرنا۔

بہرحال یہ نکتہ اپنی جگہ قابلِ تحقیق ہے کہ لفظ "سب" میں وہ کیا الفاظ تھے؟ جس کو سب سمجھا گیا؟

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مخالف اس روایت میں مروان کے سب کے الفاظ تو پیش کرتے ہیں مگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اس عمل کی وجہ سے مروان کو معزول کرنا بیان نہیں کرتے۔ اس کی وجہ؟

انظر التاريخ الكبير ٣/١:٢٥٨، الجرح ٢/٢:٢١٢، موضح أوهام الجمع والتفريق ١:٢٢٢، التهذيب ٦:١٣٧.

(٢) اسناده صحيح والله المستعان.

(٣) يونس بن عبيد بن دينار العبدي.
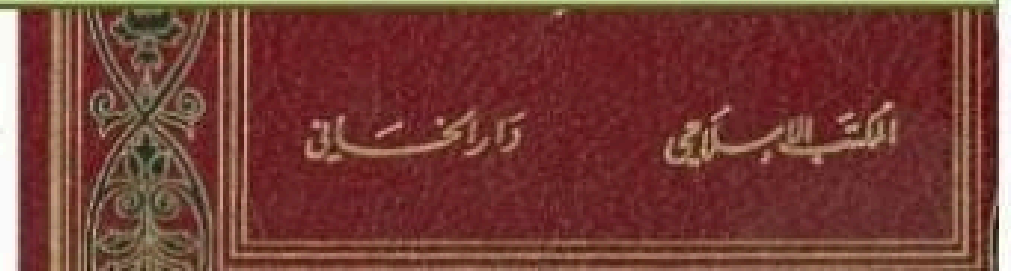
مرزا منگول کے مقلد ہیں طعنہ دیتے ہیں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمھارے ماموں ہیں اس لیئے دفاع کرتے ہو. لیکن وہ ہمارے بھی ماموں ہیں اور اہل بیت کے بھی ماموں ہیں. ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں امیر معاویہ ہم سب کے ماموں ہیں

نثار جونو طاہری

حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ الْقَعْقَاعِ الْعَبْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْأَبْرَشُ الْحِمْصِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِ الْفِرْيَابِيِّ

بَابُ ذِكْرِ مُصَاهَرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ بِأُخْتِهِ أُمِّ حَبِيبَةَ رَحِمَهُ اللهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مصاہرت کا تعلق ہونا جو اُن کی بہن سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ہے

1988 - أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

قَالَ: الْمَوَدَّةُ الَّتِي جَعَلَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمْ تَزْوِيجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، فَكَانَتْ أُمُّ
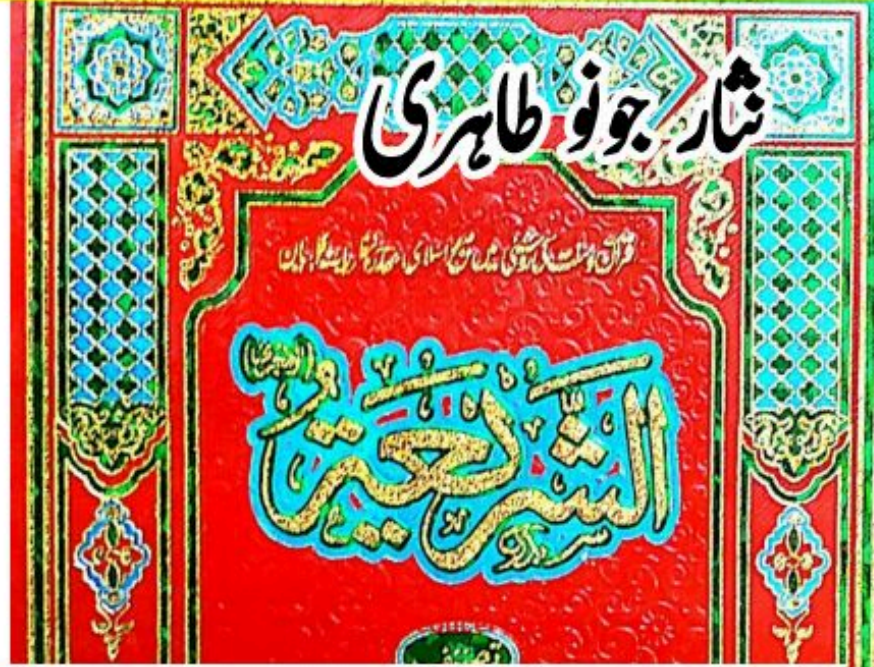
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ محبت جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے درمیان پیدا کر دی تھی' اُس کی ایک صورت یہ ہوئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ اُم حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کے

حَبِيبَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، وَمُعَاوِيَةُ خَالُ الْمُؤْمِنِينَ

ساتھ شادی کر لی تو سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا اُم المؤمنین ہو گئیں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اہلِ ایمان کے ماموں بن گئے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ملا علی قاری فرماتے ہیں جو کوئی امیر معاویہ پر لعن طعن کرے وہ قرآن و حدیث دونوں کا منکر ہے کیونکہ ان کے فضائل و مناقب قرآن و حدیث میں بیان ہوئے ہیں.

بایں طور حاصل یہ ہے کہ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ کے تین معجزات کا ذکر ہے۔
① اس میں یہ فرمایا کہ عمار قتل کیے جائیں گے۔ ② وہ مظلوم ہوں گے۔ ③ ان کو قتل کرنے والا باغی جماعت کا فرد ہوگا۔
چنانچہ تینوں پیشنگوئیاں اسی طرح پوری ہوئیں، جس طرح آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا۔
پھر میں نے شیخ اکمل الدینؒ کی کتاب میں دیکھا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ سے منسوب یہ دونوں باتیں حضرت
معاویہ پر افتراء ہیں کیونکہ پہلی بات سے حدیث میں تحریف لازم آتی ہے اور دوسری بات کو صحابہ میں سے کسی نے بھی ذکر نہیں کیا
ہے۔ بلکہ وہ اپنی جان مال کو اللہ کے راستے میں استعمال کرتے رہے ہیں لہٰذا یہ حضرت معاویہ پر افتراء ہے انہوں نے

لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ لوگ اس حدیث کو دیکھ کر اور اس کے محمول و مصداق کو جان کر حضرت معاویہؓ کے حق میں
زبان سے لعن و طعن کریں اور ان کی ذات کو ہدف ملامت بنائے، کوئی اس طرح کرے گا وہ کتاب اللہ اور احادیث دونوں کا منکر
ہوگا کیونکہ ان حضرات کے مناقب اور فضیلت قرآن و سنت دونوں نے بیان کیا ہے، اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے انصاف
سے کام لیا ہو اور تعصب و تعسف کا شکار نہ ہوا ہو اور عقیدہ میں میانہ روی اختیار کی۔
تاکہ راہِ ہدایت کی دونوں اطراف رفض و ناصبیت میں نہ پڑے اور جمیع آل و صحابہ سے محبت رکھے۔

ملا علی قاری لکھتے ہیں جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ جو کوئی صحابہ کرام کو برا کہے اسے سزا دی جائے بعض مالکیہ نے کہا اسے قتل کیا جائے

صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہنے والے کے بارے میں شرعی حکم:

شرح مسلم میں لکھا ہے: جاننا چاہئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہنا حرام ہے، اور سخت بڑے گناہوں میں سے ہے، ہمارا اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے، کہ جو کوئی صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہے اس کو سزا دی جائے، بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ اس کو قتل کیا جائے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: صحابہ میں سے کسی کو بھی برا کہنا گناہ کبیرہ ہے۔

احناف کا مذہب:

ہمارے علماء نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ جو شخص شیخین (ابوبکر و عمر) کو برا کہے وہ مستوجب قتل ہے۔

مشہور کتاب الاشباہ والنظائر کی کتاب السیر میں لکھا ہے: جو بھی کافر اپنے کفر سے توبہ کر لے، اس کے لئے دنیا و آخرت میں معافی ہے، لیکن جو لوگ اس بناء پر کافر قرار پائے ہوں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا تھا، یا شیخین یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو برا کہا تھا یا سحر کاری کا مرتکب ہوئے تھے، یا زندیقیت میں مبتلا تھے، پھر توبہ کرنے سے پہلے ان کو گرفتار کر لیا گیا ہو تو گرفتار کرنے کے بعد ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی، یعنی ان کو توبہ کا موقع نہیں دیا جائے گا، بلکہ قتل کر دیا جائے۔

اسی طرح صاحب اشباہ علامہ زین ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے، کہ شیخین کو برا کہنا، یا ان پر لعنت کرنا کفر ہے، جو شخص حضرت علی کو شیخین پر فضیلت دے وہ مبتدع ہے، صاحب خلاصہ نے بھی یہی حکم لکھا ہے۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ اُردو جلد یازدھم ۳۱۴ کتاب المناقب

صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہنے والے کے بارے میں شرعی حکم:

شرح مسلم میں لکھا ہے: جاننا چاہئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہنا حرام ہے، اور سخت بڑے گناہوں میں سے ہے، ہمارا اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے، کہ جو کوئی صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہے اس کو سزا دی جائے، بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ اس کو قتل کیا جائے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: صحابہ میں سے کسی کو بھی برا کہنا گناہ کبیرہ ہے۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں معاویہ رضی اللہ عنہ عدل اہل فضل اور خیار صحابہ میں سے ہیں رہی بات ان کے درمیان جو جنگیں ہوئیں وہ سارے معاملات اجتہاد پر مبنی تھے اور وہ سب اپنے اجتہاد کو درست اور جائز ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے اور ان صحابہ کو مجتہدانہ مرتبہ حاصل تھا

افضلیت صحابہ

واضح رہے کہ حضرت معاویہؓ عدول، اہل فضل اور خیار صحابہ میں سے ہیں، ان کے بارے میں کوئی بھی برا خیال رکھنا یا ان کی شان میں کوئی بھی ایسی بات کہنا جو مرتبہ صحابیت کے منافی ہو، اسی طرح ممنوع ہے، جس طرح دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں ممنوع ہے۔

رہی یہ بات کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان جو باہمی نزاع ہوا، یا باہمی جنگ و جدال کی نوبت آئی، تو اس پر بحث و تمحیص کرنا اور اس سے کوئی نتیجہ نکال کر کسی کی تنقیص کرنا ہمارا مقام نہیں۔

وہ سارے معاملات ان کے اپنے اجتہاد سے تعلق رکھتے ہیں، ان میں سے کوئی بھی صحابی ایسا نہیں تھا جس نے ان معاملات میں نفسانی تقاضوں، یا دنیاوی اعراض کے تحت شرکت کی ہو۔ وہ سب صحابہ اپنے اپنے موقف کے درست اور جائز ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے، اور اپنی باہمی لڑائیوں و تنازعات کی تاویل کرتے تھے، چونکہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم کو مجتہدانہ مقام و مرتبہ حاصل تھا، اور مسائل میں ایک دوسرے سے اختلاف رائے رکھنے کا حق رکھتے تھے، اس لئے ان کے ان تنازعات کی بناء پر ان میں سے کوئی عدول کے مرتبہ سے خارج نہیں ہوگا، اور نہ اس کی حیثیت و مقام میں کوئی نقص آئے گا۔ کیونکہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم کو مجتہدانہ مقام و مرتبہ حاصل تھا جیسا کہ ان کے بعد آئمہ مجتہدین کو مسائل میں مجتہدانہ مرتبہ حاصل رہا۔ اہل سنت والجماعۃ کا مسلک یہ ہے کہ ان کے بارے میں زبان کھولتے وقت محتاط رہا جائے، ان کے حق میں منہ سے وہی بات نکالی جائے جو تعریف اور بھلائی کی ہو۔

اہلسنت کا مزہب یہ ہے کہ صحابہ کرام کی جنگوں کے
متعلق کف لسان کرنا اور ان کے متعلق حسن ظن رکھنا واجب ہے اور انجنگوں کے متعلق یہ تاویل ہے کہ
وہ سب مجتہد تھے

صحابہ کرام کی باہمی جنگوں کے متعلق اہل سنت کا موقف

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

اہلسنت کا مزہب ہے کہ مشاجرات
صحابہ پر اپنی زبان بند رکھیں کیونکہ وہ سب مجتہد تھے

علامہ نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

جو مسلمان بغیر کسی تاویل اور دلیل کے آپس میں جنگ کریں، مثلاً عصبیت کی بناء پر جنگ کریں تو وہ جہنم کے مستحق ہیں، ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جہنم کی سزا دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کو معاف کر دے۔ یہی اہل حق کا مذہب ہے، اور صحابہ کرام کی جو آپس میں جنگیں ہوئیں وہ اس وعید میں داخل نہیں ہیں۔ اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ صحابہ کرام کی جنگوں کے متعلق کف لسان کرنا اور ان کے متعلق حسن ظن رکھنا ضروری ہے اور ان کی جنگوں کے متعلق یہ تاویل ہے کہ وہ سب مجتہد تھے، انھوں نے کسی معصیت یا حصول دنیا کا قصد نہیں کیا، بلکہ ہر فریق کا اعتقاد یہ تھا کہ وہ حق پر ہے اور اس کا مخالف باغی ہے اس لیے اس سے قتال کرنا واجب ہے تاکہ وہ امر اللہ کی طرف رجوع کرے۔ ان میں سے بعض حق اور صواب پر تھے اور بعض خطاً پر تھے اور وہ اپنی خطا میں معذور تھے کیونکہ وہ اجتہادی خطاً تھی، اور مجتہد کو جب خطاً لاحق ہو تو وہ گناہ گار نہیں ہوتا، اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ ان جنگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حق اور صواب پر تھے۔ ان جنگوں کے مقدمات اور طرفین کے دلائل مشتبہ تھے، حتیٰ کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت اس میں حیران رہی، اور وہ دونوں فریقوں سے الگ رہی اور انھوں نے کسی کے خلاف جنگ میں حصہ نہیں لیا، اور اگر انھیں کسی جانب صحت اور صواب کا یقین ہوتا تو وہ اس کی مدد سے کبھی گریز نہ کرتے۔

Ataunnabi.com

نعمان علی عطاری

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور رسول تم کو جو (احکام) دیں ان کو قبول کرو اور جن کاموں سے تم کو منع کریں ان سے باز رہو۔

شرح صحیح مسلم

جلد سابع

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

مفتی غلام رسول سعیدی فرماتے ہیں جمہور مسلمین کا اتفاق ہے کہ مولا علی و معاویہ کے درمیان جو جنگیں ہوئیں
علی حق پر تھے اور معاویہ کی خطا اجتہادی تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عنہم اجمعین

وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا
اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو شمار نہ کر سکو گے (ابراہیم: ۳۴)

نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری

نعمان علی عطاری

جلد پنجم

الاحادیث: ۳۰۹۰

کتاب المساقاۃ، کتاب فی الاستقراض، کتاب الخصومات، کتاب اللقطۃ، کتاب الشرکۃ، کتاب الرھن، کتاب العتق، کتاب المکاتب، کتاب الشہادات، کتاب الصلح، کتاب الشروط، کتاب

تصنیف
علامہ غلام رسول سعیدی
شیخ الحدیث، دارالعلوم نعیمیہ

ناشر
فرید بک سٹال

حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان جو جنگ ہوئی اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ برحق تھے

میں کہتا ہوں کہ یہ درست ہے کہ بعض صحابہ نے اس جنگ میں حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما میں سے کسی کا ساتھ نہیں دیا' لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا درست نہیں ہے کہ حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما دونوں کی حیثیت برابر تھی کیونکہ جمہور مسلمین کا اس پر اتفاق ہے کہ اس مناقشہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے صائب تھی اور وہ خلیفہ برحق تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اجتہادی خطاء لاحق ہوئی تھی' لیکن وہ اس میں اپنے اجتہاد کی وجہ سے معذور ہیں' علامہ مہلب نے جو یہ لکھا ہے کہ دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ تھا کہ اس کا مخالف باغی ہے اور اہل علم کے نزدیک یہی عصبیت میں ہوتا ہے۔ علامہ مہلب کے اس قول سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما دونوں کی حیثیت برابر تھی' جب کہ یہ صحیح نہیں ہے' اس لیے ہم نے ضروری سمجھا کہ ہم علامہ المہلب کی اس غلطی سے قارئین کو آگاہ کریں۔

وحید الزماں قاسمی نے لفظ باغی بہت سارے معنیٰ بیان کیئے ہیں جس میں طلب کرنا زیادتی کرنا مخالفت کرنا تلاش کرنا چاہنا خواہش کرنا حد سے تجاوز کرنا وغیرہ ہے

بغی

بَغَی علیه : مخالفت کرنا ، بغاوت کرنا، فساد بپا کرنا ۔

بَغَی الشئَ بُغْیَةً : چاہنا ، طلب کرنا (ق)

بَغَاہ الشئَ : تلاش کرانا، طلب کرنے میں مدد دینا (ح)

اِنبَغَی : ینبغی له : اس کو چاہیے، اس کے لئے مناسب ہے (ق) ۔

ابتغی : خواہش کرنا ، چاہنا ۔

تَبَاغَی القومُ : ایک دوسرے پر زیادتی کرنا

تَبَغَّی الشئَ : ظلماً لینا یا لینے کی خواہش کرنا، زبردستی لینے کی کوشش کرنا ۔

البغام

البُغْمَة : موتیوں کا ہار ، گلوبند ح : بُغَم

البَغْوُ : کچا پھل ، کانٹوں کا پھول ۔

بَغَی ـِ بَغْیًا : تجاوز کرنا ، زیادتی کرنا، ظلم کرنا (۲) زخم میں پیپ پڑنا، سوجنا (۳) عورت کا زنا کرنا ۔

القاموس الوحید

جامع ترین مکمل عربی اردو لغت

تالیف

مولانا وحید الزماں قاسمی کیرانوی

استاذ حدیث وادب عربی و معاون مہتمم دار العلوم دیوبند

مراجعہ و تقدیم

مولانا عمید الزماں قاسمی کیرانوی

ادارہ اسلامیات

لاہور — کراچی

امام اصفہانی فرماتے ہیں لفظ باغی کے معنی ہیں کسی چیز کی طلب میں میانہ روی اختیار کرنا حد سے تجاوز کرنا وغیرہ

بیزار ہونا کے ہیں۔ یہ حُبّ کی ضد ہے۔ جس کے معنی کسی پسندیدہ چیز کی طرف دل کا منجذب ہونا کے ہیں، کہا جاتا ہے۔ بَغِضَ (س) اَلشَّیْءُ بُغْضًا وَبَغَضْتُہٗ (ن) بَغْضَاءَ قرآن پاک میں ہے:

﴿ وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ ﴾ (۵:۶۴) اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے لیے ڈال دیا ہے۔

﴿ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ ﴾ (۵:۹۱) شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے۔ اور حدیث پاک میں ہے ❶ (۳۷) اِنَّ اللّٰہَ یَبْغَضُ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ۔ بیشک اللہ تعالیٰ بدکلام گالی دینے والے سے نفرت کرتا ہے۔ یہاں بُغض کا لفظ بول کر اس امر پر تنبیہ کی ہے کہ باری تعالیٰ اس سے اپنا فیضان اور توفیق احسان روک لیتا ہے۔ ❷

تَبَغَّلَ الْبَعِیْرُ: اونٹ کا خچر کی طرح تیز چلنا۔ کبھی خچر کی شرارت اور خباثت کے پیش نظر کمینے شخص کو بھی بَغْلٌ کہہ دیا جاتا ہے۔

ب غ ی

اَلْبَغْیُ: کے معنی کسی چیز کی طلب میں درمیانہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنا کے ہیں۔ خواہ تجاوز کر سکے یا نہ۔ اور بَغْیٌ کا استعمال کمیت اور کیفیت یعنی قدر و وصف دونوں کے متعلق ہوتا ہے، کہا جاتا ہے۔

بَغَیْتُ الشَّیْءَ وَابْتَغَیْتُہٗ کسی چیز کے حاصل کرنے میں جائز حد سے تجاوز کرنا۔ قرآن پاک میں ہے: ﴿ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ ﴾ (۹:۴۸) یہ پہلے بھی طالب فساد رہے ہیں۔

﴿ یَبْغُوْنَکُمُ الْفِتْنَةَ ﴾ (۹:۴۷) تم میں فساد ڈلوانے کی غرض سے۔

بَغْیٌ: دو قسم پر ہے۔ محمود یعنی حد عدل و انصاف سے تجاوز

❸ والمعروف في الرواية الحلال بين والحرام بين راجع (ق ٤، طس ـ عن عمر ـ ق ٥ ك عن سلمان) الفتح الكبير ٢: ٨٢-٨٣).

مفردات القرآن (اردو)

مصنف امام راغب اصفہانی

ب غ ی

اَلْبَغْیُ: کے معنی کسی چیز کی طلب میں درمیانہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنا کے ہیں۔ خواہ تجاوز کر سکے یا نہ۔ اور بَغْیٌ کا استعمال کمیت اور کیفیت یعنی قدر و وصف دونوں کے متعلق ہوتا ہے، کہا جاتا ہے۔

بَغْضَاءَ قرآن پاک میں ہے:

﴿ وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ ﴾ (۵:۶۴) اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے لیے ڈال دیا ہے۔

﴿ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ ﴾ (۵:۹۱) شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب

امام نووی فرماتے ہیں اصحاب (شافعیہ) متفق ہیں باغیوں کو فاسق نہیں کہا جائے گا لیکن وہ مخطی ہیں اور نہ ہی گناہگار کہا جائے گا

ذلك ما كنا نبغي) واتفق أصحابنا على البغاة اذا وجدت شروط تسميتهم أنهم بغاة ليسوا فساقا لكنهم مخطئون في شبههم وتأويلهم واختلف أصحابنا في أنهم عصاة أم لا مع اتفاقهم على أنهم ليسوا فسقة ومن قال يعصون قال ليست كل معصية فسقا والبغي في اللغة التعدي والاستطالة *

* بقق * البق معروف الواحدة بقة قال الزجاج البقاق كثير الكلام *

* بقل * البقل معروف قال الزجاج

دعاگو
سمیر القادری
نعمان علی

تهذيب الأسماء واللغات

للامام العلامة الفقيه الحافظ
أبي ذكريا محيي الدين بن شرف النووي
(المتوفى سنة ٦٧٦ هجرية)

الجزء الأول من القسم الثاني

قوبل على غير نسخة

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة العلماء بمساعدة

ادارة الطباعة المنيرية

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصاص عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلب کر رہے تھے اور آپ مجتہد تھے جس کی وجہ سے آپ پر لعن طعن سخت حرام ہے...

امام اصفہانی فرماتے ہیں لفظ باغی کے معنٰی ہیں کسی چیز کی طلب میں میانہ روی اختیار کرنا حد سے تجاوز کرنا وغیرہ

بیزار ہونا کے ہیں۔ یہ حُبّ کی ضد ہے۔ جس کے معنی کسی پسندیدہ چیز کی طرف دل کا منجذب ہونا کے ہیں، کہا جاتا ہے۔ بَغِضَ (س) اَلشَّیءُ بُغْضًا وَبَغْضَۃً (ن) بَغْضَاءَ قرآن پاک میں ہے:

﴿ وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَاءَ ﴾ (۶۴:۵)

اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے لیے ڈال دیا ہے۔

﴿ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَاءَ ﴾ (۹۱:۵) شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب

فیضان اور توفیق احسان روک لیتا ہے۔

تَبَغَّلَ الْبَعِیْرُ: اونٹ کا خچر کی طرح تیز چلنا۔ کبھی خچر کی شرارت اور خباثت کے پیش نظر کمینے شخص کو بھی بَغْلٌ کہہ دیا جاتا ہے۔

ب غ ی

اَلْبَغْیُ: کے معنی کسی چیز کی طلب میں درمیانہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنا کے ہیں۔ خواہ تجاوز کر سکے یا نہ۔ اور بَغْیٌ کا استعمال کمیت اور کیفیت یعنی قدر و وصف دونوں کے متعلق ہوتا ہے، کہا جاتا ہے۔

بَغْیٌ ... ہے۔ محمود یعنی حد عدل و انصاف سے تجاوز

والمعروف فی الروایۃ الحلال بین والحرام بین راجع (ق ٤، طس، عن عمر، ق ه ك عن سلمان) الفتح الکبیر ۲: ۸۲-۸۳.

امام الفراهیدی علیہ الرحمہ 170ھ فرماتے ہیں باغی بمعنٰی طالب ہے کسی چیز کا طلب کرنا

لدى رِشدةٍ مـن أُمِّـهِ أو لِغيـةٍ فيغلبها فحلٌ على النَّسْلِ مُنجِبُ[1]

وابن رِشْدة إذا كان من ماء صاف. والبِغْية من الزِّنى. والبُغْيةُ: مصدر الابتغاء، تقول: هو بُغْيَتي، أي: طَلبتي وطِلْبَتي. وبَغَيْتُ الشيء أبغيه بغاء، وابتغيته: طلبته. وتقول: لا ... في عَدْوِ ... ظُلْم. ... إنك ... ولا ... بيك ... أي ... شقّ

حضرت معاویہ حضرت عثمان کا قصاص طلب کررہے تھے

اس لیئے یہاں پر لفظ باغی یہاں معنٰی طلب کرنے والا ہوگا

البطن، قال الراجز:

لدى رِشدةٍ مـن أمـهِ أو لغيـةٍ فيغلبها فحل على النسلِ [illegible]

وابن رِشْدة إذا كان من ماء صاف. والبِغْية من الزِّنى. والبُغْيةُ: مصدر الابتغاء، تقول: هو بُغْيَتي، أي: طَلَبتي وطِلْبَتي. وبَغَيْتُ الشيء أبغيه بغاء، وابتغيته: طلبته. وتقول: لا
ينبغي لك أن تفعلَ كذا، وما انبغى لك في الماضي، أي: ما ينبغي. **والبَغْيُ في عَدْوِ الفَرَس**: اختيالٌ ومَرَحٌ، وإنّه ليَبغي في عَدْوه. ولا يقال: فرسٌ باغٍ. **والبَغْيُ**: الظُّلمُ.

بقع: البَقَعُ: لَوْنٌ يُالِفُ بَعْضُه بعضًا مثلُ الغُرابِ الأسْوَدِ في صَدْرِه بَياضٌ. غُرابٌ أبْقَعُ، وكَلْبٌ أبْقَعُ. والبُقْعَةُ: قِطعةٌ من أرضٍ على غَيرِ هَيْأة التي على جَنْبِها، كُلُّ واحدةٍ منها بُقْعةٌ، وجمعُها بِقاعٌ وبُقَعٌ. **والبَقيعُ**: مَوْضِعٌ من الأرض فيه أُرُومُ شَجَرٍ من ضُرُوبٍ شتّى،

(١) البيت في التهذيب (٨/٢١٣)، واللسان (بغا)، وفيه: أو بغية.

(٢) الرجز في اللسان (عشزر) وروايته: ضربًا وطعنًا نافذًا عشنزرا، والعشنزر الشديد الخلق العظيم من كل شيء.

كتاب العين

مرتبا على حروف المعجم

تصنيف

الخليل بن أحمد الفراهيدي

المتوفى سنة ١٧٠هـ

ترتيب وتحقيق

الدكتور عـ...

الجز...

أ - غ

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

امام ابوالشکور سالمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دعویٰ میں شبہ ہوگیا تھا وہ تاویل کرتے تھے

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت علی کی حمایت میں جنگ کرتے۔

بایں ہمہ (ان سب باتوں کے باوجود) ہم کہتے ہیں کہ باغی کی نہ ہم تکفیر کرتے ہیں نہ تفسیق' اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا" یعنی

دونوں ... حضرت معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے

حضرت معاویہ قصاص عثمان طلب کررہے تھے
آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں معاویہ مجتہد و فقیہ تھے

ہم کہتے ہیں کہ باغی کی تفسیق نہیں کی جائے گی اس لیے کہ اس کی شہادت بالاتفاق جائز ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ باغی اپنے دعویٰ میں ماؤل ہوتا ہے۔

باغی کسے کہتے ہیں؟

باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے شبہ کے ساتھ اور حضرت معاویہ کو اپنے دعویٰ میں شبہ ہوگیا تھا اور وہ تاویل کرتے تھے اور تاویل کرنے میں ان لوگوں نے خطاء کی اور ان کی خطاء کبیرہ گناہ نہیں حتیٰ کہ مرتکب کبیرہ کی تفسیق کی جائے یا تکفیر۔

پھر حضرت معاویہ کے ساتھ کچھ صحابہ کرام بھی تھے جیسے حضرت طلحہ' حضرت زبیر' ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ عفیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے متعلق ہم اس بات کا وہم بھی نہیں کر سکتے کہ وہ دیدہ و دانستہ ایسے امر کے مرتکب ہوں' جو موجب فسق و کفر ہو باوجودیکہ یہ لوگ اہل دیانت اور صاحب فقہ و دانش تھے' پھر اس پر اصرار بھی کریں حالانکہ یہ سب عادل اور فقیہ و مجتہد تھے اور اس لیے بھی کہ باغی کی جانب سے امام جمعہ' جماعت صلوٰت' حج اور تولیت قضاء وغیرہ کی ولایت جائز ہے' ثابت ہوا کہ وہ فاسق نہیں تھے۔

Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمہید ابوشکور سالمی رحمۃ اللہ تعالیٰ

دعا کا طلبگار
سمیر القادری
نعمان علی

تصنیف

امام اہل سنت علامہ ابو شکور محمد بن عبد السعید سالمی کشی

ترجمہ

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ
ابوالبرکات سید احمد قادری
خلیفہ امام احمد رضا قادری بریلوی علیہ الرحمہ

For More Books

امام نووی فرماتے ہیں امام سے کسی چیز کا طلب کرنا بغاوت ہے یعنی مطالبہ کرنا..

مايسهل له وأصل ينبغي من قولهم بغيت

﴿ بكر ﴾ قال في مشارق الانوار البكرة

مايسهل له وأصل ينبغي من قولهم بغيت
الشيء أبغيه أي طلبته فانبغى لي أي حصل

اوزته الحد المشروع
على الامام من قولهم
بغيت كذا أي طلبته ومنه قوله تعالى (قال
ذلك ما كنا نبغي) واتفق أصحابنا على

البغاة اذا وجدت شروط تسميتهم أنهم بغاة ليسوا فساقا لكنهم مخطئون في شبههم وتأويلهم واختلف أصحابنا في أنهم عصاة أم لا مع اتفاقهم على أنهم ليسوا فسقة ومن قال يعصون قال ليست كل معصية فسقا والبغي في اللغة التعدي والاستطالة ❊

﴿ بقق ﴾ البق معروف الواحدة بقة قال الزجاج البقاق كثير الكلام ❊

﴿ بقل ﴾ البقل معروف قال الزجاج بقل وجه الغلام وأبقل أي خرجت لحيته ❊

البلوعة ❊

﴿ بلل ﴾ قال الزجاج في كتاب فعلت وأفعلت يقال بل المريض من مرضه يبل بلولا وأبل إبلالا واستبل استبلالا ❊

﴿ بلى ﴾ قال الجوهري البلوة والبلية بكسر الباء فيهما والبلية بفتحها وتشديد الياء والبلوى والبلاء واحد والجمع البلايا وبلاه الله تعالى بلاء وأبلاه إبلاء حسنا وابتلاه اختبره والتبالي الاختبار ويكون البلاء الذي هو الاختبار في الخير والشر

تهذيب الأسماء والل[غات]

للامام العلامة الفقيه ا[...]

أبي ذكريا محي الدين بن [...]

(المتوفى سنة ٦٧٦ هجر[ية])

الجزء الأول من القسم [...]

قوبل على غير نسخة

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة العلماء بمساعدة

ادارة الطباعة المنيرية

يطلب من

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

امام نووی فرماتے ہیں امام سے کسی چیز کا طلب کرنا بغاوت ہے یعنی مطالبہ کرنا..

مايتسهل له وأصل يبغى من قولهم بغيت

﴿ بكر ﴾ قال فى مشارق الانوار البكرة

والبغى الظلم . وقيل لمجاوزته الحد المشروع وقيل لطلبه الاستعلاء علي الامام من قولهم بغيت كذا أى طلبته ومنه قوله تعالى (قال ذلك ما كنا نبغى) واتفق أصحابنا على

البغاة اذا وجدت شروط تسميتهم أنهم بغاة ليسوا فساقا لكنهم مخطئون فى شبههم وتأويلهم واختلف أصحابنا فى أنهم عصاة أم لا مع اتفاقهم على أنهم ليسوا فسقة ومن قال يعصون قال ليست كل معصية فسقا والبغى فى اللغة التعدى والاستطالة *

﴿ بقق ﴾ البق معروف الواحدة بقة قال الزجاج البقاق كثير الكلام *

﴿ بقل ﴾ البقل معروف قال الزجاج بقل وجه الغلام وأبقل أى خرجت لحيته *

البلوعة *

﴿ بلل ﴾ قال الزجاج فى كتاب فعلت وأفعلت يقال بل المريض من مرضه يبل بلولا وأبل إبلالا واستبل استبلالا *

﴿ بلى ﴾ قال الجوهري البلوة والبلية بكسر الباء فيهما والبلية بفتحها وتشديد الياء والبلوى والبلاء واحد والجمع البلايا وبلاه الله تعالى بلاء وأبلاه إبلاء حسنا وابتلاه اختبره والتبالى الاختبار ويكون البلاء الذى هو الاختبار فى الخير والشر

تهذيب الأسماء واللغات

للامام العلامة الفقيه ا

أبى ذكريا محي الدين بن ش

(المتوفى سنة ٦٧٦ هجر

الجزء الأول من القسم

قوبل على غير نسخة

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة العلماء بمساعدة

ادارة الطباعة المنيرية

يطلب من

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

قاضی عبدالرزاق بھترالوی فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حرام بغاوت کا اطلاق نہیں ہوتا کیونکہ اس کا معنیٰ ہے طلب کرنا

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر فریق دوسرے کو غلطی پر سمجھ رہا تھا ہر طرف سے ایک دوسرے کے خلاف سخت الفاظ استعمال کئے جا رہے تھے اس لئے یہ اعتراض باطل ہے کہ وہ واقعی مال باطل طریقے سے کھانے کا عام حالات میں بھی حکم دیتے تھے یا عام حالات میں وہ مسلمانوں کو قتل کرنے کا حکم دیتے تھے حاشا وکلا ایسا نہیں یہ اجتہادی خطاء تھی جس پر کوئی گرفت نہ تھی بلکہ اجتہاد کی وجہ سے ثواب حاصل تھا۔ پھر "اطعہ فی طاعۃ اللہ" کے الفاظ بھی بتا رہے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا کام کر رہے تھے رب تعالیٰ کے نافرمان نہیں تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کے یہ الفاظ "واعصہ فی معصیۃ اللہ" اس پر دلالت کر رہے ہیں کہ اگر تمہارا اجتہاد انہیں غلطی پر سمجھتا ہے تو جو تم اپنے خیال کے مطابق غلطی اور رب کی نافرمانی سمجھو اسے نہ مانو۔

اعتراض بغاوت معاویہ پر:

حدیث پاک سے تو معاویہ اور ان کی جماعت کا باغی ہونا سمجھ آ رہا ہے۔ آیئے! حدیث پاک دیکھئے:

"عن ام سلمۃ ان رسول اللہ ﷺ قال لعمار تقتلك الفئۃ الباغیۃ"
(مسلم ج ۲ ص ۳۹۶ کتاب الفتن)

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بیشک رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار کو فرمایا تمہیں باغی جماعت قتل کرے گی۔"

امام حق کی مخالفت کی چار وجوہ ہیں اگرچہ بظاہر سب پر بغاوت کا اطلاق ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر حرام بغاوت کا اطلاق نہیں؟ آیئے! ذرا تفصیل دیکھئے:

بغاوت کا معنیٰ طلب کرنا ہوتا ہے
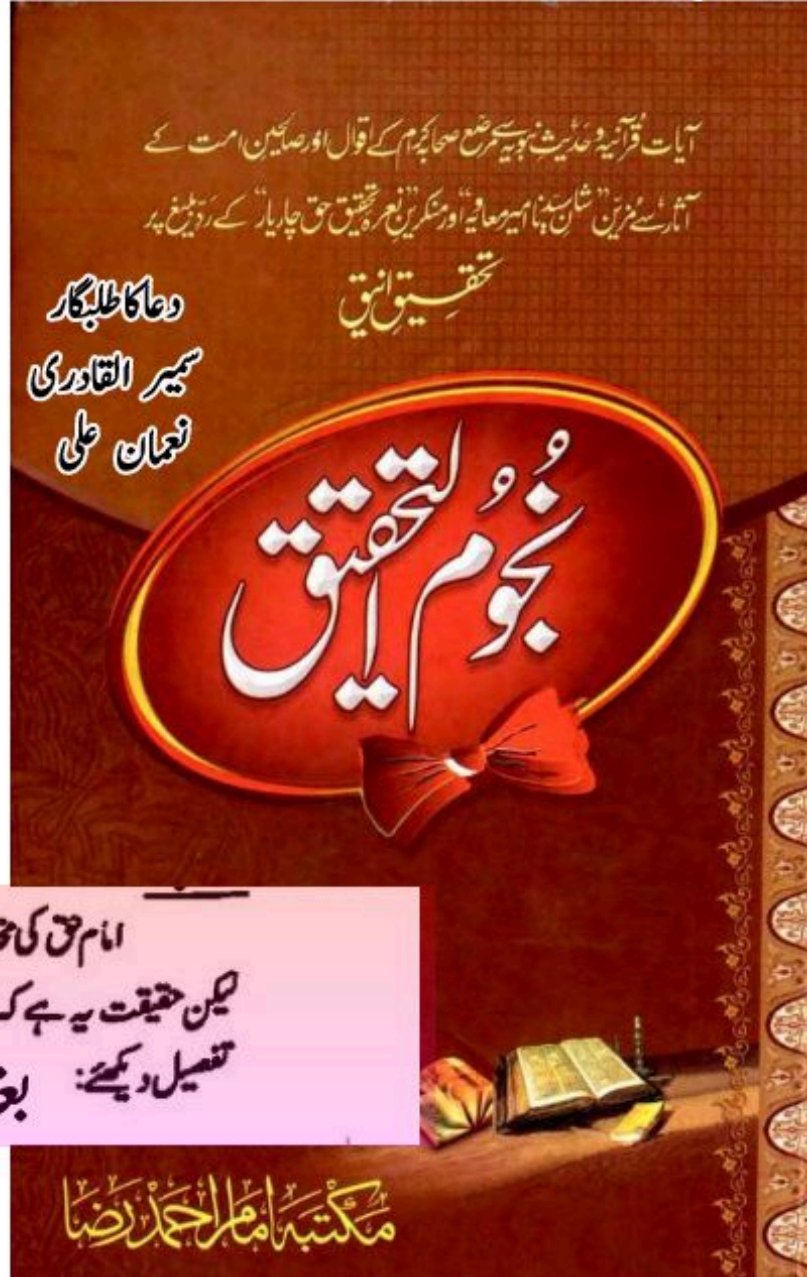
قاضی عبدالرزاق بھترالوی فرماتے صحابہ کرام میں رضی اللہ عنہم اجمعین اجتہادی اختلاف تھا ایک گروہ حق پر اور دوسرے کی اجتہادی خطا تھی

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کو خارجیوں والی بغاوت کا نام دیا جائے خارجی تو کافر ہیں کسی صحابی کو (معاذ اللہ) کافر نہیں کہا جاسکتا۔ ہاں! کوئی کافر کسی صحابی کو باغی بمعنی خارجی کہے تو وہ کہہ سکتا ہے کہ وہ ہے ہی کافر، کافر کا مسلمان کو کافر کہنا کوئی باعث تعجب نہیں۔

ہمارے ذہنوں میں جو بغاوت ہے وہ بھی صحابہ کرام میں نہیں تھی کیونکہ مشہور بغاوت ناجائز ہے صحابہ کرام کسی حرام کے مرتکب نہیں ہوئے۔ لہذا صحابہ کرام میں مذکورہ قسم کی بغاوت نہیں تھی۔

صحابہ کرام میں کون سی بغاوت تھی؟

صحابہ کرام میں کون سی بغاوت تھی؟

صحابہ کرام میں اجتہادی اختلاف تھا ایک فریق کا اجتہاد درست تھا دوسرے کا اجتہاد درست نہ تھا جس فریق کا اجتہاد درست نہ تھا اور وہ درست اجتہاد والے مجتہد مصیب فریق سے جنگ کر رہے تھے اجتہادی مخطی فریق کو میرے پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ نے رب تعالیٰ کے عطاء کردہ علوم غیبیہ کی وجہ سے باغی فرما دیا تھا کہ وہ فریق جو مصیب نہیں ہوگا ان کی اجتہادی خطاء کی وجہ سے ان کا مطالبہ زیادتی ہوگا اسی مطالبہ کی زیادتی کو بغاوت کا نام دیا

بلکہ اس بغاوت کی وضاحت بھی کریں صحابہ کرام کو مطلقاً باغی کہنے والے اور اس بغاوت کی صحیح ترجمانی نہ کرنے والے درحقیقت صحابہ کرام سے بغض رکھنے والے ہیں ان کو ہی علماء سوء کہا جاتا ہے بلکہ راقم کے نزدیک وہی جہلاء مطلق ہیں۔ بغضِ صحابہ رکھنے والے جہلاء کیا دین اسلام کی وضاحت کریں گے وہ تو منافقانہ انداز سے دین اسلام کا حلیہ بگاڑ دیں

رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اہل سنت کہتے ہیں: حضرت علی حق پر تھے اس سب میں ان سے قتال کرنے والے سب باغی مخطی تھے کافر نہیں تھے
شیعہ اسکے برعکس انکو کافر کہتے ہیں ,اور نا تو حضرت
علی سے قتال کرنے والے فاسق تھے جیسا کہ عمرو بن عبید معتزلی کے اصحاب نے انکو فاسق قرار دیا..

وحدث من ذلك ما أوجب ترك القتال مع معاوية والاشتغال بأمر الخوارج وذلك تقدير / العزيز العليم، وأهل السنة ـ إلاّ من شذ ـ يقولون: إنّ عليا كرّم الله تعالى وجهه في كلّ ذلك على الحق لم يفترق عنه قيد شبر[1]، وأنّ مقاتليه في الوقعتين مخطئون باغون[2]، وليسوا كافرين[3] خلافًا للشيعة، ولا فاسقين خلافًا « للعَمْرية »[4] أصحاب عمرو بن عبيد من المعتزلة، [ولمن شذ من أهل السنة، ولا أنّ أحد الفريقين من علي كرّم الله وجهه ومقاتليه لا بعينه فاسق خلافا للواصلية، أصحاب واصل بن عطاء المعتزلي[5]][6].

المقالات (١/٦١ ـ ٦٢)، واصفًا ما حدث: « انكسرت سيوف الفريقين ونصلت

سمیر القادری
نعمان علی

الأجوبة العراقية
على الأسئلة اللاهورية

لمفتي العراق في عصره والإمام المفسر
أبي الثناء شهاب الدين محمود بن عبد الله الآلوسي
(١٢١٧هـ - ١٢٧٠هـ)

حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه
د. عبد الله بن يوسف الشمَّاري

دار ابن عفان
دار ابن القيم

وذلك تقدير / العزيز العليم، وأهل السنة ـ إلاّ من شذ ـ يقولون: إنّ عليا كرّم الله تعالى وجهه في كلّ ذلك على الحق لم يفترق عنه قيد شبر[1]، وأنّ مقاتليه في الوقعتين مخطئون باغون[2]، وليسوا كافرين[3] خلافًا للشيعة، ولا فاسقين خلافًا « للعَمْرية »[4] أصحاب عمرو بن عبيد من المعتزلة، [ولمن شذ من أهل السنة، ولا أنّ أحد الفريقين من علي كرّم الله وجهه ومقاتليه لا بعينه فاسق خلافا للواصلية، أصحاب واصل بن عطاء المعتزلي[5]][6].

(٥) هو واصل بن عطاء الغزال البصري المتكلّم الفصيح منشيء المعتزلة وشيخهم اعتزل حلقة الحسن البصري هو وجماعة فسموا المعتزلة ولد بالمدينة سنة (٨٠هـ) ومات سنة ١٨١هـ.
انظر: وفيات الأعيان (٦/٧ ـ ١١)، الفرق بين الفرق (١١٧ ـ ١٢٠)، مجموع الفتاوى (٣٥/٢٧).

(٦) ما بين المعقوفين غير موجود في المختصر.

ہم پر فوقیت رکھتے ہیں اور ان کی آراء ہمارے نزدیک ہمارے نفسوں کے لئے ہماری آراء سے

چوالیسویں بحث

مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق

چوالیسویں بحث

مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق

یہ بیان کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان رونما ہونے والے اختلافات کے متعلق لب کشائی سے رکنا واجب ہے اور یہ اعتقاد واجب ہے کہ وہ سب اجر پانیوالے ہیں۔

اور یہ اس لئے کہ اہل سنت کا اتفاق ہے کہ وہ سب عادل ہیں۔ برابر ہے کہ کوئی فتنوں میں ملوث ہوا یا نہیں ہوا۔ جیسے حضرت عثمان، حضرت معاویہ اور واقعہ جمل کے دور کا فتنہ۔ اور یہ سب کچھ واجب ہے کہ ان کے متعلق حسن ظن کے وجوب اور انہیں اس بارے میں اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے۔ کیونکہ ان امور کی بنیاد اسی پر ہے۔ اور ہر مجتہد درست ہے یا درست ایک ہے اور خطا کرنیوالا معذور بلکہ ماجور ہے۔

عدالت صحابہ کرام کا مفہوم

ابن الانباری نے کہا کہ ان کی عدالت سے مراد ان کے لئے عصمت کا ثبوت اور ان سے عصمت کا محال ہونا نہیں۔ مراد صرف یہ ہے کہ اسباب عدالت کی بحث اور ان کے تزکیہ کی طلب کے تکلف کے بغیر ہمارے دین کے احکام کے متعلق ہمارے لئے ان کی روایات قبول ہیں۔ اور بحمد و تعالیٰ آج تک ہمیں ایسی کسی چیز کا ثبوت نہیں ملا جو ان کی عدالت کو مجروح کرے۔ پس ہم اسی کو لازم کرتے ہیں جس پر کہ یہ حضرات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ پاک میں تھے۔ یہاں تک کہ اس کے خلاف ثابت ہو۔ اور بعض اہل سیر جو کچھ ذکر کرتے ہیں لائق التفات نہیں۔ کیونکہ یہ صحیح نہیں۔ اور اگر صحیح ہے تو اس کی کوئی صحیح تاویل ہے۔ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان عادل ہیں۔ برابر ہے کہ کوئی بھی فتنوں میں ملوث ہوا یا نہیں ہوا جیس حضرت عثمان و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم اور دور جمل۔ اور واجب ہے کہ ان پر حسن ظن رکھا جائے اور انہیں اس بارے میں اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے کیونکہ ان کی بنیاد ان ہی امور پر ہے اور ہر مجتہد درست ہے یا پھر ایک درست ہے اور خطا کرنے والا معزور بلکہ ماجور ہے

دعا گو: اسد الطحاوی

البداية والنهاية

للحافظ عماد الدين ابي الفداء إسماعيل
ابن عمر بن كثير القرشي الد[illegible]
٧٠١ - ٧٧٤ هـ

تحقيق
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن [illegible]

بالتعاون مع
مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية
بدار هجر

الجزء الرابع

وَيُشْبِهُ أن يكونَ قولُه : الخندقَ . وَهِمًا ، أو أنّه قال له ذلك في بناءِ المسجدِ وفي حفرِ الخندقِ . واللهُ أعلمُ .

قلتُ : حَمْلُ اللَّبِنِ في حفرِ الخندقِ لا معنى له ، والظاهرُ أنّه اشتبَه على النَّاقِلِ . واللهُ أعلمُ . وهذا الحديثُ من دلائلِ النُّبوّةِ ؛ حيثُ أخبَر ، صلواتُ اللهِ وسلامُه عليه ، عن عمّارٍ ، أنّه تقتُلُه الفئةُ الباغيةُ ، وقد قتَله أهلُ الشامِ في وَقْعَةِ صِفِّينَ ، وعمّارٌ مع عليٍّ وأهلِ العراقِ ، كما سيأتي بيانُه وتفصيلُه في موضعِه .

وقد كان عليٌّ أحقَّ بالأمرِ مِن معاويةَ ، ولا يَلْزَمُ مِن تسميةِ أصحابِ معاويةَ بُغاةً تكفيرُهم ، كما يُحاولُه جَهَلَةُ الفِرْقَةِ الضَّالَّةِ مِن الشِّيعَةِ وغيرِهم ؛ لأنّهم وإن كانوا بُغاةً في نفسِ الأمرِ ، فإنّهم كانوا مُجتَهِدين فيما تعاطَوْه مِن القِتالِ ، وليس كلُّ مُجتَهِدٍ مُصِيبًا ، بل المُصيبُ له أجْران ، والمُخطئُ له أجرٌ ، ومَن زادَ

[illegible] مِن طريقٍ مُعتبَرٍ . واللهُ أعلمُ . وأمّا قولُه : « يدعوهم إلى الجنّةِ ويدعونه إلى النّارِ » . فإنّ عمّارًا وأصحابَه يدْعُون أهلَ الشامِ إلى الأُلْفَةِ واجتماعِ الكلمةِ ، وأهلَ الشامِ يُريدُون أن يَسْتأثِروا بالأمرِ دونَ مَن هو أحقُّ به ، وأن يكونَ النّاسُ أوزاعًا[2] ، على كلِّ قُطْرٍ إمامٌ برأْسِه ، وهذا يؤدّي إلى افتراقِ الكلمةِ واختلافِ الأمّةِ ، فهو لازمُ مذهبِهم ، وناشئٌ عن مَسْلَكِهم ، وإن كانوا لا يَقْصِدونه . واللهُ أعلمُ . وسيأتي تقريرُ هذه المباحثِ إذا انتهينا إلى وَقْعَةِ صِفِّينَ من كتابِنا

---

(١) سقط من : م .
(٢) الأوزاع : الفِرَق من الناس ، يقال : أتيتهم وهم أوزاع . أي متفرقون . اللسان (و ز ع) .

اور یہ کہ اس سے معاویہؓ اور انکے اصحاب کا تکفیری طور پر باغی ہونا لازم نہیں آتا جیسا کہ شیعہ کا جاہل اور گمراہ فرقہ سمجھتا ہے اگر وہ اس مسلے میں باغی تھے تو وہ مجتہدین میں سے بھی تھے۔ جس (امر) میں انہوں نے لڑائی کی اور ہر مجتہد صحیح (اجتہاد پر) نہیں ہوتا اگر مجتہد صحیح (اجتہاد) پر ہو تو اسکو دو اجر ملتے ہیں اور اگر خطاء پر ہو تو اسکو ایک اجر ملتا ہے

نص المخطوط

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

- حدثنا القاضي الإمام أبو الحسين محمد بن القاضي الإمام أبي يعلى[1] محمد بن الحسين بن الفراء[2]، قال:

قُرِىءَ على والدي السَّعيد؛ وأنا أسمع، وذلك في رجب سنة ثم
وخمسين وأربع مائة، في مسجده من الجانب الغربي بنهر القلائين[3]:

أسعدك الله بطاعته، ووفَّقَكَ لصالح دنياك وآخرتك، عما جرى بين عليّ ومعاوية رضي الله عنهما، وهل يجوز أن يُضَافَ إلى معاوية بذلك ظلم أو فسق؟

والجواب؛ والله الموفق للصواب:

أنه لا يجوز أن يُضافَ إليه شيء من ذلك، بل يقال: أنه[4] اجتهد، وله أجر على اجتهاده، ووجه اجتهاده أنه قال:

---

(1) رسمت في المخطوط؛ هكذا: يعلا.

(2) هو: الإمام محمد بن محمد بن الحسين بن محمد الفراء؛ أبو الحسين. ابن المصنف

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

رحمہا اللہ
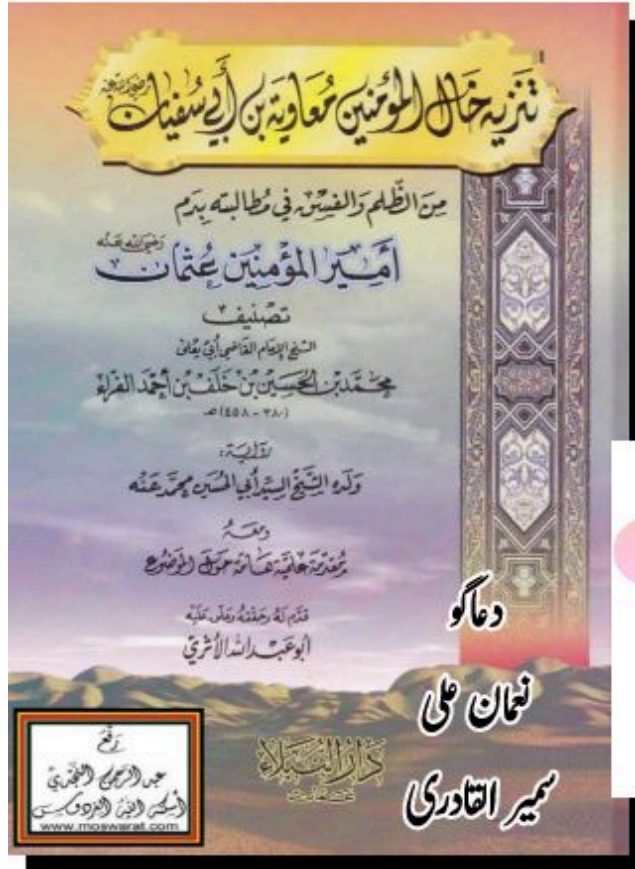
امام ابی یعلیٰ کے بیٹے محمد کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ حضرت علی و معاویہ کے درمیان جو ہوا تو اکی وجہ سے امیر معاویہ کی طرف فسق یا ظلم کی نسبت کرسکتے ہیں قاضی ابی یعلیٰ نے جواب دیا ہرگز نہیں کیونکہ معاویہ نے اجتہاد فرمایا تھا اس لیئے ان کی طرف یہ نسبت کرنا جائز نہیں

امام قطلوبغا حنفی اور امام کمال بن ابی شریف ابن الھمام فرماتے ہیں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ومعاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین جو جنگیں ہوئیں وہ اجتہاد پر مبنی تھی وہ حضرت عثمان کے قصاص اور قاتلین کو امیر معاویہ اور انکے ساتھی طلب کررہے تھے حضرت معاویہ کا جھگڑا خلافت کیلئے نہیں تھا

الله عنه لمعاوية ومن معه لما بينهما من بنوة العمومة (كان مبنيا على الاجتهاد) من كل منهما (لا منازعة من معاوية) رضى الله عنه (فى الامامة اذ ظن على) رضى الله عنه (أن تسليم قتلة عثمان) على الفور (مع كثرة عشائرهم واختلاطهم بالعسكر يؤدى الى اضطراب أمر الامامة) العظمى التى بها انتظام كلمة أهل الاسلام (خصوصا فى بدايتها) قبل استحكام الامر فيها (فرأى التأخير) أى تأخير تسليمهم (أصوب الى أن يتحقق التمكن) منه (ويلتقطهم) أولا فأولا (فان بعضهم عزم على الخروج على على وقتله لما نادى يوم الجمل بأن يخرج عنه قتلة عثمان

أن يأخذه أخرجه الترمذى ولنا على هذا الحديث كتابة مختصرة (وماجرى بين معاوية وعلى رضى الله عنهما) من الحروب بسبب طلب تسليم قتلة عثمان رضى

(الاصل الثامن وماجرى بين معاوية وعلى رضى الله عنهما الخ) جواب عما عساه أن يقال

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

الله عنه لمعاوية ومن معه لما بينهما من بنوة العمومة (كان مبنيا على الاجتهاد)
من كل منهما (لا منازعة من معاوية) رضى الله عنه (فى الامامة اذ ظن على)
رضى الله عنه (أن تسليم قتلة عثمان) على الفور (مع كثرة عشائرهم واختلاطهم

(هو الاول لذهاب كثير) من العلماء رحمهم الله تعالى (الى أن قتلة عثمان لم يكونوا

كتاب المسامرة

فى شرح المسايرة

للكمال بن أبى شريف بن الهمام

فى علم الكلام

مع حاشية زين الدين قاسم على المسايرة

المسامرة فى شرح المس

وشرحه الشيخ

الجزء الأول والثانى

المكتبة الأزهرية للتراث

امام ابی بکر الحنفی ٣٧٠ھ فرماتے ہیں مولا علی و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے درمیان جو کچھ وہ اجتہاد پر مبنی تھا مولا علی حق پر تھے اور معاویہ غلطی پر یعنی ان خطا اجتہادی تھی

أصحابي، فإن أحدكم لو أنفق ما في الأرض جميعًا ما أدرك مد أحدهم ولا نصيفه»[1].

ويعلم أن رجعة علي باطل، وليس كما زعم الروافض؛ [٢٠٧] إنهم يقولون بأن عليًا يرجع قبل قيام الساعة مع أهل بيته، فهذا محال. و«للكرار»: أراد به أبا السبطين علي بن أبي طالب الهاشمي رضي الله عنه، وكان يكنى بأبي تراب أيضًا، وإنما لقب به لأنه كان كثير القتال على الأعداء.

واعلم أن عليًا كان في محاربته مع معاوية والخوارج، وابن الزبير، وما جرى بينه وبين معاوية كان مبنيًا على الاجتهاد ولا منازعة من معاوية لعليّ في الإمامة، ولكنه كان مخطئًا في خروجه عليه، وعلي، رضي الله عنه، كان مصيبًا في جميع ما عمل في حروبه وصلحًا دار إلى حيث دار وكان الحق في يده، فمن قال: الحق في يد غيره كان خارجيًا. وإن طلحة والزبير وعائشة قد تابوا عن ذلك، ورجعوا إلى الحق، وعائشة إنما جاءت للمصلحة.

=من طريق كادح بن رحمة، وتقدم القول عند ابن الجوزي وقال الحاكم وأبو نعيم فيه أيضًا: روى عن مسعر والثوري أحاديث موضوعة.

وقال البيهقي: هو مجهول. وقال ابن عدي: ولكادح غير ما أمليت أحاديث وأحاديثه عامة ما يرويه غير محفوظة، ولا يتابع عليه في أسانيده ولا في متونه.

(١) أخرجه الترمذي في كتاب: «الصلاة» باب: (ما جاء في السفر يوم الجمعة): (٢/ص ٤٠٥) حديث رقم: (٥٢٧) من طريق مقسم عن ابن عباس . . . . به.

وقال أبو عيسى: هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه. ولفظه: ولو أنفقت ما في
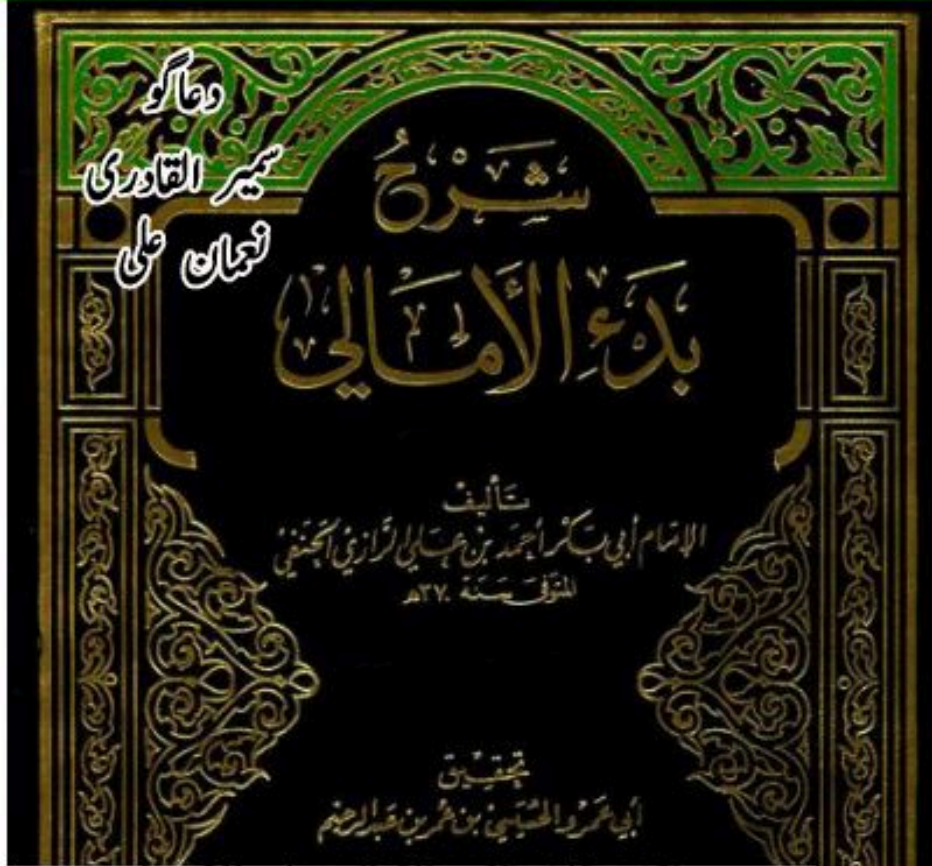
شرح بدء الأمالي

تأليف

الإمام أبي بكر أحمد بن علي الرازي الحنفي

المتوفى سنة ٣٧٠هـ

تحقيق

أبي عمرو الحسيني بن عمر بن عبد الرحيم

دعاگو
سمیر القادری
نعمان علی

لأنه كان كثير القتال على الأعداء.

واعلم أن عليًا كان في محاربته مع معاوية والخوارج، وابن الزبير، وما جرى بينه وبين معاوية كان مبنيًا على الاجتهاد ولا منازعة من معاوية لعليّ في الإمامة، ولكنه كان مخطئًا في خروجه عليه، وعلي، رضي الله عنه، كان مصيبًا في جميع ما عمل في حروبه وصلحًا دار إلى حيث دار وكان الحق في يده، فمن قال: الحق في يد غيره كان

كانوا يعملون﴾ [البقرة: ١٣٤، ١٤١].

مفتی امجد علی رحمۃ اللہ علیہ اعظمی فرماتے ہیں یہ حدیث میرا بیٹا دو مسلمان گرہوں کے درمیان صلح کروائے گا تو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فسق پر فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقتاً بلکہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلکہ حضور ﷺ پر بلکہ اللہ تعالی پر طعن کرتا ہے

شرح بہار شریعت (حصہ اوّل) 489

علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا:

إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. (26)

میرا یہ بیٹا سید ہے، میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ عزوجل اس کے باعث دو بڑے گروہ اسلام میں صلح کرا دے۔

تو امیر معاویہ پر معاذ اللہ فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقۃً حضرت امام حسن مجتبیٰ، بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، بلکہ حضرت عزت جل وعلا پر طعن کرتا ہے۔

وجہہ الکریم خطائے اجتہادی واقع ہوئی، مگر ان سب نے بالآخر رجوع فرمائی، عرف شرع میں بغاوت مطلقاً مقابلہ امام

*و: بَشَا، كَدَعَا: حَسُنَ خُلُقُهُ.

*و: بَصَا، كَدَعَا: اسْتَقْصَى على غريمِهِ. والبِصَاءُ، بالك
استقصاءُ الخِصاءِ، وخَصاهُ اللّهُ وبَصاهُ ولَصاهُ. ويُقَ
خَصِيٌّ بَصِيٌّ. وما في الرَّمادِ بَصْوَةٌ، أي: شَرَرَةٌ ولا جَمْ
وبَصْوَةُ: ع.

*ي: بَضَى، كَرَبَى وهُدًى: ة بِبِلادِ بَجِيلَةَ، أو وادٍ.

●ي: الباطِيَةُ: الناجُودُ. وحَكَى سِيبَوَيْهِ البِطْيَةَ، بالكسر،
عِلْمَ لي بِمَوْضُوعِها[1]، إلاّ أنّ يكونَ أبْطَيْتُ: لُغَةً
أبْطاتُ[2].

●و: بَظَا: لَحْمُهُ يَبْظُو بُظُوًّا: اكْتَنَزَ، وتَراكَبَ. والبُظ
بالضم: لَحَماتٌ مُتَراكِباتٌ، وحَظِيتِ المرأةُ وبَظِيَتْ: إتْباع

●و: البَغْوُ: الجِنايَةُ، والجُرْمُ، وقد بغى، كَنَهَى ودَعَا وزَ
والعارِيَةُ، أو أنْ تَسْتَعِيرَ كَلْباً تَصِيدُ به، أو فَرَساً تُسابِقُ ع
كـالاسْتِبْغاءِ. وأبْغاهُ فَرَساً: أخْبَلَهُ. وبغاهُ بَغْواً: قَ
وأصابَ منه، وـبالعينِ: أصابَهُ بها، وـعليهم شَرّاً: ساقَهُ

●و: بَغَا الشيءَ بَغْواً: نَظَرَ إليه كَيْفَ هو. والبَغْوُ: ما يَ
من شَجَرِ العُرْفُطِ[3] والسَّلَمِ. والبَغْوَةُ: الطَّلْعَةُ تَنْشَقُّ فَتَ
بَيْضاءِ، والثَّمَرَةُ قبلَ نِضاجِها. وبَغْوانُ: ة بِنَيْسابُورَ
والبَغَوِيُّ: الحُسَيْنُ بنُ مَسْعُودٍ الفَرّاءُ، منسوبٌ إلى بَغْشُ
وذُكِرَ.

●ي: بَغَيْتُهُ: ... بالكسر: طَلَ... كَرَضِيَّةٍ: ما ... المَبْغِيَّةُ: وأبْ... أعانَهُ على طَلَبِهِ. واسْتَبْغَى القَو... بَغَوْهُ، و-ل

القاموس المحيط

تأليف
العلامة اللغوي مجد الدين محمد بن يعقوب الفيروزآبادي
(المتوفى سنة ٨١٧ هـ)

تحقيق
مكتب تحقيق التراث في مؤسسة الرسالة
بإشراف
محمد نعيم العرقسوسي

طبعة فنية منقحة مفهرسة

مؤسسة الرسالة

دعاگو
سمیر القادری
نعمان علی

... واستبقاه: استحياه، و- من الشيء: ترك بعضه. وبغي بن
المَبْغِيَّةُ: وأبْغاهُ الشيءَ: طَلَبَهُ له، كـبَغاهُ إيّاهُ، كَرَماهُ، أو
أعانَهُ على طَلَبِهِ. واسْتَبْغَى القَوْمَ فَبَغَوْهُ، و-له: طَلَبُوا له.
والباغِي: الطّالِبُ ج: بُغاةٌ وبُغْيانٌ. وانْبَغَى الشيءُ: تَيَسَّرَ،

لفظ باغی
کا اطلاق

امام الفیروز آبادی 817ھ نے لفظ باغی کے بہت
سے معنٰی بیان کیئے جس میں ایک لفظ طلب کرنا
بھی ہے(یعنی جیسے معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہم نے قصاص عثمان کا مطالبہ کیا)
امیر معاویہ رضی اللہ عنہم مجتہد تھے اس وجہ سے یہاں پر یہی معنٰی مراد لیا
جائے گا... اور لفظ باغی کا اطلاق صرف امام حسن کی صلح تک محدود ہے

امام الحرمین جوینی اپنی کتاب الارشاد میں فرماتے ہیں :-
حضرت علی اسوقت امام برحق تھے ان سے قتال کرنے
والے اگرچہ باغی تھے مگر ان پر حسن ظن رکھنا ضروری ہے، کیونکہ انکی بغاوت اس بات کی متقاضی تھی کہ وہ بھلائی اور خیر چاہتے تھے اگرچہ ان سے خطاء ہوئی

فحقيق على المتدين، أن يستصحب لهم ما كانوا عليه في دهر الرسول صلى الله عليه وسلم، فإن نقلت هناة فليتدبر النقل وطريقه، فإن ضعف رده؛ وإن ظهر وكان آحادًا. لم يقدح فيما علم تواترًا منه وشهدت له النصوص ثم ينبغي ألا يألوا جهدًا في حمل كل ما ينقل على وجه الخير، ولا يكاد ذو دين بعدم ذلك. فهذا هو الأصل المغني عن التفصيل والتطويل.

فصل

فصل

[في حكم قتال علي رضي الله عنه]

عليٌّ بن أبي طالب كان إمامًا حقًّا في توليته. ومقاتلوه بغاة، وحسن الظن بهم يقتضي أن يظن بهم قصد الخير وإن أخطأوه، وعائشة رضي الله عنها قصدت بالمسير إلى البصرة تسكين الثائرة وتطفئة نار الفتن، وقد اشرأبت للاضطرام، فكان من الأمر ما كان.

ولا يعصم واحد من الصحابة عن زلل، والله ولي التجاوز بمنّه وفضله، وكيف يشترط العصمة لآحاد الناس، وهي غير مشروطة لإمام! ولا يكترث بقول من يشترط العصمة للأئمة من الإمامية، فإن العقل لا يقضي باشتراطها. وكل ما يحاولون به إثبات عصمة الإمام يلزمهم عصمة ولاته وقضاته وجباته للأخرى ...

المبتدي، ويتشوق بها المنتهي إلى جلة المصنفات. وقد تصرمت بعون الله وتأييده، والحمد لله المشكور على إفضاله، وصلى الله على محمد خاتم النبيين وإمام المرسلين وعلى آله الطيبين وصحبه الأكرمين وسلم تسليمًا.

المكتبة الفلسفية

كتاب الإرشاد

إلى قواطع الأدلة في أصول الاعتقاد

لإمام الحرمين الجويني
(٤١٩-٤٧٨هـ)

ضبط وتحقيق
الأستاذ الدكتور أحمد عبد الرحيم السايح
المستشار توفيق علي وهبة

الناشر
مكتبة الثقافة الدينية

امام ابی الیسر محمد البزدوی فرماتے ہیں اکثر اہلسنت حضرت علی کی وفات کے بعد حضرت معاویہ امام تھے اہلسنت کے قول کی وجہ یہ ہے کہ حضرت علی کی وفات کے سے وہ امام متغلب تھے اور اکثر صحابہ نے ان کی بیعت کی تھی

مسألة [٧٠]

القول فى إمامة معاوية بعد وفاة على –رضى الله عنه– والقول فى يزيد بن مُعَاوِيَة

أمّا بعد موت «على» هل صار «معاوية» إماما؟.

قال عامّة «أهل السنّة والجماعة»: صار إمامًا.

وقال بعض «أهل السنّة والجماعة»: إنه لم يصر.

وجه قولهم: إنه لم يكن أفضل «الصحابة» بعد «على» بل كان ثمّة يومئذ مَنْ هو أفضل منه بكثير فى النسب والعلم والتقوى والشجاعة، ولأن أحدًا من جملة «الصحابة» لم يَرَهُ إمامًا، ولا عقد له عقد الإمامة.

وجه قول عامة «أهل السنة» والجماعة»: هو أنه صار غالبًا على الناس بعد وفاة «على» ولم يكن يومئذ إمام حقّ سواه فصار إمامًا بحكم التغلب. فلهذا انقاد له عامّة «الصحابة» من بنى هاشم وقريش، و«معاوية» رضى الله عنه ما كان من جملة الخلفاء، ولكن كان من جملة الملوك على ماروينا عن النبى عليه السلام أنه قال: «الخلافة بعدى ثلاثون سنة ثمّ بعدها مُلك وجَبَرُوت»، وكان بعده «معاويةٌ» ملكًا.

وأمّا «يزيد بن معاوية» [فإنه] كان ظالمًا، ولكن هل كان كافرًا؟ تكلّم الناس فيه. بعضهم كفّروه، لما حكى عنه من أسباب الكفر، وبعضهم لم يكفروه وقالوا: لم يصحّ منه تلك الأسباب ولا حاجة بأحد إلى معرفة حاله؛ فإن الله تعالى أغنانا عن ذلك.

من نوادر التراث
فى علم التوحيد على
مذهب الماتريدية

أُصول الدِّين

للإمام أبى اليُسر محمد البَزْدَوى

تحقيق
الدكتور هانز بيتر لنس

ضبطه وعلق عليه
الدكتور أحمد حجازى السقا

الناشر
المكتبة الأزهرية للتراث
٩ درب الأتراك - خلف الجامع الأزهر الشريف
ت: ٥١٢٠٨٤٧ القاهرة

تصحیح العقیدہ

فی

باب الامیر معاویہ
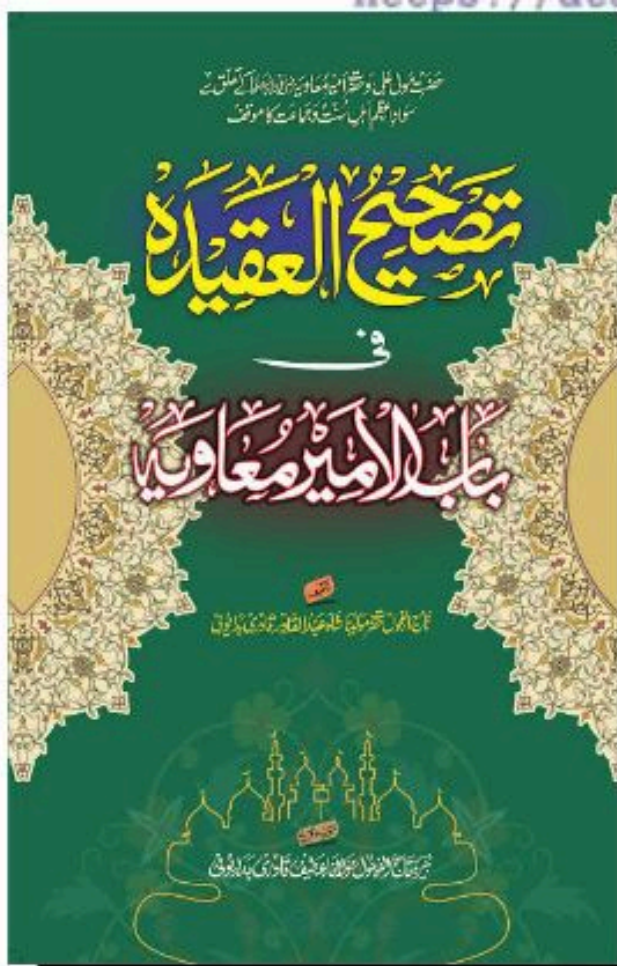
صحابہ پر لفظ باغی کا اطلاق

بارے میں اختلاف ہے۔ صحیح قول یہی ہے کہ ان حضر

جمہور اہل سنت کے مذہب میں ان کی تعظیم وتکریم شر

اس لئے شرعاً وہ بغاوت وخطا جو عمداً واقع نہ ہوئی ہو فس

والسلام کا ارشاد گرامی رُفع عن امتی الخطاء والن

لیا گیا ہے) اس پر شاہد ہے اور صحابہ کرام کی خطائیں م

اور نہ ہی معذور بلکہ عند اللہ ماجور ہیں، اس خطا کی وجہ

تعظیم وتکریم سے رُکنا اہل سنت سے خارج ہونا ہے او

فرماتے ہیں کہ اخواننا بغوا علینا (ہمارے بھ

طعن جناب مرتضوی پر طعن ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل

شرح مشکوٰۃ، مجمع البحار، صواعق محرقہ اور شفا قاضی عیاض

بنا تاریخی واقعات اور

کے خلاف لکھا گیا ہے

متکلمین کا مذہب مختار

ساتھ نقل کئے جاتے

صحابہ پر لفظ باغی کا اطلاق: ان حضرات پر لفظ باغی کے اطلاق کے بارے میں اختلاف ہے۔ صحیح قول یہی ہے کہ ان حضرات پر لفظ باغی کا اطلاق درست ہے لیکن جمہور اہل سنت کے مذہب میں ان کی تعظیم وتکریم شرف صحابیت کی وجہ سے ضروری ولازمی ہے اس لئے شرعاً وہ بغاوت وخطا جو عمداً واقع نہ ہوئی ہو فسق وعصیان کو مستلزم نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی رُفع عن امتی الخطاء والنسیان (میری اُمت سے خطا ونسیان کو اٹھا لیا گیا ہے) اس پر شاہد ہے اور صحابہ کرام کی خطائیں معاف ہیں کیونکہ یہ حضرات نہ تو معصوم ہیں اور نہ ہی معذور بلکہ عند اللہ ماجور ہیں، اس خطا کی وجہ سے ان کی شان میں بے ادبی کرنا اور ان کی تعظیم وتکریم سے رُکنا اہل سنت سے خارج ہونا ہے اور مذہب اہل سنت میں یہ ہے کہ حضرت علی

تاج الفحول فرماتے ہیں لفظ باغی کا اطلاق درست ہے لیکن جمہور اہل سنت کے مذہب میں ان کی تعظیم و تکریم شرف صحابیت کی وجہ سے ضروری ہے اس لئیے شرعاً وہ بغاوت جو عمداً واقع نہ ہوئی ہو فسق و عصیان کو مستلزم نہیں

سلسلة عقائد أئمة السنة
(٢)

فيهم وتأول القبيح عليهم،
نهم على التأويل إلى الله عزّ

اعتقاد أئمة أهل الحديث

لأبي بكر أحمد بن إبراهيم بن إسماعيل الاسماعيلي
٣٧١.٢٧٧
صاحب كتاب المستخرج على صحيح البخاري
رواية الحافظ حمزة بن يوسف السهمي
المتوفى سنة ٤٢٧هـ
حققه وقدم له وعلّق عليه
د/محمد بن عبدالرحمن الخميس

لتعفف في المأكل والمشرب
عمل الخير، والأمر بالمعروف
عراض عن الجاهلين حتى
لحق ثم الإنكار والعقوبة من
ر بينهم ومنهم .

[«وجو ... [«الكف عن الصحابة»] :

(٤٠) (٣٨) والكفّ عن الوقيعة فيهم وتأول القبيح عليهم، ويكلونهم فيما جرى بينهم على التأويل إلى الله عزّ وجلّ.

امام اسماعیلی صاحبِ مستخرج علی صحیح بخاری فرماتے ہیں
سکوت لازم ہے جو کچھ صحابہ کے درمیان ہوا
اور قبیح تاویلوں سے زبان بند کی جائے, اور جو کچھ
صحابہ کے مابین ہوا اسکی تاویل اللہ کی طرف سونپی
جائے یعنی اللہ کے سپرد معاملہ کیا جائے

راضحة البينة الثابتة(٢) المعروفة](٣) ذكر محاسن
[كلهم أجمعين](٤)، والكف عن ذكر مساويهم
بينهم(٦)، فمن سب أصحاب رسول الله ﷺ، أو
](٨)، أو طعن عليهم، أو عرَّض بعيبهم، أو عاب
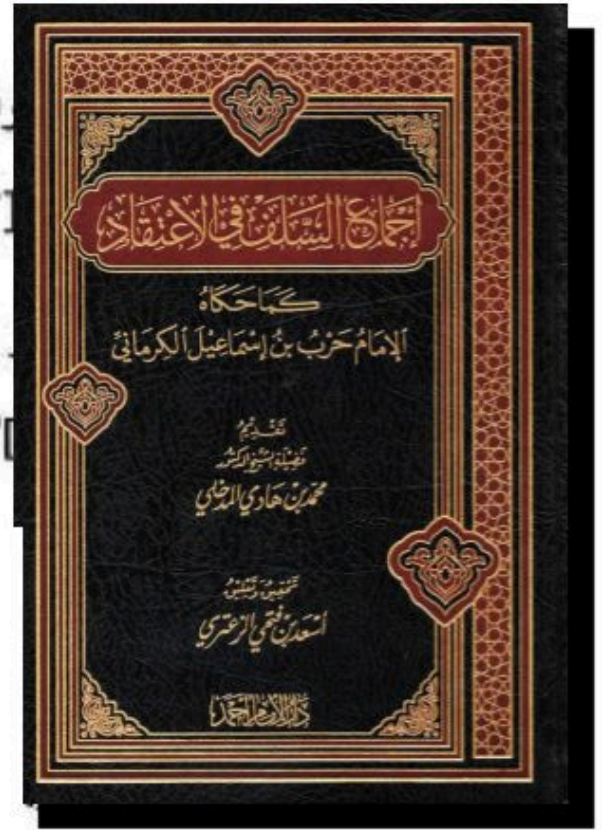
* و[من السنة(١) الواضحة البينة الثابتة(٢) المعروفة](٣) ذكر محاسن أصحاب رسول الله ﷺ [كلهم أجمعين](٤)، والكف عن ذكر مساويهم و[الخلاف](٥) الذي شجر بينهم(٦)، فمن سب أصحاب رسول الله ﷺ، أو أحدًا(٧) منهم، [أو تنقصه](٨)، أو طعن عليهم، أو عرَّض بعيبهم، أو عاب أحدًا منهم، [بقليل أو كثير، أو دق أو جل مما يتطرق به إلىٰ الوقيعة في أحد منهم](٩)، فهو مبتدع رافضي خبيث مخالف، لا قبل الله صرفه ولا عدله(١٠)، بل حبهم سنة، والدعاء لهم قربة، والاقتداء بهم وسيلة، والأخذ بآثارهم فضيلة.

* وخير [هذه](١١)

(١)
(٢)
(٣)
(٤)
(٥)
(٦)
(٧)
(٨)
(٩)
(١٠)
(١١)

امام کرمانی 280ھ عقیدہ اہلسنت بیان کرتے ہیں

اور یہ سنت ہے اور واضح بین اور ثابت شدہ ہے اور معروف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام کے محاسن بیان کئے جائیں اور انکے آپس اختلافات ومشاجرات بیان کرنے سے زبان بند کی جائے(یعنی مشاجرات کا ذکر جائز نہیں ہے),یعنی جو اُن میں مشاجرات ہوئے...
جس شخص نے اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی یا اُن میں سے کسی ایک کو یا تنقیص کی یا طعن کیا صحابہ پر یا صحابہ پر کوئی عیب لگایا یا کسی ایک کو عیب لگایا(اگرچہ قلیل ہو یا کثیر یا چھوٹا یا بڑا ایسا طریقہ جس میں صحابہ میں سے کسی ایک پر عیب لگایا گیا ہو)
تو صحابہ پر ایسا عیب لگانے والا بتدع راف**ضی خبی**ث ہے مخالف ہے... اللہ تعالیٰ ایسے کی نا فرض نماز قبول کرتا ہے نا نفل نماز, اور بلکہ صحابہ کی محبت سنت ہے,اور انکے لئے دعا قربت کی اور انکی اقتداء وسیلہ ہے اور انکے آثار پر عمل فضیلت ہے....

المبحث الثالث
الموقف مما وقع بينهم

من فضل الصحابة ـ رضي الله عنهم ـ ومكانتهم،
لطعن فيهم، يبين لنا الموقف مما وقع بينهم من
السنة على السكوت عما شجر بينهم، وبيان أن
هم له أجران ومخطئهم له أجر واحد[١].

سلكه القرطبي والمازري رحمهما الله. إذ بيّن
ذي وقع بينهم إنما هو بسبب حرصهم على الخير
فقال: «الصحابة ـ رضي الله عنهم ـ لا يخافون
يبالون في القيام بالحق، وإن أدى إلى العظائم،
ب التي أوجبت الاختلاف بينهم، حتى أدى ذلك

كل ما سبق بيانه من فضل الصحابة ـ رضي الله عنهم ـ ومكانتهم، وبيان عدالتهم وعظم الطعن فيهم، يبين لنا الموقف مما وقع بينهم من فتن؛ إذ قد نص أهل السنة على السكوت عما شجر بينهم، وبيان أن الجميع مجتهد: فمصيبهم له أجران ومخطئهم له أجر واحد[١].

وهذا هو الذي سلكه القرطبي والمازري رحمهما الله. إذ بيّن القرطبي أن الخلاف الذي وقع بينهم إنما هو بسبب حرصهم على الخير وشدة تمسكهم بالحق، فقال: «الصحابة ـ رضي الله عنهم ـ لا يخافون في الله لومة لائم، ولا يبالون في القيام بالحق، وإن أدى إلى العظائم، وهذا هو أعظم الأسباب التي أوجبت الاختلاف بينهم، حتى أدى ذلك إلى الحروب العظيمة والخطوب الجسيمة، فإن كل طائفة كانت ترى أنها المصيبة المحقة، ومخالفتها المخطئة، فإنها كانت أمورًا اجتهادية، ولم يكن فيها نصوص قطعية»[٢].

ال
ال
يكن فيها نصوص قطعية»

وقال أيضًا في بيان
جماعة أهل السنة والحق
وطلب أحسن التأويل لفع
والمجاهرة بذلك، وطلب

امام قرطبی مالکی اور امام مازری کے مطابق صحابہ رضی اللہ
کرام کے درمیان ہونیوالے مشاجرات پر سکوت لازم ہے تعالیٰ عنہم
, صحابہ مجتہد تھے بعض صحابہ اپنے اجتہاد میں مصیب بعض اجتہاد میں خطاء پر تھے....

دعاگو
سمیر القادری

علوم الحدیث
لابن الصلاح
الإمام أبو عمرو عثمان بن عبد الرحمن الشهرزوري
ولد سنة ٥٧٧ وتوفي سنة ٦٤٣ هـ
رحمه الله تعالى
تحقيق وشرح
نور الدين عتر

الآيـة . قيل : اتفق المفسرون على أنه و
ﷺ . وقال تعالى : ﴿ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ
علىَ النَّاسِ ﴾[1] ، وهذا خطاب مع الم
سبحـانـه وتعـالى : ﴿ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ
الكُفَّارِ ﴾ الآيةَ[2] .

ثم إن الأمة مجمعةٌ على تعديل جميع الصحابة ، ومن لابس الفتن منهم فكذلك بإجماع العلماء الذين يُعْتَدُّ بهم في الإجماع ، إحساناً للظن بهم ونظراً إلى ما تَمهّد لهم من المـآثر ، وكأن الله سبحـانـه وتعالى أتاح الإجماع على ذلك لكونهم نقلة الشريعة ، والله أعلم .

امام ابن صلاح علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

یعنی تمام صحابہ کرام کی عدالت اور خیر ہونے پر
امت کا اتفاق ہوچکا ہے, اسی طرح جو صحابہ
کرام اپنے اپنے دور کے فتنوں میں مبتلا ہوئے, اُنکی
عدالت پر بھی قابل اعتماد علماء کا اجماع ہے-یہ انکے
ساتھ حسنِ ظن رکھنے اور ان کے ماثر خیر کی طرف نظر کرنے کی بناء پر ہے
اللہ تعالی نے اس مسئلہ پر اجماع مقدر کردیا ہے,اسلئے کہ صحابہ کرام دین کے ناقل اور پہچاننے والے ہیں

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان
اہل خیر واصلاح, عادل ہیں, انکی عدالت پر اجماع منعقد ہوچکا ہے...

شرح السنة

تأليف

إمام أهل السنة والجماعة في عصره

أبو محمد الحسن بن علي بن خلف البربهاري

المتوفى سنة ٣٢٩ هـ

دراسة وتحقيق

أبي ياسر خالد بن قاسم الردادي

مكتبة الغرباء الأثرية

[١٢٠] والكفُّ عن حربِ عليٍّ ومعاويةَ، وعائشةَ وطلحةَ والزبير [رحمهم الله أجمعين](٣) ومَنْ كان معهم، ولا تخاصم فيهم وكِلْ أمرَهُم إلى الله تبارك وتعالى، فإن رسول الله ﷺ قال: «إيَّاكم وذكر أصحابي وأصهاري وأختاني»(٤).

دعاگو

سمیر القادری

وقال الإمام أحمد رحمه الله: «لا يفلح صاحب كلام أبداً، علماء الكلام زنادقة».

أخرجه ابن الجوزي في «مناقب أحمد» (ص ٢٠٤)، ط. التركي.

[١٢٠] والكفُّ عن حربِ عليٍّ ومعاويةَ، وعائشةَ وطلحةَ والزبير [رحمهم الله أجمعين](٣) ومَنْ كان معهم، ولا تخاصم فيهم وكِلْ أمرَهُم إلى الله تبارك وتعالى، فإن رسول الله ﷺ قال: «إيَّاكم وذكر أصحابي وأصهاري وأختاني»(٤).

١١١

امام بربہاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضرت علی و معاویہ اور حضرت علی و عائشہ و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین کے مابین جو جنگیں ہوئیں ان میں خاموشی لازمی ہے

لمع الأدلة
في
قواعد عقائد أهل السنة والجماعة

عالم الكتب

وإذا ثبت [1] أن الإمامة لم تثبت نصًا لأحد

ثم المسلمون [4] أجمعوا على إمامة أبي بكر

بأجمعهم ـ له [من غير مخالفة] [5].

وكذلك [6] جرى الأمر في زمن عمر، وعث

ومعاوية ـ وإن قاتل عليًا ـ فإنه كان لا

وإنما كان يطلب قتلة عثمان [رضي الله عنه]

وعلي ـ رضي الله عنهم [7] وعنه ـ [١٢٢ و]

فصل

الخلفاء [الراشدون] [9] لما [10] ترتبوا في

الفضيلة.

فخير [12] الناس ـ بعد رسول الله [صلى ال

عثمان، ثم علي، رضي الله عنهم أجمعين [13]

ومعاوية ـ وإن قاتل عليًا ـ فإنه كان لا ينكر إمامته، ولا يدعيها لنفسه،
وإنما كان يطلب قتلة عثمان [رضي الله عنه] [5] ظانًا أنه مصيب، وكان مخطئًا،
وعلي ـ رضي الله عنهم [7] وعنه ـ [١٢٢ و] متمسك بالحق [8].

حضرت معاویہ مولا علی کی امامت کے منکر نہیں تھے بلکہ قصاص عثمان کا مطالبہ کررہے تھے یہ ان کی اجتہادی خطا تھی اللہ ان سے راضی ہو

(١٣) «أجمعين» ساقط من ش.

الجامع لأحكام القرآن

والمبيّن لما تضمّنه من السنّة وآي الفرقان

تأليف

أبي عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر القرطبي

(ت ٦٧١ هـ)

تحقيق

الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

شارك في تحقيق هذا الجزء

محمد رضوان عرقسوسي

دعاگو سمیر القادری

الجزء التاسع عشر

مؤسسة الرسالة

لأن الفتنة لمّا انجلت كان الإمام هو الباغي، ولم يكن هناك مَن يعترضه. والله أعلم.

العاشرة: لا يجوز أن يُنسب إلى أحد من الصحابة خطأً مقطوعٌ به، إذ كانوا كلُّهم اجتهدوا فيما فعلوه، وأرادوا اللهَ عزَّ وجل، وهم كلُّهم لنا أئمةٌ، وقد تعبَّدْنَا بالكفّ عما شجر بينهم، وألا نذكرَهم إلّا بأحسن الذِّكر؛ لحرمة الصحبة، ولنهي النبيّ ﷺ عن سَبِّهم[1]، وأن الله غفر لهم، وأخبرنا بالرضا عنهم. هذا مع ما قد ورد من الأخبار من طرق مختلفةٍ عن النبيّ ﷺ أنّ طلحةَ شهيدٌ يمشي على وجه الأرض[2]، فلو كان ما خرج إليه من الحرب عصياناً، لم يكن بالقتل فيه شهيداً. وكذلك لو كان ما خرج إليه خطأً في التأويل وتقصيراً في الواجب عليه؛ لأن الشهادة لا تكون إلا بقتلٍ في طاعة، فوجب حملُ أمرهم على ما بيَّنّاه. وممّا يدلُّ على ذلك ما قد صحَّ وانتشر من إخبار عليٍّ بأنَّ قاتل الزبير في النار. وقوله: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «بشِّر

٣٨٢ سورة الحجرات، الآية ٩

لأن الفتنة لمّا انجلت كان الإمام هو الباغي، ولم يكن هناك مَن يعترضه. والله أعلم.

العاشرة: لا يجوز أن يُنسب إلى أحد من الصحابة خطأً مقطوعٌ به، إذ كانوا كلُّهم اجتهدوا فيما فعلوه، وأرادوا اللهَ عزَّ وجل، وهم كلُّهم لنا أئمةٌ، وقد تعبَّدْنَا بالكفّ عما شجر بينهم، وألا نذكرَهم إلّا بأحسن الذِّكر؛ لحرمة الصحبة، ولنهي النبيّ ﷺ عن سَبِّهم[1]، وأن الله غفر لهم، وأخبرنا بالرضا عنهم. هذا مع ما قد ورد من الأخبار من طرق مختلفةٍ عن النبيّ ﷺ أنّ طلحةَ شهيدٌ يمشي على وجه الأرض[2]، فلو كان ما خرج إليه من الحرب عصياناً، لم يكن بالقتل فيه شهيداً. وكذلك لو كان ما خرج إليه خطأً في التأويل وتقصيراً في الواجب عليه؛ لأن الشهادة لا تكون إلا بقتلٍ في طاعة، فوجب حملُ أمرهم على ما بيَّنّاه. وممّا يدلُّ على ذلك ما قد صحَّ وانتشر من إخبار عليٍّ بأنَّ قاتل الزبير في النار. وقوله: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «بشِّر
قاتل ابن صفية بالنار»[3]. وإذا كان كذلك فقد ثبت أن طلحةَ والزبيرَ غيرُ عاصيين ولا آثمين بالقتال؛ لأن ذلك لو كان كذلك، لم يقل النبيّ ﷺ في طلحة: «شهيد»، ولم

رضی اللہ تعالیٰ

امام قرطبی فرماتے ہیں کسی بھی صحابی کی طرف قطعی طور پر خطا کی نسبت کرنا جائز نہیں کیونکہ انہوں نے جو عنہم اجمعین کچھ کیا وہ اجتہاد پر مبنی تھا اور اللہ عزوجل کے لیئے وہ سب صحابہ کرام ہمارے امام ہیں ہم پر فرض ہے کہ مشاجرات پر اپنی زبان بند رکھیں

الحجة في بيان المحجة
وشرح عقيدة أهل السنة

إملاء
الإمام الحافظ قوام السنة أبي القاسم إسماعيل
ابن محمد بن الفضل التيمي الأصبهاني المتوفى سنة ٥٣٥هـ

الجزء الثاني

تحقيق ودراسة
محمد بن محمود أبو رحيم

دار الراية
للنشر والتوزيع

فصـــل

٥٦٣ ـ قيل لمّا حضر معاوية رضي الله عن
بالحسين رضي الله عنه وقال: انظر
رسول الله ﷺ فإنّه أحبّ الناس إلى
وداره يصلح لك أمرك.

وما جرى بين عليّ وبين معاوية ر
من السنّة السكوت عمّا شجر بين أص
الله ﷺ:

٥٦٤ ـ «إذا ذكر أصحابي فامسكوا» ومعلوم

وما جرى بين عليّ وبين معاوية رضي الله عنهما فقال السلف:
من السنّة السكوت عمّا شجر بين أصحاب رسول الله ﷺ. وقال رسول
الله ﷺ:

رضی اللہ عنہم اجمعین
امام قوام السنہ 336ھ فرماتے ہیں حضرت علی و معاویہ کے درمیان جو کچھ ہوا اس پر سلف کہتے ہیں سنت یہ
ہے کہ
صحابہ کرام کے مشاجرات پر خاموشی اختیار کی جائے

الألباني في الجامع رقم ٥٥٩، والصحيحة رقم ٣٤ وانظر: الزوائد ٧/٢٢٣.
(جـ) ١٨٤/و.

صلى الله تعالى عليه وسلم ثم ذكرته الآن والله لااقاتلك فرجع يشق الصفوف راكبا فعرض له

ابنه عبدالله فقال مالك فقال ذكرني على حديثا سمعته

وسلم يقول لتقاتلنه وانت ظالم له فقال له ابنه انما ج

حلفت ان لااقاتله قال اعتق غلامك وقف حتى تصلح

(وبنباح كلاب الحوأب على بعض ازواجه) اى و

وهو بضم نون وتكسر فوحدة اى صياحها والحو

بين البصرة ومكة نزلته عائشة لما توجهت للصلح بي

وقعة الجمل (وانه يقتل حولها) اى حول بعض

عنها (قتلى كثير) اى جمع كثير من المقتولين قيل ق

كثيرة نظرا الى الجماعة (وتنجو بعد ماكادت) اى

عن ابن عباس (فنبحت) بفتح الباء وكسرها اى

خروجها) اى توجهها من مكة (الى البصرة) كا

الحوأب سمعت نباح الكلاب فقالت ماأظنني الاراج

عليه وسلم قال لنا اينكن تنبح عليها كلاب الحوأب ت

(وان عمارا) وهو ابن ياسر (تقتله الفئة الباغية)

صلى الله تعالى عليه وسلم لعمار تقتلك الفئة الباغية و

(اصحاب معاوية) اى بصفين ودفنه على رضى الله

سنة فكانوا هم البغاة على على بدلالة هذا الحديث ونحوه

شرح الشفا

للقاضي عياض

شرحه

الإمام الهمام ناصر السنة وقامع البدعة

الملا علي القاري

عليه رحمة الباري

الجزء الثاني

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

ابن سمية مع الحق وقد كان مع على رضى الله تعالى عنهما واما تأويل معاوية او ابن العاص

بان الباغى على وهو قتله حيث حمله على ما ادى الى قتله فجوابه ما نقل عن على كرم الله وجهه

انه يلزم منه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قاتل حمزة عمه والحاصل انه لا يعدل عن حقيقة

العبارة الى مجاز الاشارة الا بدليل ظاهر من عقل او نقل يصرفه عن ظاهره نعم غاية العذر

عنهم انهم اجتهدوا واخطأوا فالمراد بالباغية الخارجة المتجاوزة لا الطالبة كما ظنه بعض

ملاعلی قاری فرماتے ہیں:-غایت امر حضرت معاویہ و گروہ کا یہ ہے کہ انہوں نے اجتہاد کیا اور اس میں خطاء کی اور باغیہ سے حدیث عمار میں مراد ایسا خروج کرنے والے ہیں جو حد سے تجاوز کریں...

رضی اللہ تعالیٰ عنہ
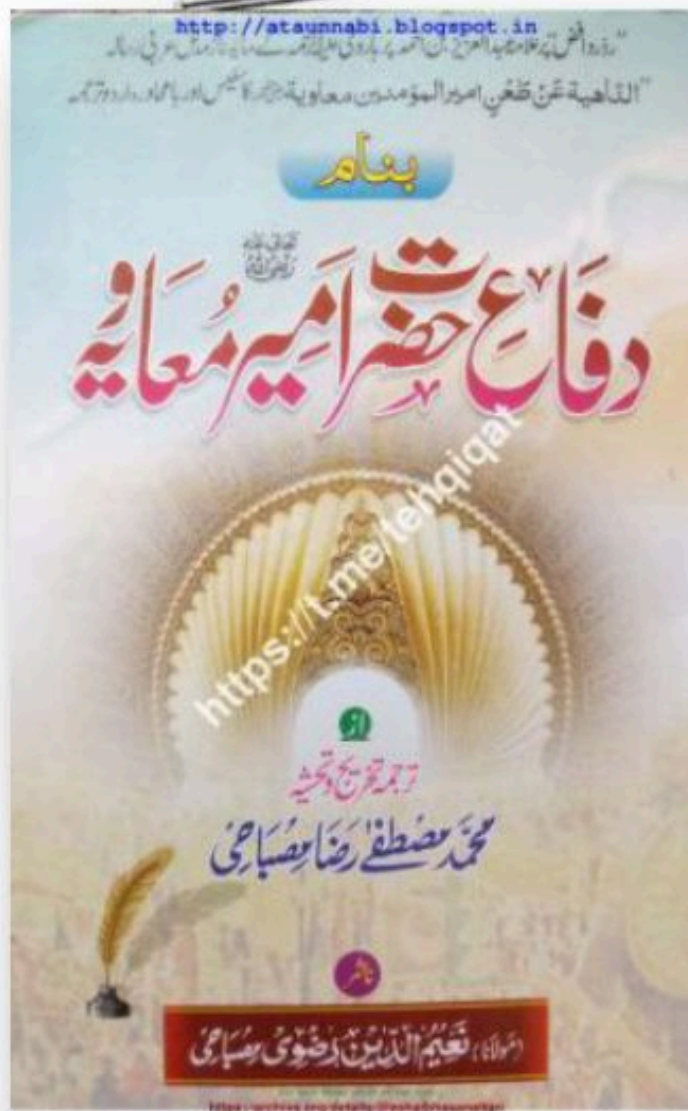
دفاع حضرت امیر...

سکتا ہے کہ آپ کسی دوسرے معاملہ کی بشارت چاہ ر...

نواں اعتراض: نبی ﷺ نے حضرت ع...

قتل کرے گی" (۱) اسے مسلم نے روایت کیا...

جماعت ...

جواب: اہل سنت کا اس پر اجماع ہے ک...

خروج کیا تھا، انھوں نے امام برحق کے خلاف علم...

تھی، معاف کردی جائے گی۔ ملا علی قاری نے شر...

حدیث کی تاویل کیا کرتے تھے کہ ہم حضرت عثما...

گار ہیں۔ لہٰذا ہم "بَغْی" سے قصاص کے باغی ہو...

دسواں اعتراض: یہ واقعہ کئی طرق سے ...

عبد الرحمن احمد نسائی سے عرض کیا کہ وہ انھیں ...

حدیث سنائیں، آپ نے فرمایا: میں حدیث "لا ...

سے کوئی حدیث نہیں جانتا، اور ایک روایت میں ...

طرح ارشاد فرمایا تھا، کیا معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس بات سے خوشی نہ ہوگی کہ وہ سردار بنیں جب

جواب: اہل سنت کا اس پر اجماع ہے کہ جن لوگوں نے حضرت علی کے خلاف
خروج کیا تھا، انھوں نے امام برحق کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا مگر یہ کہ بغاوت اجتہادی
تھی، معاف کردی جائے گی۔ ملا علی قاری نے شرح مشکوٰۃ میں ذکر کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ اس
حدیث کی تاویل کیا کرتے تھے کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے قصاص کے طلب
گار ہیں۔ لہٰذا ہم "بَغْی" سے قصاص کے باغی ہوئے (جس کا معنی ہے چاہنا طلب کرنا)

امام عبدالعزیز پرہاروی فرماتے ہیں جنہوں نے حضرت
علی کی طرف علم بغاوت بلند کیا وہ اجتہاد پر مبنی تھا
معافی کردی جائے گی اسی طرح ملا علی قاری فرماتے
ہیں حضرت معاویہ قصاص عثمان کا مطالبہ کررہے
تھے لفظ باغی بمعنی طلب کرنا

دعاگو نعمان علی
سمیر القادری

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ
کی مشہور زمانہ تصنیف
الغنیۃ لطالب طریق الحق
مشہور بہ
غنیۃ الطالبین
کا
اردو ترجمہ
ادیب شہیر حضرت شمس صدیقی بریلوی فاضل شرقیات
ارشد برادرس
۱۵۶۱ سیکنڈ فلور گلی کوتانہ۔ سوئیوالان۔ نئی دہلی ۲

اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْأَہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ ۔

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں اپنے ... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں جو تنگی اور فراخی میں غار میں اور بدر کے ... اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ حضرت عمر بن الخطاب ہیں اور رُحَمَآءُ بَیْ... حضرت علی ابن ابی طالب ہیں وَیَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْ... حضرت زبیر ہیں اور سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ... ابوعبیدہ بن الجراح (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) یہ دسوں حضرات ایسے ... اَخْرَجَ شَطْأَہٗ میں شطأ (کھیتی کی سب سے پہلی نکلنے والی کونپل یا اکوا ... سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ذریعے اللہ نے اپنے رسول ... رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اس سوئی یعنی رسول اللہ کی موٹائی (یعنی طاقت ...

اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ جن باتوں میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہے ان سے زبان کو روکا جائے (اس میں بحث و گفتگو نہ کی جائے) صحابہؓ کی بدگوئی سے زبان کو بند رکھا جائے، ان کے فضائل و محاسن کو بیان کرنا اور ان کے (باہمی اختلافی معاملے کو خدا کے سپرد کرنا واجب ہے جس طرح بھی ان کا وقوع ہوا ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور امیر معاویہؓ کے درمیان اختلاف واقع ہوا جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے (اس اختلاف پر بحث نہ کرے اور زبان کو بند رکھے) ہر صحابی کی بزرگی اور فضیلت کا اعتراف کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

حضور غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ **فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے جن باتوں میں صحابہ کرام** رضی اللہ عنہم اجمعین **کا اختلاف ہے اُن سے زبان کو روکا جائے صحابہ کرام کی بدگوئی سے زبان کو بند رکھا جائے ان کے فضائل و محاسن بیان کیئے جائیں اور ان کے معاملے خدا کے سپرد کرنا واجب ہے**

Page 1

الأحاديث النبوية في فضائل معاوية بن أبي سفيان

لفضيلة الشيخ

محمد الأمين الشنقيطي

وبهامشها

منحة ذي الجلال في التعليق على فضائل معاوية بن أبي سفيان وإبطال حجج الرافضة وأهل الضلال

بقلم

عمرو عبد المنعم سليم

دار الضياء للنشر والتوزيع

دعاگو
نعمان علی
سمیر القادری

بسم الله الرحمن الرح

إن الحمد لله ، نحمده ، ونستعينه ، و

شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا ، إنه من ي

يُضلل فلا هادي له .

وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك

ورسوله ، صلى الله عليه وعلى آله وصحبه و

أما بعد :

فإن الصحابي الجليل معاوية بن أبي سفيان

فإنهم قد ناصبوه العداء كما ناصبوا كثيراً

والكراهة والذم ، ذلك العداء الذي لم يسلم

ومن الرجال كأبيها أبي

حتى صار من شعارهم الوقيعة في صحابة النبي ﷺ والخوض في أعراضهم ، ومن شعار أهل السنة والسلف وأهل الحديث وعوام الأمة الترضي على صحابة النبي ﷺ ، والترحم عليهم ، وعدم الخوض فيما شجر بينهم، فهم ما بين مجتهد مصيب فله أجران، ومجتهد مخطئ فله أجرٌ واحدٌ ، وكلهم مشمول بالثناء الحسن والترضي والتقدمة بنص الكتاب والسنة المشرفة .

النبي ﷺ والخوض في

ل الحديث وعوام الأمة

الترضي على صحابة النبي ﷺ ، والترحم عليهم ، وعدم الخوض فيما

صحابہ کرام کے درمیان جو مشاجرات ہوئے ان میں
وہ مجتہد تھے اور جنہوں نے غلطی کی وہ ایک اجر
کا مستحق ہے اہلسنت و الجماعت و سلف صالحین کا بھی یہی عقیدہ ہے.....

المكتبة الفلسفية

كتاب الإرشاد

إلى قواطع الأدلة في أصول الاعتقاد

لإمام الحرمين الجويني

(٤١٩-٤٧٨هـ)

ضبط وتحقيق

الأستاذ الدكتور
أحمد عبد الرحيم السايح

المستشار
توفيق على وهبة

الناشر
مكتبة الثقافة الدينية

المخالف غير جائز، وقد حصل

الإمامين شسوع النوى فللاحتمال

[في

من انعقدت له الإمامة بعقد

حدث وتغير أمر، وهذا مجمع ع

الإمامة بفسقه، فانخلاعه من غير

خلعه، وامتناع ذلك، وتقويم أو

ذلك من المجتهدات عندنا فاعلم

وخلع الإمام نفسه من غير س

عليه السلام نفسه فذلك ممكن

حـ

من شرائط الإمام أن يكون من أهل الاجتهاد، ب

غيره في الحوادث وهذا متفق عليه. ومن شرائط الإم

متصديًا إلى مصالح الأمور وضبطها، ذا نجدة في تجها

[الإمامة]

امام الحرمین جوینی امام کی شرائط میں سے اسکا اہل اجتہاد سے ہونا ہے.. (امام حسن کے بعد معاویہ کی امامت پر امت کا اجماع ہوا معلوم ہوا حضرت معاویہ مجتہد تھے ورنہ امام حسن ان کو کبھی بھی خلافت نہ سونپتے)

مأجور لاجتهاده ونيته فى طلب الخير ، فبهذا قطعنا على صواب على رضى الله عنه وصحة امامته ، وأنه صاحب الحق وأن له أجرين أجر الاجتهاد وأجر الإصابة ، وقطعنا أن معاوية رضى الله عنه ومن معه مخطئون مأجورون أجرا واحدا . وأيضا فالحديث الشريف الصحيح عن رسول الله ﷺ أنه أخبر عن مارقة تمرق بين طائفتين من أمته يقتلها أولى الطائفتين بالحق ، فمرقت تلك المارقة وهم الخوارج [illegible]

بالحق ، وأيضا الخبر الصحيح عن رسول الله ﷺ

الفصل فى الملل والأهواء والنحل

تأليف

الإمام أبى محمد على بن أحمد المعروف بابن حزم الظاهرى

المتوفى سنة ٤٥٦ھ

الجزء الرابع

تحقيق

الدكتور محمد إبراهيم نصر — كلية اللغة العربية — جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية

الدكتور عبد الرحمن عميرة — عميد كلية أصول الدين — جامعة الأزهر - فرع أسيوط

دار الجيل

بيروت

قال أبو محمد : المجتهد المخطىء إذا قاتل على

عالم بأنه مخطىء فهو فئة باغية ، وإن كان

وأما إذا قاتل وهو يدرى أنه مخطىء فهذا محارب تلز

لا المجتهد المخطىء ، وبيان ذلك قول الله تعالى : و

فإن بغت احداهما على الأخرى فقاتلوا التى تبغى

اخوة فأصلحوا بين أخويكم[47]﴾ .

فهذا نص قولنا دون تكلف تأويل ولا زو

عز وجل مؤمنين باغين بعضهم إخوة بعض فى حر

بالإصلاح بينهم ، وبينهم ، ولم يصفهم الله عز وجل

وإنما هم مخطئون فقط باغون ولا يريد واحد منهم قت

يسار ابن سبع السلمى[48]، شهد بيعة الرضوان ،

وأنزل السكينة عليه ورضى عنه ، فأبو العادية رضى

أجرا واحدا ، وليس هذا كقتلة عثمان رضى الله ع

أحدا و لا حارب ولا قاتل ولا دافع ولا زنا بعد اح

فساق محاربون سافكون دما حراما عمدا بلا تأويل على سبيل الظلم والعدوان فهم فساق ملعونون .

امام ابن حزم متوفی 456ھ فرماتے ہیں ہم قطعی طور
پر کہتے ہیں کہ حضرت علی صواب پر تھے انکی
امامت صحیح تھی وہ صاحب حق تھے انکے لئے دو
اجر ہیں ایک اجتہاد کا اجر دوسرا اجتہاد میں مصیب
ہونے کا اجر، اور ہم قطعی طور پر کہتے ہیں کہ حضرت
معاویہ اور انکے ساتھی (اجتہاد میں) مخطی تھے مگر (اللہ کیطرف سے) اجر دیئے گئے ایک اجر...

رضی اللہ
تعالٰی عنہم

إرشاد الساري
لشرح صحيح البخاري
تأليف
الإمام شهاب الدين أبي العباس أحمد بن محمد الشافعي القسطلاني
المتوفى سنة ٩٢٣ هـ.
ضبطه وصححه
محمد عبد العزيز الخالدي
الجزء الثاني
يحتوي على الكتب التالية:
الصلاة - مواقيت الصلاة - الأذان - الجمعة - الخوف - العيدين
دار الكتب العلمية

وبه قال: (حدّثنا مسدد) هو ابن مسرهد الأسدي البصـ
الدباغ الأنصاري البصري (قال: حدّثنا خالد الحذاء) بفتح الـ
عكرمة) مولى ابن عباس.

(قال لي ابن عباس) عبد الله رضي الله عنهما (ولابنه)
الحسن العابد الزاهد المتوفى بعد العشرين والمائة، وكان مولده
عنه فسمي باسمه، وكان فيما قيل أجمل قرشيّ في الدنيا (انطلـ
(فاسمعا) ولأبي ذر واسمعا (من حديثه فانطلقنا فإذا هو)
(يصلحه فأخذ رداءه فاحتبى) بالحاء المهملة والموحدة أي جمع
أنشأ) أي شرع (يحدّثنا حتى أتى ذكر) وللأربعة وكريمة حتى
الكشميهني حتى أتى على ذكر (بناء المسجد)النبوي (فقال)
اللام وكسر الموحدة الطوب النيء، (وعمار) هو ابن ياسر يحـ
وزاد معمر في جامعه لبنة)عنه ولبنة عن رسول الله ﷺ (فـ
رضي الله عنه (فينفض) بصيغة المضارع في موضع الماضي لاستحضار ذلك في نفس السامع كأنه

عليّ بن أبي طالب رضي الله عنه الإمام الواجب الطاعة إذ ذاك، (ويدعونه إلى) سبب (النار) لكنهم معذورون للتأويل الذي ظهر لهم لأنهم كانوا مجتهدين ظانّين أنهم يدعونه إلى الجنة، وإن كان في نفس الأمر بخلاف ذلك فلا لوم عليهم في اتباع ظنونهم، فإن المجتهد إذا أصاب فله أجران وإذا أخطأ فله أجر، وأعيد الضمير عليهم وهم غير مذكورين صريحًا، لكن وقع في رواية ابن السكن وكريمة وغيرهما، وثبت في نسخة الصغاني المقابلة على نسخة الفربري التي بخطه: ويح عمار تقتله الفئة الباغية يدعوهم، والفئة: هم أهل الشام وهذه الزيادة حذفها المؤلف لنكتة وهي أن أبا سعيد

نفس الامر بخلاف ذلك فلا لوم عليهم في اتباع ظنونهم، فإن المجتهد إذا اصاب فله اجران وإذا

امام قسطلانی فرماتے ہیں:
لیکن (حضرت معاویہ) کا گروہ معذور تھا کیونکہ جو
تاویل انکے لئے ظاہر تھی کیونکہ وہ مجتہد تھےوہ
اسکے سبب یہ ظن رکھتے تھے کہ وہ جنت کیطرف
بلا رہے ہیں جبکہ نفس الامر اسکے خلاف ہو لیکن اُن پر
کوئی ملامت نہیں ہے کیونکہ وہ اپنے ظن کی پیروی
کررہے تھے، اور مجتہد اگر صائب ہو تو اسے دو اجر ہیں اور اگر خطاء کرے تو ایک اجر ہے

رضی اللہ
تعالیٰ عنہم

امام سفارینی فرماتے ہیں :-

صحابہ کے فضل کیوجہ سے انکے مابین جو کچھ ہوا اس میں غوروخوض منع ہے جو کچھ ہوا اجتہاد کے سبب ہوا رضوان اللہ علیہم اجمعین

أمِّه ، عن أمِّ سلمة : « تقتل عماراً الفئةُ الباغيةُ » .

وقد فسّر الحسنُ البصري الفئة الباغية بأهل الشام : معاوية وأصحابه

وقال أحمد : لا أتكلمُ في هذا ، السكوتُ عنه أسلم .

وقول النبي ﷺ في بناء المسجد : « وَيْحَ عمار ، يَ

أول أمره(١) :

« اللهم إنّ العيشَ عيشُ الآخِرَ

ومثل ارتجازه عند حفرِ الخندق بقو

« اللهم لولا أنت ما اهتدينا

ورَوَى محمد بن سَعْد(٢) : أبنا

عبد الله بن أبي الهُذيل ، قال : لما

يحملون ، وجعل النبيُّ ﷺ يحمل هو و

نَحْنُ المُسْلِمو

وجَعَلَ رسولُ الله ﷺ يقول : «ال

وقد كان عمّارٌ اشتكى قبل ذلك ،

فسمعهم النبيُّ ﷺ ، فنفضَ لَبِنَتَه ، وق

« يا بنَ سُمَيَّة ، تقتلُكَ الفئةُ الباغية » .

ابن رجب حنبلی نے امام احمد بن حنبل کا مذہب سکوت قرار دیا ہے... رحمہا اللہ

دعاگو

سمیر القادری

صحیح مسلم بشرح النووی

الجزء الخامس عشر

الطبعة الأولى

١٣٤٩ هجرية — ١٩٣٠ ميلادية

أَخْبَرَنَا وَقَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَ

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ

مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا حدثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَ

الأطراف والأرذال تحزبوا وقصدوه من مصر فعجز

حتى ... رضي الله عنه بخلافته

عنهم ... شيء من ذلك أحدا منهم عن العدالة لأنهم مجتهدون

اهل حق کا اجماع ہے
کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں

البغاة عليه فكلهم معذورون رضى الله عنهم ولهذا اتفق أهل الحق ومن يعتد به فى الاجماع على
قبول شهاداتهم ورواياتهم وكمال عدالتهم رضى الله عنهم أجمعين

وأن مخالفه باغ فوجب عليهم نصرته وقتال الباغي عليه فيما اعتقدوه ففعلوا ذلك ولم يكن يحل لمن

امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں باغی سب کے
معذور تھے اللہ ان سب سے راضی ہو اور سب اہل
حق کا آپس میں اجماع ہے کہ صحابہ کرام سے اگر
بغاوت ہوئی ہو جب بھی انکی گواہی روایات مقبول ہیں
اور وہ سب عادل ہیں

رضی اللہ عنہم اجمعین

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الثالث

محمد بن الحسين - محمد بن عيسى

٦١٦ - ١٢٠٢

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

حقوقهم رفعة، فاحمَدوا اللهَ على ذلك، وسارع

ومسارهم، تكافؤا عليه(١).

سمعت غير واحد يحكي عن أبي عمر الزاهد
وأهل الأدب كانوا يحضرون عنده ليسمعوا منه كُتب
جزء قد جمعَ فيه الأحاديث التي تُروى في فضائل معاو
منهم يقرأ عليه شيئًا حتى يَبْتدىء بقراءة ذلك الجزء، ث
له، وكان جماعة من أهل الأدب يطعنون على أبي ع
اللغة، حتى قال لي عُبيدالله بن أبي الفتح: يقال: إ
طائر لقال: حدثنا ثعلب عن ابن الأعرابي ويذكر في

سمعت غير واحد يحكي عن أبي عمر الزاهد: أنّ الأشراف والكُتّاب وأهل الأدب كانوا يحضرون عنده ليسمعوا منه كُتب ثَعْلب وغيرها. وكان له جزء قد جمعَ فيه الأحاديث التي تُروى في فضائل معاوية، فكان لا يترك واحدًا منهم يقرأ عليه شيئًا حتى يَبْتدىء بقراءة ذلك الجزء، ثم يقرأ عليه بعده ما قصد له، وكان جماعة من أهل الأدب يطعنون على أبي عمر ولا يوثقونه في علم اللغة، حتى قال لي عُبيدالله بن أبي الفتح: يقال: إن أبا عُمر كان لو(٢) طار طائر لقال: حدثنا ثعلب عن ابن الأعرابي ويذكر في معنى ذلك شيئًا، فأما الحديث فرأينا جميع شيوخنا يوثقونه فيه ويصدقونه.

محدث امام اوحد ابو عمر محمد بن عبدالواحد بغدادی شافعی 345ھ سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت کا عالم یہ تھا کہ انہوں نے ان کے فضائل میں وارد احادیث مبارکہ کا جزو تیار کیا اور جو بھی طالب علم پڑھنے کے لیئے حاضر ہوتا آپ اسے جب تک وہ کتاب نہ پڑھا لیتے کچھ نہ پڑھاتے تھے

أخبرنا وقال الآخران حدثنا حبان بن هلال حدثنا ...

أن أبا بكر الصديق حدثه قال نظرت إلى أقدام ...

فقلت يارسول الله لو أن أحدهم نظر إلى قدميه ...

ما ظنك باثنين الله ثالثهما حدثنا عبد الله بن ج...

الأطراف والأرذال تحزبوا وقصدوه من مصر فعجز ...

حتى ...

اختلفوا فى مسائل من محل الاجتها... يختلف المجتهدون بعدهم فى مسائل من الدماء وغيرها ولا

لا خلافة لغيره وأما معاوية رضى الله عنه فهو من العدول الفضلاء والصحابة النجباء رضى الله عنه وأما الحروب التى جرت فكانت لكل طائفة شبهة اعتقدت تصويب أنفسها بسببها وكلهم عدول رضى الله عنهم ومتأولون فى حروبهم وغيرها ولم يخرج شىء من ذلك أحدا منهم عن العدالة لأنهم مجتهدون اختلفوا فى مسائل من محل الاجتهاد كما يختلف المجتهدون بعدهم فى مسائل من الدماء وغيرها ولا يلزم من ذلك نقص أحد منهم واعلم أن سبب تلك الحروب أن القضايا كانت مشتبهة فلشدة اشتباهها اختلف اجتهادهم وصاروا ثلاثة أقسام قسم ظهر لهم بالاجتهاد أن الحق فى هذا الطرف

حضرت امیر معاویہ عادل نجباء اور فاضل صحابہ میں سے ہیں
اور ان کے درمیان جو جنگیں ہوئیں اور سب سمجھتے تھے کہ
وہ حق پر ہیں اور سب صحابہ عادل ہیں سب صحابہ تاویل پر
تھے ان جنگوں میں اور کوئی بھی عدالت سے نہیں نکلتا کیونکہ
وہ مجتہد تھے اور ان کا اختلاف ایسا ہی ہے جیسے مسائل میں مجتہدین کا اختلاف ہوتا ہے

رضی اللہ عنہم اجمعین

بن زیاد قال قال عمار بن یاسر
اِنَّ اُمَّنَا سارت مسیرنا ھذا
وانہا واللہِ زوجۃُ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم فی الدنیا والآخرۃ و
لکن اللہ ابتلانا بہذا لیعلم
ایاہا نُطیعُ ام ایاہ۔ واخرج مسلم
عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان علی حراء و
ابو بکر وعمر وعثمان وطلحۃ والزبیر
فتحرکتِ الصخرۃُ فقال اہدء فما
علیک الا نبیّ اوصدیقٌ او
شہیدٌ۔ واخرج ابو بکر عن ابی نضرۃ
قال ذکروا علیاً وعثمانَ وطلحۃ و
الزبیر عند ابی سعید فقال اقوام
سبقت لہم سوابقُ واصابتہم

ہے جس کو اللہ نے بھیجا تھا، پھر اُن کا انتقال ہو گیا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اللہ نے ناپسند کیا اس

کہ میری بیعت اُس کی گردن میں ہو۔ اور رہا یہ کہ معاویہ
مجتہد مُخطی اور معذور تھے، تو اس کی صورت یہ ہے

فتحرکتِ الصخرۃُ فقال اہدء فما
علیک الا نبیّ اوصدیقٌ او
شہیدٌ۔ واخرج ابو بکر عن ابی نضرۃ
قال ذکروا علیاً وعثمانَ وطلحۃ و

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں امیر معاویہ
مجتہد تھے کیونکہ وہ شبہ کے ساتھ دلیل پکڑے ہوئے تھے
اور جب کوئی مجتہد اجتہاد میں خطا کرتا ہے تو ایک اجر کا مستحق ہوتا ہے

https://ataunnabi.blogspot.com/

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔ اہل السنت والجماعت کا یہ عقیدہ اظہر من الشمس ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بعد الانبیاء والرسل افضل البشر ہیں اور یونہی حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحابی اور واجب الاحترام ہیں لہٰذا ایسے شخص کے پیچھے سنی کی نماز مکروہ تحریمہ اور واجب الاعادہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم۔

عبدہ الفقیر ابوالخیر محمد نور اللہ النعیمی غفرلہٗ

۲۳ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ ۶-۱۰-۶۹

شیخ الحدیث مفتی ابوالخیر نور اللہ نعیمی فرماتے ہیں
جو شخص معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی سفیان کو معاذاللہ فاسق
کہے یا گستاخی کرے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی
واجب الاعادہ ہے

فرقہ وہ ہے جو باطل تاویل سے امام کی مخالفت کرے اور اس کی اطاعت
خارج ہو جائے جنت اور دوزخ سے مراد ان کے اسباب ہیں اور وہ
حضرت عمار کو قتل کرنے والے خارجی تھے مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ خوارج کی
کے درمیان تحکیم مقرر کرنے کے بعد ہوئی تھی" اور یہ تحکیم صفین کی جنگ ختم

عنہما کے درمیان صفین کی جنگ اجتہادی جنگ تھی۔ وہ سب مجتہد تھے
معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت اور لشکر یہ گمان کرتے تھے کہ ہم حق پر ہیں اور
بُلا رہے ہیں۔ اگرچہ نفس الامر میں واقعہ برعکس تھا انہی کے ہاتھوں حضرت
نہیں کی جا سکتی؛ کیونکہ وُہ اپنے ظنون کی اتباع جس کو وہ صحیح سمجھ
الامر میں حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اس لئے ان کے

صحیح یہ ہے کہ حضرت علی اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صفین کی جنگ اجتہادی جنگ تھی۔ وہ سب مجتہد تھے
ہر ایک اپنے کو حق پر جانتا تھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت اور لشکر یہ گمان کرتے تھے کہ ہم حق پر ہیں اور
وہ اپنے مخالفین کو جنت یعنی طاعت کی طرف بُلا رہے ہیں۔ اگرچہ نفس الامر میں واقعہ برعکس تھا انہی کے ہاتھوں حضرت
عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے مگر ان کو ملامت نہیں کی جا سکتی؛ کیونکہ وُہ اپنے ظنون کی اتباع جس کو وہ صحیح سمجھ
رہے تھے "میں برسرِ پیکار رہتے تھے چونکہ نفس الامر میں حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اس لئے ان کے
مخالفین کو فئۂ باغیہ سے پکارا گیا ہے۔ مگر ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے
ساتھیوں کے بارے میں کسی بدگمانی کا شکار ہو جائیں؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ
کو کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ کے مقدس خطاب سے یاد فرمایا ہے اور ان کی فضیلت کی شہادت دی ہے۔ خود سیدِ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے یہ دُعا فرمائی کہ اے اللہ معاویہ کو ہدایت دے اور اس کے
باعث لوگوں کو ہدایت دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فقیہہ کہا (ترمذی)
اس حدیث شریف میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کی ایک جھلک ملتی ہے کہ آپ نے مستقبل میں ہونے والی

مُصیب تھے اور ان لوگوں کی تردید
جائز ہے اور یہ جو حدیث میں آیا ہے

شیخ الحدیث علامہ غلام رضوی فرماتے ہیں حضرت

علی و معاویہ کے درمیان جو جنگیں ہوئیں وہ اجتہاد پر مبنی تھیں وہ سب مجتہد تھے اور اپنے آپ کو حق پر جانتے تھے. مولا علی حق پر تھے (اور حضرت معاویہ کی

خطا اجتہادی تھی) اور ہمارے لئیے مناسب نہی کہ ہم امیر معاویہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں بدگمانی کا شکار ہوجائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے

صحابہ کو کنتم خیر امہ کا خطاب فرمایا ہے..

السیف المسلول

السنة العلیاء الذین فرقوا دینهم وکانوا شیعا

تالیف

علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ، تحریر، تبویب

مولانا محمد شفیق اثری

ناشر

فاروقی کتب خانہ ملتان

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اجتہادی خطاء بہرحال اس معاملہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اجتہادی غلطی ہوئی۔ باغیوں کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر زیادتی مسلم ہے، جب حضرت عثمان شہید ہو گئے، اور حضرت علی خلیفہ مقرر ہوئے، اور انہوں نے بیعت کر لی، تو بغاوت خلیفہ

قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں بہر حال اس

رضی اللہ عنہ

معاملے میں حضرت معاویہ سے اجتہادی خطا ہوئی

رضی اللہ عنہ

باغیوں کی حضرت عثمان پر زیادتی مسلم ہے

نمبر ۱۱: نہایت ضروری اور اشد لازم یہ ہے کہ صحابہ کرام کی آپس کی جنگوں کے متعلق ہم کچھ رائے زنی نہ کریں نہ ان میں سے کسی کو برا سمجھیں۔ سب کو سچا پکا پرہیزگار یقین کریں اور اگر ضرورتاً اس کے متعلق گفتگو کرنا پڑ جائے تو خیال رکھو کہ حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے وقت میں خلیفہ برحق تھے ان کے مقابل آنے والے تمام صحابہ کرام غلط فہمی میں مبتلا ہوگئے اور آپ کے مقابل بغاوت کر بیٹھے جن میں سے بعض حضرات اپنی غلطی پر مطلع ہو کر بعد میں تائب ہوگئے۔ جیسے ام

غرض یہ کہ باغی اور خارجی میں زمین و آسمان کا فرق ہے، یہ فرق ضرور خیال میں رہنا چاہیئے۔ نہروانی لوگ خارجی تھے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ان کے ساتھیوں سے غلط فہمی کی بنا پر بغاوت واقع ہوئی۔ پھر جب امام حسن رضی اللہ عنہ نے جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کرلی۔ تب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ امیر المومنین برحق ہوئے یہ ہی مذہب اہل سنت ہے۔

رضی عنہم اجمعین

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں ضروری ہے کہ صحابہ کرام کی آپس کی جنگوں کے متعلق کچھ رائے نہ دیں نہ ان کو برا سمجھیں حق علی کی طرف تھا اور باقیوں کی خطا تھی ان صحابہ کرام سے اجتہادی غلطی کی بنا پر بغاوت ہوئی. پھر جب امام حسن نے امیر معاویہ سے صلح کرلی تب امیر معاویہ خلیفہ برحق ہوگئے یہی مذہب اہلسنت ہے

فقہیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی فرماتے ہیں
تیسری صورت خطائے اجتہادی سے ایک مومن کا
دوسرے مومن کو قتل کرنا نہ کفر ہے نہ فسق
اور حضرت معاویہ کی جنگ اس تیسری قسم میں
داخل ہے آپ مجتہد تھے اور جب مجتہد خطا کرے
تو کوئی مؤاخذہ نہیں۔ اور اگر ہمارا یہ جواب
معترض کو کو تسلیم نہیں تو پھر یہی اعتراض
مولا علی پر ہی ہوگا کہ انہوں نے حضرت عائشہ
و امیر معاویہ کی جنگوں میں بے شمار مسلمانوں
کو قتل کروایا

نہیں سمجھتا مگر دنیاوی جھگڑے میں اسے قتل کر دیا۔ یہ کفر نہیں ہے بلکہ فسق اور گناہ کبیرہ ہے
جیسے حلال نہ سمجھتے ہوئے شراب پینا اور نماز کا قصداً ترک کرنا۔ اور تیسری صورت خطائے
اجتہادی سے ایک مومن کا دوسرے مومن کو قتل کرنا۔ یہ نہ کفر ہے نہ فسق اور حضرت
امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جنگ اسی تیسری قسم میں داخل ہے۔ آپ مجتہد تھے جیسا کہ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما کے فرمان سے پہلے معلوم ہو چکا ہے اور مجتہد اگر اپنے اجتہاد میں خطا کرے تو اس
پر کوئی مواخذہ نہیں۔

اگر ہمارا یہ جواب معترض کو تسلیم نہیں تو پھر یہی اعتراض حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بھی ہوگا کہ
انہوں نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جنگ میں بے شمار مومنوں کو
قتل کیا اور کرایا۔ خدائے عزوجل سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔
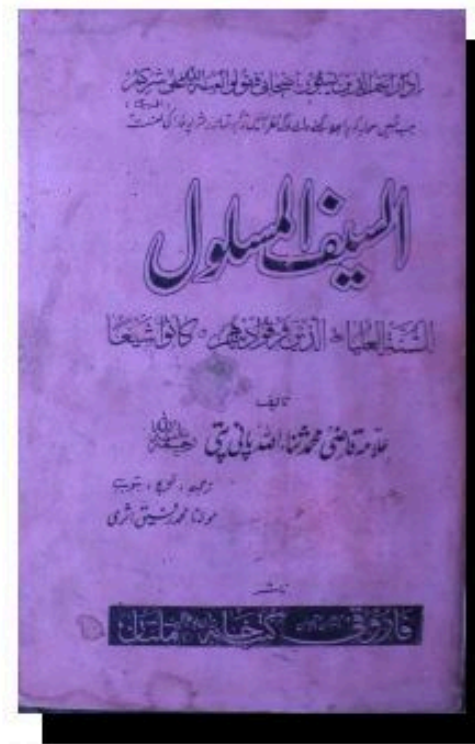
اس نزاع نے ایمان معاویہ پر کوئی اثر نہ ڈالا؟

چونکہ حضرت معاویہ رضؓ کا ارادہ بغاوت کا نہ تھا، بلکہ طلب قصاص کی بنا پر ایک اجتہادی غلطی کے مرتکب ہوئے، اس میں ان کو ایک ثواب ملے گا، اس بنا پر معاویہ رضؓ اور ان کے ساتھی گنہگار نہیں قرار دیئے جا سکتے۔

اگر بالفرض حضرت معاویہ رضؓ نے عمداً اور دیدہ دانستہ بغاوت کی تھی، تو بھی ان پر اس جرم سے کفر کا فتویٰ عائد نہیں کیا جا سکتا، کہ پھر قرآن پاک کی اس آیت سے انکار

قاضی ثناءاللہ پانی پتی فرماتے ہیں حضرت معاویہ کا ارادہ بغاوت نہیں تھا بلکہ قصاص عثمان طلب کررہے تھے جس کی
وجہ سے اجتہادی غلطی کے مرتکب ہوئے اس میں ان
کو ایک اجر ملے گا اور ان کے ساتھی گنہگار قرار نہیں دیئے جائیں گے اور اگر کوئی امیر معاویہ پر گستاخی کا فتویٰ عائد کرتا ہے تو وہ قرآن کا منکر ہوگا

روحه : ومن رضى بقتل عمار رضى الله عنه كان حكمه حكمها أى حكم
الفئة الباغية التى قتلته ، ويروى أن معاوية تأول أن الذى قتله هو الذى جاء
به الى منون مقاتله فما قتله الا ال
بقوله فرسول الله صلى الله عليه
المشركين ، ولا يخفى أن حجة م
قال شيخ الاسلام ابن تيمية قدس
الله عنه هذا هو الصواب • انتهى
والصواب مع أمير المؤمنين أبى ا
أبي طالب رضوان الله عليهم أجم

وأما معاوية رضى الله عنه فهو
حق
فى قال
ألس تل
أط له
الش يط
أمير فى البيعة كما فعل الناس ثم يحاكم المدعى عليهم
عندى فاحكم بما أنزل الله ،فأبى معاوية حتى جرى ماجرى ولا حول ولا
قوة الا بالله العلى العظيم وكان أهل الشام يسمون قتل عمار فتح الفتوح

كتاب
لوامع الأنوار البهية وسواطع الأسرار الأثرية
لشرح
الدرة المضية فى عقد الفرقة المرضية

تأليف

العالم الطويل الباع الواسع الاطلاع صاحب البرهان الجلي
الشيخ محمد بن احمد السفاريني الأثري الحنبلي
رحمه الله تعالى

الجزء الثاني

رضی اللہ عنہ
امیر معاویہ
مجتہد تھے

وأما معاوية رضى الله عنه فهو مجتهد مخطىء وليس له يومئذ في الخلافة
حق ومن ثم قال له أبو مسلـــم الخــولانى أنت تنازع عليـــــا

امام السفارینی حنبلی فرماتے ہیں
امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد مخطئ تھے

وسفك دمائهم بأن يتحزبوا عليهم ، ولكفّ المسلمين أيديهم عنهم ، وذلك مخالف لقوله ﷺ : « خذوا على أيدى سفهائكم »[1] . قال ابن العربى : هذه الآية أصل فى قتال المسلمين ، وعمدة فى حرب المتأوّلين ، وعليها عوّل الصحابة ، وإليها لجأ الأعيان من أهل الملة ، وإياها عنى النبى ﷺ بقوله : « تقتل عماراً الفئة الباغية »[2] وقوله ﷺ فى شأن الخوارج : « يخرجون على حين فرقة من الناس تقتلهم أولى الطائفتين بالحقّ » .

الاستهزاء . وحكى أبو زيد : سخرت به وضحكت به وهزأت به ، وقال الأخفش : سخرت منه وسخرت به ، وضحكت منه ، وضحكت به ، وهزأت منه وهزأت به ، كل ذلك يقال ، والاسم السخرية والسخرى ، وقرئ بهما فى : ﴿ ليتخذ بعضهم

٣٢] ومعنى الآية : النهى للمؤمنين عن أن يستهزئ بعضهم ببعض

﴿ عسى أن يكونوا خيرا منهم ﴾ أى أن يكون المسخور بهم عند

ولما كان لفظ قوم مختصا بالرجال ؛ لأنهم القوّم على النساء أفرد

نساء من نساء ﴾ أى ولا يسخر نساء من نساء ﴿ عسى أن يكنّ

يعنى : خيراً من الساخرات منهنّ . وقيل : أفرد النساء بالذكر

تلمزوا أنفسكم ﴾ اللمز : العيب ، وقد مضى تحقيقه فى سورة

يلمزك فى الصدقات ﴾ [التوبة : ٥٨] قال ابن جرير : اللمز باليد

والهمز لا يكون إلا باللسان . ومعنى ﴿ لا تلمزوا أنفسكم ﴾ :

قوله : ﴿ ولا تقتلوا أنفسكم ﴾ [النساء : ٢٩] وقوله : ﴿ فسـ

٦١] قال مجاهد وقتادة وسعيد بن جبير : لا يطعن بعضكم على

يلعن بعضكم بعضا ﴿ ولا تنابزوا بالألقاب ﴾ التنابز : التفاعل من

والنبز بالتحريك اللقب ، والجمع أنباز ، والألقاب جمع لقب

الإنسان ، والمراد هنا : لقب السوء ، والتنابز بالألقاب أن يلقب

قال المفسرون : هو أن يقول لأخيه المسلم : يا فاسق يا منافق ، أو يقول لمن أسلم : يا يهودى ،

علامہ شوکانی ابن العربی کے حوالے سے لکھتے ہیں یہ آیت مسلمانوں کے قتال کی اصل ہے اور بہت عمدہ تاویل جنگ کرنے والوں کے بارے میں اور وہ صحابی جو تاویل پر تھے

جواب : یہ جو آیت ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا آخر آیت تک تو مراد اس کی

یہ ہے کہ جو حکم منسوخ کیا جاتا ہے تو وہ کسی دوسرے حکم سے منسوخ کیا جاتا ہے اور وہ حکمِ ناسخ حکم منسوخ سے بہتر

ہے باعتبار فائدہ کے حق میں عباد کے ۔ اور باعتبار ثواب کے ۔ یا حکم منسوخ کے برابر ہوتا ہے حق میں عباد کے باعتبار

نفع اور ثواب کے ۔ تو متعہ کے حلال ہونے کا حکم منسوخ ہوا ۔ اور اس حکم حل متعہ کے عوض میں یہ دوسرا حکم ہوا کہ متعہ حرام

تو جیسا کہ حلال ہونا اللہ تعالٰی کے احکام میں سے ایک حکم ہے ۔

دوسرا حکم ہے اور متعہ کے حلال ہونے سے متعہ کا حرام ہونا حق

وکفو ہونا محرم کا اور توارث یہ امور متعہ کے حلال ہونے کی صورت

میں ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ ضروری نہیں کہ حکم ناسخ جنس سے حکم منسوخ

کسی چیز کا حلال ہونا منسوخ کیا جائے اس حکم ناسخ سے کسی چیز کا حلال

سے کسی چیز کا حلال ہونا منسوخ کیا جائے تو اس حکم ناسخ سے اسی

شراب اور قمار کے حرام ہونے کے عوض میں کوئی دوسری چیز

ہوا ۔ تو اس کے عوض میں طلاق حلال ہوئی ۔ اور تفصیل

اس مقام کی تفسیر فتح العزیز میں ہے ... منشی منہاج الدین نے اس کی نقل لکھوائی تھی اس آیت کی تفسیر میں

کی شان بعض احادیث بھی وارد ہیں ۔ آنجناب کے بارے میں علماء اہل سنت میں اختلاف ہے ۔

علماء ماوراء النہر اور مفسرین اور فقہا کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رض کے حرکات جنگ و جدل جو حضرت

علی رض کے ساتھ ہوئیں ۔ وہ صرف خطاء اجتہادی کی بنا پر تھیں محققین اہل حدیث نے بعد تتبع روایات

بدسلوکی کی حضرت امام حسین رض اور اہل بیت کے ساتھ اور کامل عداوت ان حضرات سے رکھتا تھا ۔ اس خیال

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

فتاویٰ عزیزی

سعید کمپنی

رضی اللہ عنہ
حضرت معاویہ کی
خطاء اجتہادی تھی

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں مفسرین و فقہا کہتے
ہیں حضرت معاویہ کی جو جنگیں حضرت علی کے ساتھ ہوئیں
وہ صرف خطائے اجتہادی کی بنا پر تھیں

شرح الفقه الأكبر

المتن المنسوب إلى الإمام أبي حنيفة النعمان بن ثابت الكوفي

(٨٠-١٥٠هـ)

شرحه الإمام

(٣٣٣هـ)

حقا لعلمه ان ذلك ليس بوقت قيا

وقت الخلفاء قبله كان حقا لعلمه

صار الامر اليه واظهر واعلن

السداد والرشاد كما مضى من قبل

على السداد والرشاد متبعين لكتا

الائمة الأربعة المجمع على

عنهم . وقد روى شريح بن ال

نباته عن سعيد بن جمهان قال:

ثلاثون سنة ثم ملك بعد ذلك »

الزبير وعائشة رضي الله خلافة

عنهم فانما كان على تأويل واجتهاد وعلي الامام وكلهم من وجدتها

اهل الاجتهاد ، وقد شهد لهم النبي ﷺ بالجنة والشهادة فدل

على انهم كلهم كانوا على حق في اجتهادهم ، وكذلك ما جرى رضي

بين علي ومعاوية رضي الله عنهما كان على تأويل واجتهاد الله

وكل الصحابة ائمة مأمونون غير متهمين في الدين وقد اثنى هم من

امام ابو منصور ماتریدی السمرقندی 333ھ
فرماتے ہیں امیر معاویہ کی خطا اجتہادی تھی

امام ابو منصور ماتریدی السمرقندی 333ھ فرماتے ہیں حضرت

علی و معاویہ کے درمیان جو کچھ ہوا وہ اجتہاد پر مبنی تھا اور

حق مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تھا اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خطا اجتہادی تھی

على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعاً سجداً

﴿ وأجراً عظيماً ﴾ [الفتح : ٢٩] وقوله

ويحبونه أذلة على المؤمنين أعزة على الكافرين

لومة لائم ﴾ [المائدة : ٤] الآية وقوله

﴿ هم الصادقون ﴾ [الحشر : ٨] وإلى غير

عن عبد الله بن مغفّل رضي الله عنه قال

لا تتخذوهم غرضاً بعدي فمن أحبهم فبحبي

ومن آذاهم فقد آذاني ، ومن آذاني فقد

يأخذه »[٢٥٩] (و) لكن (لا نفرط في

منهم) كما وقع لغلاة الروافض قبحهم الله

النبي ﷺ فقبحهم الله تعالى ويكفي في

الرد عليهم قوله تعالى : ﴿ إن الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا

والآخرة ﴾ [الأحزاب : ٥٧] كذا ذكره المنلا الياس الزاهد (ونبغض من

يبغضهم) أو واحداً منهم ونسكت عن ذكر ما وقع بينهم فإنه الذي أدى إليه

اجتهادهم قال ابن دقيق العيد في عقيدته : وما نقل فيما بينهم واختلفوا فيه فمنه

دار الفكر

شرح

العقيدة الطحاوية

المسماة « بيان السنة والجماعة »

محمد مطيع الحافظ

محمد رياض المالح

صحابہ کرام کے درمیان
جو کچھ وہ اجتہاد پر مبنی تھا

امام عبدالغنی الحنفی فرماتے ہیں صحابہ کرام کے درمیان
جو کچھ ہوا وہاں سکوت لازم ہے کیونکہ وہ محض اجتہاد کی بنا پر تھا

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکریم ایمان اتباع اور اسلام ہے

نام و نسب

حضرت غوثِ اعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے

نام و نسب کی تحقیق

سید نصیر الدین نصیر گیلانی

گیلانی پبلشرز ۔ درگاہ گولڑہ شریف

Marfat.com

بہر حال وہ جملہ اُمور اور بدعات جو تاریخ کے سینے میں محفوظ ہیں،

لا نا قرینِ انصاف و دانش مندی نہیں اور اِن سب کے باوجود جناب معاویہؓ کو دائرۂ صحابیت سے خارج کرنا یا دُور از کار تاویلات اور فضول تشریحات سے کافر و مشرک ثابت کرنا نہ صرف گناہِ عظیم ہے بلکہ میرے خیال کے مطابق توہینِ صحابیتِ رسولِ کریم بھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک خواہ بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ از خود موجبِ کفر و الحاد ہے۔ ربُّ العزت ہمیں اہلِ بیتؓ اور صحابۂ کرامؓ دونوں سے عقیدت و محبت رکھنے کی توفیق ارزانی فرمائے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جس صحابی کا جو مرتبہ و مقام تھا ہمیں اس کی اُتنی ہی عزت و تکریم کرنے کی اہلیت و توفیق عطا فرمائے کیونکہ یہی اسلام ہے یہی اِتباع ہے اور اِسی کا نام ایمان ہے۔

پیر نصیر الدین شاہ لکھتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کرنا توہین صحابیِ رسول ہے اور عظیم گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ و اہل بیت دونوں سے محبت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین اور جس صحابی کا جو بھی مرتبہ ہو اس کی عزت و تکریم کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین کیونکہ یہی اسلام ہے یہی ایمان ہے اور یہی اتباع ہے

سے جس کو اللہ نے بھیجا تھا، پھر اُن کا انتقال ہو گیا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اللہ نے ناپسند کیا اس

کہ میری بیعت اُس کی گردن میں ہو۔ اور رہا یہ کہ معاویہ مجتہد مُخطی اور معذور تھے، تو اس کی صورت یہ ہے

بن زیاد قال قال عمار بن یاسر إِنَّ أُمَّنَا سارت مسیرنا هذا وانها واللہِ زوجۃُ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الدنیا والآخرۃ ولکن اللہ ابتلانا بهذا لیعلم أَیَّاہا نُطیعُ ام إِیّاہ۔ واخرج مسلم عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی حراء و ابو بکر و عمر و عثمان و طلحۃ والزبیر فتحرکتِ الصخرۃُ فقال اہدء فما علیکَ الا نبیٌّ او صدیقٌ او شہیدٌ۔ وآخرج ابو بکر عن ابی نضر قال ذکروا علیًّا و عثمانَ و طلحۃ و الزبیر عند ابی سعید فقال اقوام سبقت لہم سوابقُ و اصابتہم

فتحرکتِ الصخرۃُ فقال اہدء فما علیکَ الا نبیٌّ او صدیقٌ او شہیدٌ۔ وآخرج ابو بکر عن ابی نضر قال ذکروا علیًّا و عثمانَ و طلحۃ و

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں امیر معاویہ مجتہد تھے کیونکہ وہ شبہ کے ساتھ دلیل پکڑے ہوئے تھے

امام ابوالشکور سالمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دعویٰ میں شبہ ہوگیا تھا وہ تاویل کرتے تھے

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت علی کی حمایت میں جنگ کرتے۔

بایں ہمہ (ان سب باتوں کے باوجود) ہم کہتے ہیں کہ باغی کی نہ ہم تکفیر کرتے ہیں نہ تفسیق اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا" یعنی دونوں گروہوں کو مؤمن فرمایا اور دو طائفے یہی حضرت معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے لشکری ہیں۔

اور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "ان ابنی هذا سید سیصلح الله به بین الفئتین من المؤمنین" یہ میرا بیٹا سردار ہے اور

ہم کہتے ہیں کہ باغی کی تفسیق نہیں کی جائے گی اس لیے کہ اس کی شہادت بالاتفاق جائز ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ باغی اپنے دعویٰ میں مأوّل ہوتا ہے۔

باغی کسے کہتے ہیں؟

باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے شبہ کے ساتھ اور حضرت معاویہ کو اپنے دعویٰ میں شبہ ہوگیا تھا اور وہ تاویل کرتے تھے اور تاویل کرنے میں ان لوگوں نے خطاء کی اور ان کی خطاء کبیرہ گناہ نہیں حتیٰ کہ مرتکب کبیرہ کی تفسیق کی جائے یا تکفیر۔

پھر حضرت معاویہ کے ساتھ کچھ صحابہ کرام بھی تھے جیسے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ عفیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے متعلق ہم اس بات کا وہم بھی نہیں کر سکتے کہ وہ دیدہ ودانستہ ایسے امر کے مرتکب ہوں، جو موجب فسق وکفر ہو باوجودیکہ یہ لوگ اہل دیانت اور صاحب فقہ ودانش تھے، پھر اس پر اصرار بھی کریں حالانکہ یہ سب عادل اور فقیہ ومجتہد تھے اور اس لیے بھی کہ باغی کی جانب سے امامِ جمعہ، جماعت صلوٰت، حج اور تولیت قضاء وغیرہ کی ولایت جائز ہے، ثابت ہوا کہ وہ فاسق نہیں تھے۔

Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمہید ابوشکور سالمی رحمۃ اللہ تعالیٰ

دعا کا طلبگار
سمیر القادری
نعمان علی

تصنیف
امام اہل سنت علامہ ابوشکور محمد بن عبدالسعید سالمی کشی

ترجمہ
مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ
ابوالبرکات سید احمد قادری
خلیفہ امام احمد رضا قادری بریلوی

For More Books

امام کمال بن ابی شریف ابن الھمام فرماتے ہیں علی رضی اللہ
ومعاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین جو جنگیں ہوئیں وہ تعالیٰ عنہم
اجتہاد پر مبنی تھی وہ حضرت عثمان کے قصاص اور اجمعین
قاتلین کو امیر معاویہ اور انکے ساتھی طلب کررہے تھے حضرت معاویہ کا جھگڑا خلافت کیلئے نہیں تھا

الله عنه لمعاوية ومن معه لما بينهما من بنوة العمومة (كان مبنيا على الاجتهاد)
من كل منهما (لا منازعة من معاوية) رضى الله عنه (فى الامامة اذ ظن على)
رضى الله عنه (أن تسليم قتلة عثمان) على الفور (مع كثرة عشائرهم واختلاطهم
بالعسكر يؤدى الى اضطراب أمر الامامة) العظمى التى بها انتظام كلمة أهل الاسلام
(خصوصا فى بدايتها) قبل استحكام الامر فيها (فرأى التأخير) أى تأخير
تسليمهم (أصوب الى أن يتحقق التمكن) منه (ويلتقطهم) أولا فأولا (فان بعضهم
عزم على الخروج على على وقتله لما نادى يوم الجمل بأن يخرج عنه قتلة عثمان
على ما نقل فى القصة من كلام الاشتر النخعى ان صح) ذلك (والله أعلم) أصحيح
هو أم لا وقد كان الذين تمالؤا على قتل عثمان رضى الله عنه وحصره جموعا جمع من
أهل مصر قيل انهم ألف وقيل سبعمائة وقيل خمسمائة وجمع من الكوفة وجمع من
البصرة قدموا كلهم المدينة وجرى منهم ماجرى بل قد ورد انهم هم وعشائرهم
نحو من عشرة آلاف فهذا هو الحامل لعلى رضى الله عنه على الكف عن التسليم
(أو) أمر آخر وهو (أنه) يعنى عليا رضى الله عنه (رأى أنهم) أى قتلة عثمان
رضى الله عنه (بغاة) جمع باغ (أتوا ما أتوا) من القتل (عن تأويل فاسد استحلوا
به دم عثمان) رضى الله عنه (لانكارهم عليه أمورا ظنوا أنها مسيحة لما فعلوه

الله عنه لمعاوية ومن معه لما بينهما من بنوة العمومة (كان مبنيا على الاجتهاد)
من كل منهما (لا منازعة من معاوية) رضى الله عنه (فى الامامة اذ ظن على)
رضى الله عنه (أن تسليم قتلة عثمان) على الفور (مع كثرة عشائرهم واختلاطهم

(هو الاول لذهاب كثير) من العلماء رحمهم الله تعالى (الى أن قتلة عثمان لم يكونوا

كتاب المسامرة
فى شرح المسايرة
للكمال بن أبى شريف بن الهمام
فى علم الكلام
مع حاشية زين الدين قاسم على المسايرة . مفصولة بجدول
المسامرة فى شرح المسايرة
الجزء الأول والثانى
المكتبة الأزهرية للتراث
٩ درب الأتراك خلف الجامع الأزهر الشريف

القاموس المحيط

تأليف

العلامة اللغوي مجد الدين محمد بن يعقوب الفيروزآبادي

(المتوفى سنة ۸۱۷ هـ)

تحقيق

مكتب تحقيق التراث في مؤسسة الرسالة

بإشراف

محمد نعيم العرقسوسي

طبعة فنية منقحة مفهرسة

مؤسسة الرسالة

دعاگو

سمیر القادری

نعمان علی

*و: بَشَا، كَدَعَا: حَسُنَ خُلُقُهُ.

*و: بَصَا، كَدَعَا: اسْتَقْصَى على غريمِهِ. والبِصَاءُ، بالكسـ... استقصاءُ الخِصاء، وخَصاهُ اللّٰهُ وبَصاهُ ولَصاهُ. ويُقـ... خَصِيٌّ بَصِيٌّ. وما في الرَّمادِ بَصْوَةٌ، أي: شَرَرَةٌ ولا جَمْـ... وبَصْوَةُ: ع.

*ي: بُضًى، كرُبًى وهُدًى: ة بِبِلادِ بَجِيلَةَ، أو وادٍ.

●ي: الباطِيَةُ: الناجُودُ. وحَكَى سِيبَوَيْهِ البِطْيَةَ، بالكسر، ... عِلْمَ لي بِمَوْضُوعِها[1]، إلاَّ أنْ يكونَ أبْطَيْتُ: لُغَةً ... أبْطَاتُ[2].

●و: بَظَا: لَحْمُهُ يَبْظُو بُظُوّاً: اكْتَنَزَ، وتَراكَبَ. والبُظْـ... بالضم: لَحَماتٌ مُتَراكِباتٌ، وحَظِيَتِ المرأةُ وبَظِيَتْ: إتْبا...

●و: البَغْوُ: الجِنايَةُ، والجُرْمُ، وقد بغَى، كنَهَى ودَعَا ورَ... والعارِيَةُ، أو أن تَسْتَعِيرَ كَلْباً تَصيدُ به، أو فَرَساً تُسابِقُ عـ... كـالاسْتِبْغاء. وأبغاهُ فَرَساً: أخْبَلَهُ. وبغاهُ بَغْواً: قَمَـ... وأصابَ منه، و- بالعينِ: أصابَهُ بها، و- عليهم شرّاً: ساقَهُ ...

●و: بَغَا الشيءَ بَغْواً: نَظَرَ إليه كَيْفَ هو. والبَغْوُ: ما يَـ... من شَجَرِ العُرْفُطِ[3] والسَّلَم. والبَغْوَةُ: الطَّلْعَةُ تَنْشَقُّ فَتَـ... بَيْضاءِ، والثَّمَرَةُ قبلَ نِضاجِها. وبَغْوانُ: ة بِنَيْسابُورَ... والبَغَوِيُّ: الحُسَيْنُ بنُ مَسْعُودٍ الفَرَّاءُ، منسوبٌ إلى بَغْشُـ... وذُكِرَ.

●ي: بَغَيْتُهُ: ... سَمُهِنَّ، وبِغْيَةً، بالكسر: طَلَـ... بُغْيَتُهُ. والبَغِيَّةُ، كَرَضِيَّةٍ: ما ا... الضم، والضالَّةُ المَبْغِيَّةُ: وأبْـ... إياهُ، كَرَماهُ، أو أعانَهُ على طَلَبِهِ. واسْتَبْغَى القومَ فبَغَوْهُ، و- له: طَلَبُوا له.

...

واسْتَبْقاهُ: اسْتَحْياهُ، و- من الشيءِ: تَرَكَ بعضَهُ. وبَقِيُّ بنُ مَخْلَدٍ، كَرَضِيٍّ: حافظُ الأَنْدَلُسِ. وبَقِيَّةُ: مُحَدِّثٌ ضعيفٌ. وبقيَّةُ وبَقاءُ: اسْمانِ. وأبْقَيْتُ ما بَيْنَنا: لم أُبالِغْ في إفْسادِهِ، والاسْمُ: البَقِيَّةُ. و﴿أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عن الفَسادِ﴾[10]، أي: إبْقاءٍ، أو فَهْمٍ. وبقاهُ بَقْياً: رَصَدَهُ، أو نَظَرَ إليه، واوِيَّةٌ يائِيَّةٌ.

لفظ باغی

کا اطلاق

امام الفیروز آبادی 817ھ نے لفظ باغی کے بہت سے معنیٰ بیان کیئے جس میں ایک لفظ طلب کرنا بھی ہے (یعنی جیسے معاویہ نے قصاص عثمان کا مطالبہ کیا)

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

امیر معاویہ مجتہد تھے اس وجہ سے یہاں پر یہی معنیٰ مراد لیا جائے گا... اور لفظ باغی کا اطلاق صرف امام حسن کی صلح تک محدود ہے

رضی اللہ عنہم

غالب ہے۔ اور امام ... رضی اللہ عنہ اپنے ایک قدیم رسالے میں فرماتے

ہم پر فوقیت رکھتے ہیں اور ان کی آراء ہمارے نزدیک ہمارے نفسوں کے لئے ہماری آراء سے

چوالیسویں بحث

مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق

چوالیسویں بحث

مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق

یہ بیان کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان رونما ہونے والے اختلافات کے متعلق لب کشائی سے رکنا واجب ہے اور یہ اعتقاد واجب ہے کہ وہ سب اجر پانیوالے ہیں۔

اور یہ اس لئے کہ اہل سنت کا اتفاق ہے کہ وہ سب عادل ہیں۔ برابر ہے کہ کوئی فتنوں میں ملوث ہوا یا نہیں ہوا۔ جیسے حضرت عثمان، حضرت معاویہ اور واقعہ جمل کے دور کا فتنہ۔ اور یہ سب کچھ واجب ہے کہ ان کے متعلق حسن ظن کے وجوب اور انہیں اس بارے میں اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے۔ کیونکہ ان امور کی بنیاد اسی پر ہے۔ اور ہر مجتہد درست ہے یا درست ایک ہے اور خطا کرنیوالا معذور بلکہ ماجور ہے۔

عدالت صحابہ کرام کا مفہوم

ابن الانباری نے کہا کہ ان کی عدالت سے مراد ان کے لئے عصمت کا ثبوت اور ان سے عصمت کا محال ہونا نہیں۔ مراد صرف یہ ہے کہ اسباب عدالت کی بحث اور ان کے تزکیہ کی طلب کے تکلف کے بغیر ہمارے دین کے احکام کے متعلق ہمارے لئے ان کی روایات قبول ہیں۔ اور بحمدہ تعالیٰ آج تک ہمیں ایسی کسی چیز کا ثبوت نہیں ملا جو ان کی عدالت کو مجروح کرے۔ پس ہم اسی کو لازم کرتے ہیں جس پر کہ یہ حضرات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ پاک میں تھے۔ یہاں تک کہ اس کے خلاف ثابت ہو۔ اور بعض اہل سیر جو کچھ ذکر کرتے ہیں لائق التفات نہیں۔ کیونکہ یہ صحیح نہیں۔ اور اگر صحیح ہے تو اس کی کوئی صحیح تاویل ہے۔ اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان عادل ہیں۔ برابر ہے کہ کوئی بھی فتنوں میں ملوث ہوا جیس حضرت عثمان و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم اور دور جمل۔ اور واجب ہے کہ ان پر حسن ظن رکھا جائے اور انہیں اس بارے میں اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے کیونکہ ان کی بنیاد ان ہی امور پر ہے اور ہر مجتہد درست ہے یا پھر ایک درست ہے اور خطا کرنے والا معزور بلکہ ماجور ہے

وَمَا نُقِلَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَمِنْهُ مَا هُوَ بَاطِلٌ وَكَذِبٌ فَلَا الْتِفَاتَ إِلَيْهِ، وَمَا كَانَ مِنْهُ صَحِيحاً أَوَّلْنَاهُ عَلَى أَحْسَنِ التَّأْوِيلَاتِ وَطَلَبْنَا لَهُ أَجْوَدَ الـمَخَارِجِ؛ لِأَنَّ الثَّنَاءَ عَلَيْهِمْ مِنَ الـلَّهِ سَابِقٌ، وَمَا يُنْقَلُ يَحْتَمِلُ التَّأْوِيلَ، وَالـمَشْكُوكُ لَا يُبْطِلُ الـمَعْلُومَ.

وَنَعْتَقِدُ صِحَّةَ إِمَامَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعُمَرَ الفَارُوقِ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رِضْوَانُ الـلَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ، لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ فِي مَقَامِ الخِلَافَةِ إِلَّا بِحَقٍّ وَوَجْهٍ شَرْعِيٍّ لَا ظُلْمَ فِيهِ وَلَا جَنَفَ وَلَا جَوْرَ

امام ابن دقیق العید اپنے عقیدے کے بیان میں فرماتے ہیں:-

جو کچھ صحابہ کے باہم اختلاف سے متعلق کذب وباطل مرویات ہیں انکی طرف توجہ نا دیں، اور ہم ان (مشاجرات) کی صحیح اور اچھی تاویل کرتے ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین

کیونکہ اللہ تعالی نے صحابہ کی ثناء کی ہے

عَنِ الوَقْتِ الَّذِي عَلِمَ الـلَّهُ تَعَالَى وُقُوعَهُ فِيهِ.

وَنَرَى وُجُوبَ الأَمْرِ بِالـمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ

وَالـمُنْكَرَ، وَلَـمْ يَخَفْ عَلَى نَفْسِهِ ضَرَراً شَدِيداً يَشُقُّ

وَالـلَّهُ الـمُوَفِّقُ لِلْعِصْمَةِ، وَلَا رَبَّ غَيْرُهُ

عَقِيدَةُ الإِمَامِ الـمُجْتَهِدِ
تَقِيِّ الدِّينِ بْنِ دَقِيقِ العِيدِ
الأَشْعَرِيِّ
(ت 702 هـ)

تحقيق
نزار بن علي حمادي

وَنَكُفُّ أَلْسِنَتَنَا عَنْ ذِكْرِ الصَّحَابَةِ إِلَّا بِخَيْرٍ وَهُمْ أَئِمَّتُنَا وَقَادَتُنَا فِي الدِّينِ. وَسَبُّهُمْ حَرَامٌ وَتَعْظِيمُهُمْ وَاجِبٌ وَلَا نُكَفِّرُ أَحَدًا مِنْ

* اور تمام صحابہ کے بارہ میں ہم اپنی زبانوں کو روکتے ہیں اور سوائے بھلائی اور خیر کے ان کا ذکر نہیں کرتے (یعنی ان پر کسی قسم کی تنقید و جرح نہیں کرتے) وہ دین میں ہمارے مقتدا اور پیشوا ہیں، صحابہ کو گالی دینی حرام ہے اور ان کی تعظیم واجب ہے اور ہم

وَنَكُفُّ أَلْسِنَتَنَا عَنْ ذِكْرِ الصَّحَابَةِ إِلَّا بِخَيْرٍ وَهُمْ أَئِمَّتُنَا وَقَادَتُنَا فِي الدِّينِ. وَسَبُّهُمْ حَرَامٌ وَتَعْظِيمُهُمْ وَاجِبٌ وَلَا نُكَفِّرُ أَحَدًا مِنْ
أَهْلِ الْقِبْلَةِ إِلَّا بِمَا فِيهِ مِنْ نَفْيِ الصَّانِعِ الْقَادِرِ الْمُخْتَارِ

امام ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں تمام صحابہ کے بارے میں ہم اپنی زبانوں کو روکتے ہیں سوائے بھلائی اور خیر کے ان کا ذکر نہیں کرتے یعنی ان پر کسی قسم کی تنقید و جرح نہیں کرتے وہ دین میں ہمارے مقتداء اور پیشوا ہیں صحابہ کو برا کہنا حرام ہے